

دو دیوانے

از قلم امرہ شیخ

مکمل ناول

نہیں نہیں امی خدا کا خوف کریں کیوں بچی کی جان لینے پر تلی ہیں۔۔۔"

منزہ تمیز سے میرے ہاتھ لگ جاؤ ورنہ ٹانگیں توڑ"

دونگی تمہاری۔۔۔ مدیحہ بیگم نے جھاڑو کو ہاتھ میں بلند کئے اُسے غصے سے کہا جو کب سے انہیں اپنی حرکتوں سے زچ کر رہی تھی۔۔۔

لو بھلا میں خود ہی آپ کے پاس آؤں کے میری پیاری امی میری یہ ٹانگیں توڑ دیں وہی ٹانگیں"

جنہیں بچپن میں اپنے ہی ہاتھوں سے مالش کرتی تھیں وہی ٹانگیں جنکے ایک قدم چلنے پر آپ نے

اور آج یہ کیسا روپ اپنایا ہے ایک کٹوری کھیر کی کھانے پورے محلے میں مٹھائی بٹوائی تھی ہائے اللہ
پر ماں۔۔۔۔

توبہ ہے ڈرامہ کوئٹن۔۔۔۔۔ مدیحہ بیگم نے حیرت سے اسے دیکھ کر رہ گئیں جو کہنے کے ساتھ "ساتھ اپنی جیکٹ پر اسکارف سسی کرتی اپنے قدم پیچھے لے کر جا رہی تھی مدیحہ بیگم کی بات پر شرارت سے مسکرا کر بھاگی۔۔۔۔۔"

سوری امی آئی لو یو میں مغرب کی اذان سے پہلے ہی آجاؤں گی۔۔۔ منزہ نے تیزی سے بیرونی دروازے کی دوڑ لگاتے ہوئے اپنی ماں کو کہتے جھپک سے باہر نکل گئی جب کے پیچھے مدیحہ بیگم سر پیٹ کر رہ گئیں۔۔۔۔

یہ تمھی ہماری ہیروئن اور انکی والدہ۔۔۔۔۔ اب چلتے ہیں ذرا منرہ کے والد محترم اور چھوٹی بہن کی " طرف۔۔۔۔۔

امی چلی گئیں آپ۔۔۔۔۔ مہر نے مسکراتے ہوئے ساتھ آکر صوفے پر بیٹھ کر سامنے رکھی " ٹیبیل پر کتابیں رکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔ مہر میٹرک کی طالب علم تھی جب کے منترہ سیکنڈ ایئر کی دونوں میں تین سال کا فرق تھا منزہ بیس سال کی تھی تو مہر سترہ۔۔۔ ایک پڑھا کو تھی تو دوسری کتابوں سے دور بھاگنے والی یہی وجہ سے کے فیل ہونے باوجود اسے کوئی فرق نہیں پڑھا

امی کوئی نہیں یا راگلی بار دیکھئے گا کیسے پاس ہوتی ہوں یوں یوں یوں۔۔۔ چٹکی بجاتے پریسکوں " انداز میں اس نے شربت پیتے ہوئے کہا تھا جب مدیحہ بیگم نے کھول کر پیروں سے چپل اتار کر تاک کے نشانہ لگایا تھا۔۔۔۔۔

صرف دو ہی ایسے شخص تھے جن کی وجہ سے وہ ابھی تک ناچاہتے ہوئے بھی پڑھنے پر مجبور تھی یہ نہیں تھا کہ وہ کڑمغز تھی وہ ایک ذہین لڑکی تھی لیکن دلچسپی والا سسٹم اس میں انسٹال نہیں تھا۔۔۔۔

تیمور صاحب ایک بینک میں مینیجر تھے یہ چھوٹی فیملی خوش حال زندگی گزار رہی تھی۔۔۔۔۔



کہاں تھے آپ میں کب سے ویٹ کر رہی تھی۔۔۔۔۔ نور نے جلدی سے صوفے سے کھڑے " ہوتے احکم کو اندر آتے دیکھ کر اسکی جانب قدم بڑھائے۔۔۔ نور اسکی خالہ زاد کزن تھی احکم سے وہ ایک سال چھوٹی تھی نور احکم کو پسند کرتی تھی وہ تھا بھی ایسا کہ اسے پسند کیا جائے۔۔۔ پر وہ ہر کسی سے جلد دوستانہ رویہ نہیں رکھتا تھا ہینڈسم دیکھنے والا احکم غصے کا تیز تھا منہ اسکی بچپن کی

دوست اور پڑوسی تھی ایک وہی تھی جس کے ساتھ وہ بالکل ہی مختلف احکم لگتا ہے۔۔۔ وہ جانتا تھا نور اسے پسند کرتی ہے لیکن احکم اسے کزن سے زیادہ کچھ نہیں سمجھتا تھا۔۔۔

احکم کی فیملی میں اسکا انیس سالہ بھائی ہنزہ اور سولہ سالہ بہن رباب تھی۔۔ رباب میٹرک ہنزہ کالج جب کے احکم یونیورسٹی کا طالب علم تھا ابراہیم صاحب کا اپنا چھوٹا ریسٹورانٹ تھا۔۔۔ جہاں کبھی کبھی احکم بھی چلا جایا کرتا تھا۔۔۔۔۔



کیوں؟ میرا انتظار کس لئے کر رہی تھی؟

وہ اس لئے کیوں کے مجھے آپ کے ساتھ گھر جانا ہے ابراہیم خالو گھر پر نہیں ہیں س لئے خالہ " نے کہا ہے آپ انے والے ہیں آپ مجھے لے جائیں گے۔۔۔ احکم کے سنجیدگی سے پوچھنے پر نور نے مسکراتے ہوئے اسے کہا جو اندر جاتے ایکدم روک کر سر گھوما کر اسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔

تم آئی کیسے تھی؟

ابو چھوڑ کر گئے تھے۔۔۔۔۔ اچھا آپ یہیں ٹھہریں میں خالہ کو بول کر آتی ہوں ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ نور“
تیز تیز بولتی کچن کی طرف بھاگی جب کے وہ کندھے جھٹک کر رہ گیا موبائل جیکٹ کی جیب سے
نکالتا کال ملانے لگا۔۔۔۔۔

ہیلو ارسلان کہاں ہے؟ اچھا سن میں آدھے گھنٹے میں ملتا ہوں۔۔۔۔۔ کون منزہ؟ کس نے بتایا؟“
ابے ہاں ایک تو یہ لڑکی چلو آتا ہوں بیس منٹ میں۔۔۔۔۔ نہیں کرنے دے۔۔۔۔۔ حکم دوسری
طرف کی بات سنتا چونکہ پھر دھیرے سے مسکراتا بات ختم کر کے کال ڈسکنیکٹ کر گیا۔۔۔



یہ غنڈہ گردی نہیں چلے گی سمجھے یہاں سے نو دو گیارہ ہو جاؤ ورنہ اگر میرا میٹر گھومانہ تو اسی بلے“
سے تبدیل بجا دوں گی۔۔۔۔۔ منزہ نے گھورتے ہوئے مدثر کو دیکھا۔۔۔

اے مرد مارنی میرے بیٹے کو دھمکا رہی ہے چل نکل یہاں سے کوئی نہیں کھیلے گا اب“
کرکٹ۔۔۔۔۔ پورے محلے کو سر پر اٹھایا ہوا ہے اتنا ہی شوق ہے تو اپنے ان بد معاشوں کے ساتھ جا
کر کھیل غنڈے تو وہ ہیں جو غنڈہ گردی کرتے پھرتے ہیں۔۔۔۔۔ مدثر بیٹا آجا تو اندر بریانی پک گئی

ہے ساتھ راتنا بھی ہے آجا شاباش۔۔۔۔۔ ریحانہ جھڑک کر بولتیں کنکھیوں سے اسے دیکھ کر اپنے بیٹے کو بلانے لگیں۔۔۔

منزہ نے بریانی کا سن کر صبر کا گھونٹ لیا۔۔

مدثر اپنے دوستوں۔۔۔"

چل بھاگ ندیدی موٹی اچھے گھر جا اب نہیں کھیلوں گا تمہارے ساتھ کھیلنا آتا نہیں ہے باس"

ہونے کا فائدہ اٹھاتی رہتی ہے ہر وقت۔۔

تم سب نے بھی اگر اس کی ٹیم میں رہنا ہے تو رہو۔۔۔

ہاں ہاں جاؤ جاؤ۔۔۔۔۔ تم لوگوں کے ساتھ میری جوتی بھی کھیلنا پسند نہ کرے۔۔ اور تم لوگوں " نے بھی اگر اس لنگور کی ٹیم میں جانا ہے تو جاؤ منزہ کو روتی شکلوں کے ساتھ کھیلنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔۔۔۔۔ منزہ نے غصے سے مدثر کو جاتا دیکھ کر پلٹ کر اپنے دوستوں سے کہا اس سے قبل کوئی کچھ بولتا۔۔ ایک دم تیز ہوتی آواز پر پلٹی۔۔

سامنے ہی چارپانچ ہیوی بائیکس انکے قریب آکر روکی تھیں۔۔

منزہ کی نظر درمیان میں بلیک ہیوی بائیک پر بیٹھے شخص پر پڑی جس نے پینٹ شرٹ پے لیدر کی جیٹ پہنی ہوئی تھی۔۔۔ منزہ کے دیکھنے پر اس نے ہیلٹ اُتار کر بالوں کو سٹائل سے سیٹ کرتے مسکرا کر اُسے اشارہ کیا۔۔۔۔

آجاؤ۔۔۔

یہ لو۔۔۔ احکم کے اشارے پر منزہ نے کہتے ہی ہاتھ میں تھاما بلا پیچھے کھڑے لڑکے کی طرف " اچھالا وہاں سب محلے کے ہی لڑکے اور لڑکیاں تھے جو بچپن سے ہی ایک ہی محلے میں پلے بڑے ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کو جانے تھے۔

منزہ بلا دیتی اپنے کندھوں سے تھوڑے نیچے تک آتے گھنگھریالے بالوں کی پونی کو کستی احکم کی طرف بڑھنے کے بجائے شہیار کے مقابل جا کر کھڑی ہوئی۔۔۔

وہ مدثر بہت عزیز ہے جو اپنے بھائی جان کو بھی بلا لیا ہے تم نے ہونہ کہ دو اپنے بھائی سے " مجھے خود نبٹنا آتا ہے کسی بھی ایرے غیرے کی ضرورت نہیں ہے مجھے۔۔۔ منزہ ناک چڑھاتی ایک نظر احکم اور اسکے تینوں دوستوں کو تیوری چڑھا کر دیکھتی پلٹ کر مدثر کے گھر جانے لگی جب احکم کی آواز پر ایک دم رکی۔۔۔

کیا کرنے جا رہی ہو کیوں تم آنٹی کا بی پی شوٹ کرنے کی کوشش کر رہی ہو چلو گھر ورنہ بات " نہیں کروں گا سوچ لو اچھی طرح۔۔ حکم نے سنجیدگی سے اپنی بھاری دھیمی آواز میں اُسے دھمکی دی منہ نے پیر زور سے زمین پر مارا شہریار کے ہاتھ سے ہیلٹ جھپٹ کر پہنتی حکم کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔

چلو اور یہ آئندہ دھمکیاں اپنی ان نازک گرل فرینڈ کو دینا یا اپنی اس کزن کو جس کے ساتھ گھوم رہے تھے۔

منہ نے بیٹھے ساتھ ہی دات پیس کر بولے ہیلٹ پہنا حکم مسکرا کر بائیک سٹارٹ کر چکا تھا۔۔



آگئی مہارانی صاحبہ لڑ کر لوگوں سے آنے دو تمہارے باپ کو سب بتاتی ہوں شریف بچوں کو مارتی " پھرتی ہے پھر انکی مائیں مجھے فون کرتی ہیں کے اپنی اولاد کے کروت دیکھو میں۔۔۔۔۔ اس سے قبل مدیحہ بیگم اور کچھ بولتیں حکم کو دیکھ کر خاموش ہو گئیں۔۔

السلام علیکم !! کیسی ہیں آپ؟

کا شکر ہے تم سناؤ؟ مدیحہ بیگم نے مسکرا کر اسے جواب دیا جو خود بھی دھیرے و علیکم اسلام اللہ " سے مسکرا دیا تھا۔۔۔

میں بھی ٹھیک ہوں آئی آج کل آپ گھر نہیں آرہیں امی سے پھر شکوے شکایتیں ہو گئیں؟ " حکم نے شریر لہجے میں ان سے پوچھا۔۔۔ مدیحہ بیگم اسکی بات پر ہلکے سے ہنس دیں مزہ دونوں کو باتوں میں لگا دیکھ کر تیزی سے اپنے کمرے کی جانب بھاگی۔۔۔

کہیں بھی بھاگ لو بیٹا میں بھی تمہاری ماں ہوں آج تمہیں یوں بخشنے والی نہیں ہوں۔۔۔ مدیحہ " بیگم نے اسے بھاگتا دیکھ کر زور سے کہا پھر اسے دیکھا جو مسکرا رہا تھا۔۔۔

اسے مناکرو حکم بیٹا بچپن میں چلو لڑکوں کی طرح کا حلیہ برداشت کر لیتی تھی لیکن اب تو اسے " دیکھ کر دل کانپ جاتا ہے سنتی بھی نہیں ہے میں نے ہی ریحانہ کی کال پر کہا تھا کہ شہیار کو کہہ تمہیں بتائے اچھی لگتی ہے یوں سب سے لڑتی پھرتی ہے۔۔۔

آپ فکر مت کریں میں سمجھاؤں گا اُسے اچھا میں چلتا ہوں اب انکل کو سلام دیجئے گا۔۔۔ " حکم انکی بات سن کر نرمی سے بولتا گھر سے نکل گیا۔۔۔



اے تمیز سے بات کر جانتا نہیں ہے ہمیں۔۔۔۔۔"

ہا ہا ہا!! احکم بھائی سنا بچہ ہمیں تمیز سیکھانے گا ہا ہا ہا! ارسلان ہنس کر مذاق اڑاتا احکم سے بولا جو "اپنی ہیوی بائیک پر بیٹھا سگریٹ پیتے دونوں کی گفتگو سے محظوظ ہو رہا تھا۔۔۔ ایکدم ہی اُسکا موبائل بجا۔۔۔۔۔"

احکم نے چونک کر موبائل نکال کر اسکرین پر "منزہ کالنگ" دیکھ کر "فارغ کر" کا اشارہ کرتے کال ریسپونڈ کرتا ان لوگوں سے فاصلے پر جا کر موبائل کان سے لگا چکا تھا۔۔۔۔۔"ہیلو۔۔۔۔۔"

پندرہ منٹ ہیں تمہارے پاس گھر آجاؤ ورنہ میری ماں نے مجھے بھوکا ہی اس دنیا سے رخصت کر دینا ہے۔۔۔۔۔"

اوکے لیکن یہ بتاؤ اب کس سے مار دھاڑ کر کے آئی ہو؟ احکم نے مسکراتے ہوئے ایک نظر اپنے پیچھے دیکھا جہاں

اسکے دوستوں نے دونوں کو گھیر لیا تھا۔۔۔

مسکرا نا بند کرو سمجھے جاں بھی ہو فوراً پہنچو ورنہ اپنی اس چمکو گرل فرینڈ کو ہسپتال میں ملنے جانا"
پڑے گا۔۔۔۔

منزہ نے سلگ کر دھمکی دیتے کال ڈسکنیکٹ کر دی احکم یہ انداز اپنے دوستوں تک کا برداشت
نہیں کرتا تھا منزہ ہی تھی جسے وہ کبھی کچھ نہیں کہتا تھا۔۔۔۔



مدیحہ کیا ہو گیا ہے تمہیں روز میری بیٹی کے پیچھے لگی رہتی ہو مجھے بھروسہ ہے اپنی بچی پر بہت "
مضبوط ہے وہ۔۔۔۔ تیمور صاحب جو دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے مدیحہ بیگم کے شکایت لگانے پر مسکرا
کر منزہ کو دیکھ کر بولے جو سامنے ہی کھڑی معصومیت سے بار بار باپ کو دیکھتی تو کبھی دال چاول
کو۔۔۔۔

آپ اسے سر پر چڑھا رہے ہیں تیمور پڑھائی میں اس کا دل نہیں لگتا فیل ہوتی رہتی ہے جانے "
کس پر چلی گئی ہے لڑکیاں تو اتنے شوق سے پڑھتی ہیں۔۔۔۔
امی وہ لڑکیاں ہیں۔۔۔۔ منزہ کی ایک دم زبان پھسلی۔۔۔۔

زبان دیکھ رہے ہیں اسکی چل جا کرے میں کتابیں کھول کر بیٹھ باہر جانے کی کوشش کی یا کس " چمچی چمچے کو بلایا تو اچھا نہیں ہوگا ٹانگیں توڑ دوں گی سب کی آئی بڑی لڑکیاں ہیں۔

یہ پانی پیو اتنا غصہ صحت کے لئے ٹھیک نہیں ہے اور منزہ جاؤ بیٹا اپنے کمرے میں۔۔۔۔۔ تیمور " صاحب نے گلاس اٹھا کر انکے سامنے کرتے ہوئے دونوں کو حکم دیا۔۔۔۔۔

جی ابو میں جا رہی ہوں۔۔۔۔۔ منزہ سر ہلاتی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔

کمرے میں آتے ہی بالوں سے بینڈ نکال کر جیکٹ اتاری شرٹ کی آستینوں کو کہنیوں تک چڑھاتی دوبارہ نمبر ملانے لگی۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔ تمہارا بھائی کہاں ہے؟

منزہ آپ وہ آپ کے پاس آرہے تھے؟ شہیار نے ایک نظر اس لڑکے کی درگت بنتے دیکھ کر " جلدی سے تھوک نگھلا۔۔۔

کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا یہ ابھی تک وہیں ہے؟

نہیں منزہ آپ دراصل حکم بھائی آرہے تھے جب اس لڑکے نے ماں کی گالی دی اب غصہ تو " آئے گا ہی۔۔۔

کیا؟ کہاں ہو؟ مجھے بھی دیکھنا ہے بلکہ اس گھونچو نے گالی دی میں اسکا جبراً پھاڑ دوں "

...گی۔۔۔۔۔ منزہ سنتے ہی پرچوش ہوتی اپنے جوگرز پہننے لگی دوسری طرف شہریار نے سرپیٹ لیا

منزہ آپی سدھر۔۔۔۔۔ میرا مطلب احکم بھائی جو کرنا تھا کر چکے ہیں آپ کو آنے کی ضرورت نہیں "

ہے میں کہتا ہوں انہیں آپ کا فون آیا ہے۔۔۔ شہریار گڑبڑا کر بات بدلتا جلدی سے بولا۔

میں سن چکی ہوں اور کہہ دینا اپنے بھائی سے اب نہ آئے امی جان غصے میں ہیں کہیں سچ میں "

ہی عزت کا فالودہ نہ ہو جائے سمجھ گئے نہ ؟

حافظ۔۔۔۔۔ شہریار نے جلدی سے کہتے بات بدلی موبائل جیب میں ڈالتا ان کی جی سمجھ گیا اللہ "

طرف بڑھا۔۔۔۔۔

یہ دیکھ رہا ہے اس کی دھار بہت تیز ہے۔۔۔۔۔ اب کبھی تو نے ماں کی گالی نکالی ناسالے تیری "

زبان کے اس سے اتنے ٹکڑے کرونگا کہ گن نہ سکے گا چل بھاگ یہاں سے۔۔

احکم چاقو دکھاتا غصے سے کہتے دھکا دے کر پیچھے ہٹا۔

میں اپنے بھائی کو بتاؤں گا تم سب کا۔۔۔۔۔ لڑکے نے ہونٹ کے کنارے سے خون پوچھتے "

ہوئے انہیں دھمکی دی۔۔۔۔۔

بابا بابا۔۔۔۔۔ جانتا۔۔۔۔۔ اسکی بات پر سب قہقہہ لگانے لگے۔۔۔۔۔

میں سچ میں بتاؤں گا جانے نہیں ہوا سے تم سب کو مار ڈالے گا۔۔۔ لڑکے نے اپنی بات کا اثر " نہ ہوتے دیکھ کر دوبارہ کہا۔۔۔ احکم نے دونوں مٹھیوں سے گریبان جکڑ کر اسے جھٹکا دیا۔۔۔ اس جیسے بہت دیکھے ہیں یونیورسٹی کا بکری تیرا بھائی جانتا ہوں سارے گیدڑوں کو۔۔۔ چل " شاباش نکل۔۔۔

احکم نے ایک ہاتھ سے گال تھپتھپاتے ہوئے اسے کہا جو ہونٹ بھج چکا تھا۔۔۔ احکم اُسے چھوڑتا اپنی بائیک کی طرف بڑھنے لگا جب شہریار نے اسے جلدی سے منرہ کا بتایا۔



مہر بیٹا بلا لاؤ بھائی کو جا کر آکر کھانا کھا لے۔۔۔ " مہر نے حیرت سے اپنی ماں کو دیکھا کیا بیٹے کی اتنی شدت اختیار کر گئی تھی۔۔۔ " ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی جب مدیحہ بیگم نے پلٹ کر اسے گھورا۔۔۔ منرہ کی بات کر رہی ہوں بھائی کی ضرورت ہی کیا ہے وہ چلتا پھرتا بھائی نہیں لگتی۔۔۔ "

اوہ! امی آپ بھی نہ اتنی اچھی آپی ہیں میری۔۔ مہرانکی بات پر ماتھاپیٹ کر مسکرا کر سر ہلاتی " کمرے کی طرف بڑھ گئی پیچھے مدیحہ بیگم بڑبڑانے لگیں۔۔

منزہ آ۔۔۔۔۔ مہر نے دروازہ کھول کر جیسے ہی اندر قدم رکھا سامنے کا منظر دیکھ کر بات منہ میں " ہی رہ گئی۔۔۔

کھاؤگی؟ منزہ پیزا کا سلاش اسے دکھاتی مزے سے کھاتے ہوئے بولی جو لارج سائز پیزا رکھے ساتھ " کوک پی رہی تھی۔۔۔

منزہ آپی یہ سب کہاں سے آیا؟

شش!! آہستہ بولو وہ لایا ہے۔۔۔ مہر کے پر جوش انداز میں اونچا بولنے پر منزہ نے چپ کرواتے " ہوئے کھڑکی کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ مہر نے جیسے ہی کھڑکی کی طرف دیکھا ہنزلہ کو کھڑکی پر بیٹھے پیزا کھاتے دیکھ کر اسکی آنکھیں پوری کھول گئیں۔۔۔

ہنزلہ بھائی۔۔۔

مہر آنکھیں نیچے گر جائیں گی۔۔۔ منزہ نے مسکرا کر اسکی شکل دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔

ہنزلہ بھائی آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

تمہاری بھوکی آپی کی وجہ سے "

اولے ہنزہ کے بچے ادھر کرو واپس میرا پیزا جس کا کھا رہے ہو اسی کی برائی کر رہے ہو گنگار " شخص --- منزہ نے اس کے چڑ کر بولے پر گھورتے ہوئے اسے کہا ---

میرے بھائی نے اپنی جیب سے پیسے دئے ہیں سمجھیں آپ اور انکے لاڈلے بھائی کو یونہی کھڑکی " میں لٹکایا ہوا ہے گنگار آپ خود ہیں بھائی کو جا کر سب بتاؤں گا سن لیں آپ ---

ہاں تو تمہارا مطلب ہے میں تمہیں صوفے پر بیٹھنے کی دعوت دوں احکم کو بتاؤں گی دو پیس تم " نے کھائے ہیں دو باب کے لے لے کر جا رہے ہو --- گھرو مت دفع ہو جاؤ اب پیزا

حرام --- منزہ نے اٹھ کر اسکی جانب قدم بڑھائے جو جلدی سے کھڑکی سے غائب ہوا تھا --- کمرے کی کھڑکی پچھلی جانب سنسنائی میں کھلتی تھی اونچائی زیادہ نہ ہونے کی وجہ باسانی ہنزہ اتر گیا تھا ---

منزہ آپی آپ --- "

خاموش رہو اور لاک لگاؤ کھڑکی کو اور ہاں دو تمہارے ہیں ہونہ دو ہی تو سلاٹس کھائیں ہیں اور " مجھے بھوکی کہ کر گیا ہے بد تمیز ---

میں ایک لے لیتی ہوں لیکن اس سے پہلے یہ سب چھپائیں امی بلارہی ہیں کھانے کے " لے ---

نہیں چھپانا کیا ہے یہ لے جاؤ پوچھیں تو کہ دینا آرڈر کروایا تھا اسے کیا دیکھ رہی ہو جاؤ۔۔۔۔۔ منزہ " کوک پیتے ہوئے لا پرواہی سے بولی

آپ ایسا کیسے کر لیتی ہیں جانتی ہیں نہ امی کو یہ سب پسند نہیں ہے اب پھر وہ آکر آپ کو " ڈانٹیں گی۔۔۔ مہر ڈبہ بند کر کے اٹھاتے ہوئے افسوس کرتے ہوئے بولی۔

مجھے انکا ڈانٹنا اچھا لگتا ہے۔۔۔۔۔ جو ماں باپ اپنے بچوں کو نہیں ڈانٹتے وہ لا پرواہ اور غافل " ہوتے ہیں۔۔۔ اتنی آنکھوں کو مت کھولا کرو لڑکی گر جائیں گی باہا با۔۔۔۔۔ منزہ اسے کہتی مہر کے دوبارہ حیرت سے آنکھیں پھیلانے پر بولتی باتمہروم چلی گئی جب کے مہر گہری سانس لے کر اٹھ گئی۔۔۔



السلام علیکم منزہ آپی۔۔۔۔۔

وعلیکم اسلام احکم کو بولا دو۔۔۔ منزہ نے کوفت سے اپنی کتابوں کو دیکھ کر رباب سے کہا۔۔۔۔۔

باہا با!! اچھا تو آج پڑھائی ہونے جا رہی ہے لیکن احکم بھائی تو ابھی تک نہیں آئے یونیورسٹی " سے۔۔۔۔۔

کیوں نہیں آئے اب تک۔۔ منزہ نے جیسے ہی کہنا شروع کیا ہیوی بائیک کی آواز پر ایکدم چپ ہو " کر گھومی۔۔ حکم اُسے دیکھتے ہی ہیلمٹ اتار کر بالوں میں انگلیاں چلاتے مسکرا کر اترا۔۔

لگتا ہے آج پڑھنے کا پورا موڈ بنا کر آئی ہو۔۔ "

اب آرہے ہو؟ منزہ نے منہ بنا کر اسکی بات نظر انداز کی۔۔۔ "

السلام علیکم!! باب نے مسکرا کر سلام کیا اور اندر چلی گئی۔۔۔ باب کے جاتے ہی منزہ بائیک کی طرف بڑھی۔۔

کہاں جا رہی ہو؟

چلو گول گپیے کھا کر آتے ہیں۔۔۔ "

تم پڑھنے آئی تھی۔۔۔ حکم نے کتابوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ "

ارادہ بدل دیا۔۔۔۔۔ اب چلو۔۔۔ "

میں امی سے مل کر آجاؤں پھر چلتے ہیں۔ حکم مسکرا کر پلٹنے لگا جب ایکدم روک کر پلٹا۔۔۔ "

کل پیزا مل گیا تھا۔۔۔ "

ہاں اور تمہارا وہ ندیدہ بھائی بھی کھا کر گیا تھا پورا نہیں کھایا لالچی پیزا حرام۔۔۔۔۔ منزہ کی اونچی

بڑبڑاہٹ پر حکم مسکرایا۔۔

اب یہ پیزا حرام کیا ہے۔۔۔۔۔"

جیسے نمک حرام ہوتے ہیں وہ میرا پیزا کھانے کے بعد مجھے ہی بھوکی کہہ رہا تھا۔۔ اس حساب سے " پیزا حرام منزه بائیک پر دونوں ٹانگیں ایک ہی طرف کئے بیٹھتی منہ بنا کر بتانے لگی احکم کا قہقہہ نکل گیا۔۔۔ منزه نے چونک کر اسے ہنستے دیکھا تو تھم سی گئی دل ایکدم زور سے دھڑکا۔۔۔

ہا ہا ہا تم اور تمہاری باتیں۔۔۔۔۔ چلو میں آتا ہوں۔ احکم ہنسی روکتا اسے بول کر اندر کی جانب " بڑھنے لگا منزه اسکی آواز پر چونک کر اسے جاتا دیکھتی خیالوں کو جھٹکتی مسکرا دی۔۔۔



تم کیوں نہیں کھا رہے۔۔۔۔۔ منزه نے ایک گول گپیا اٹھاتے ہوئے اس سے پوچھا جو بائیک سے " ٹیک لگائے سیکریٹ پی رہا تھا۔۔۔۔۔

تم جانتی ہو میں نہیں کھاتا۔۔۔۔۔"

ایک ٹرائی کرنے میں کیا حرج ہے۔۔۔۔۔ لو۔۔۔ منزه نے آگے بڑھ کر اسکی طرف گول گپیا " بڑھایا۔۔۔

منا کر دیا نہ تم کھاؤ ورنہ چلو۔۔۔ حکم نے سنجیدگی سے اسے دیکھا وہ کب سے اسٹول پر بیٹھے دو۔۔۔
لڑکوں کو برداشت کر رہا تھا جو منزہ کو کمینگی سے دیکھتے ایک دوسرے سے سرگوشی کر رہے تھے۔۔۔
نہیں ایک تو۔۔۔

ارے یار وہ نہیں کھا رہا تو ہمیں دے دو۔۔۔ اس سے قبل منزہ حکم کو کچھ بولتی لڑکے کی آواز۔۔۔
پر چونکی۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔ منزہ نے حکم کے سینے پر ہاتھ رکھ کے روکا جانتی تھی وہ حشر بگاڑ دے گا ان۔۔۔
دونوں کا۔۔۔

منزہ نے آگے بڑھ کر پلیٹ سے پیالہ اٹھایا۔۔۔

کس کی آواز تھی؟

میری تھی کیوں؟۔۔۔ دونوں میں سے ایک نے اٹھ کر سینہ تان کر کہا منزہ نے مسکرا کر ہاتھ۔۔۔
اونچا کرتے سارا پیالہ اسکے سر پر انڈیل دیا ایک محلے کے لے وہاں کھڑے سب لوگ ساکت
ہو گئے۔۔۔

پیٹ بھر گیا یا اور دوں ہم؟ منزہ نے معصومیت سے آنکھیں جھپکا کر پوچھا۔۔۔



تیری-----اس سے قبل وہ منزہ کو کچھ کرتا کسی نے پوری قوت سے اسکے منہ پر پنج مارا دوسرا"
گھبرا کر جلدی سے پیچھے ہوا

آج!! منزہ آہستہ سے کہتی سیٹی کے انداز میں ہونٹوں کو گول کرتی احکم کو دیکھنے لگی۔۔۔"

آہ!! سالے۔۔۔ آااا چھوڑ دو چھوڑ دو بھائی۔۔۔ میری ٹانگ۔۔۔ لڑکا تڑپ کر اپنی ٹانگ سے"
احکم سے التجا کرنے لگا جس نے اسکی ٹانگ پر موڑ دی تھی۔۔۔

یس۔۔۔ انکل ایک اور گول گپیے کی پلیٹ جلدی دیں۔۔۔ منزہ مزہ لیتی پر جوش ہوئی، احکم نے"
منزہ کو ایک نظر دیکھ کر اسے چھوڑ کر آگے بڑھ کے منزہ کا بازو پکڑ کر کھنچا۔۔۔

چلو۔۔۔"

ارے کیا ہو گیا مقابلہ تو کرو اس نے تمہاری دوست کو چھیڑا ہے۔۔۔ اففف چھوڑو تو۔۔۔۔۔ منزہ"
روانی سے بولتی اپنا بازو آزاد کروانے کی کوشش کرنے لگی احکم نے بازو چھوڑ کر ہیلمٹ اسکے سر پر
پہنایا منزہ کی آواز وہیں بند ہو گئی۔۔۔

بیٹھو منرہ۔۔۔ حکم ضبط سے بولتا بیٹھ گیا جب کے منرہ نے ایک نظر پیچھے دیکھا دونوں لڑکے " غائب تھے پھر خود بھی جلدی سے بیٹھ گئی۔



اسلام علیکم!! کیسی ہیں آنٹی؟ منرہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوئی سامنے ہی مڈثر کی امی کو دیکھ " .. کر ڈھیلے انداز میں چیونگم چباتی مسکرا کر مہر کے ساتھ آکر بیٹھی وعلیکم السلام! میں تو ٹھیک ہوں تم کہاں سے آرہی ہو پھر سے تو کسی سے لڑائی تو نہیں کر رہی " تھی تم سے یہ امید کی جاسکتی ہے.... ریحانہ بیگم نے ناگواری سے اس کے لباس اور انداز کو دیکھ کر پوچھا؟

.. ہا ہا ہا! فکر مت کریں میں شریفوں سے نہیں لڑتی "

... منرہ کمرے میں جاؤ اچھے..... مدیحہ بیگم نے ایکدم اسے مخاطب کیا "

چلی جاؤں گی امی ہمارے گھر مہمان آئے ہیں مہمان نوازی تو کرنے دیں ورنہ آنٹی جا کر سب کو " بتائیں گی کہ مدیحہ کی بڑی لڑکی کو زرا تمیز نہیں ہے آتے ہی سلام کیا اور کمرے میں

تمہیں سنائی نہیں دے رہا منزہ میں کیا کہ رہی ہوں جاؤ..... مدیحہ بیگم نے اسکی بات سختی سے " کاٹے ہوئے غصے سے کہا منزہ ایک نظر انہیں دیکھ کر کندھے جھٹکتی اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی جب کے پیچھے ریحانہ بیگم اندر ہی اندر مسکرا کر چائے پینے لگیں۔۔

معاف کرنا وہ زیادہ ہی بول جاتی ہے۔۔"

کوئی بات نہیں مدیحہ لیکن برانا مانو تو یہی کہوں گی تم لوگوں نے بہت ڈھیل دی ہوئی ہے " شادی ہونا بھی مشکل ہو جاتا ہے ایسی لڑکیوں کا۔۔

ریحانہ شادی قسمت کا کھیل ہے کون کس کا نصیب بن جائے وقت خود بتا دے گا۔۔ تم بیٹھو " میں بی سی کے پیسے لا کر دیتی ہوں۔۔۔ مدیحہ بیگم بات مکمل کرتیں اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔

ہنہ ایسی مردمانیوں کے کیا نصیب یہ صرف خود کو برباد کر لیتی ہیں۔۔ ریحانہ بیگم بڑبڑاتی ہوئیں " سامنے بیٹھی مہر کو دیکھ کر زبردستی مسکرائیں جب کے مہر مسکرا بھی نہ سکی۔۔۔



الحکم کہاں جا رہے ہو؟ راضیہ بیگم نے اسے تیار باہر جاتے دیکھ کر پوچھا۔۔"

امی ریسٹورانٹ جا رہا ہوں۔۔ آپ کو کام ہے؟ احکم نے مسکرا کر ان سے پوچھا۔۔

ہاں آتے ہوئے نور کو لے آنا گھر سے آج ہفتہ ہے روکے آرہی ہے۔۔

کیوں؟ احکم نے ناگواری سے ماں سے پوچھا۔۔

کیا مطلب کیوں؟ اپنی خالہ کے گھر نہیں آسکتی میں بہت بار تمہارا رویہ دیکھ چکی ہوں احکم نور" بہت پیاری بچی ہے سب سے بڑی بات ایک نارمل لڑکی ہے جسے پہننے اوڑھنے کا ڈھنگ ہے اور یاد رکھنا تمہارے لئے اسی طرح کی لڑکی چاہیے ہمیں اس لئے خیال رہے دوستوں کو دوست ہی رکھنا۔۔۔ راضیہ بیگم نے گھورتے ہوئے اسے کہا۔۔

آہ!! کیا اب میں جا سکتا ہوں؟ احکم نے انکی بات سن کر گرمی سانس لیتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ٹھیک ہے اور آتے ہوئے لے آنا نور کو۔۔۔۔۔ راضیہ بیگم حکم دیتیں سر جھٹک کر کچن کی طرف" بڑھ گئیں۔۔



احکم جیسے ہی بائیک سٹارٹ کرنے لگا کوئی جلدی سے آکر اسکے ساتھ بیٹھا۔ احکم نے جلدی سے ہیلٹ اتارا۔۔۔

اترو۔۔۔

کیوں؟ احکم کے سنجیدگی سے کہنے پر منزہ نے اسکے کندھے پر تھوڑی رکھ کے پوچھا۔۔۔

کیوں کے میں ڈیٹ پر رومانٹک مووی دیکھنے جا رہا ہوں اب تم وہاں کباب میں ہڈی والا کام کرتی اچھی لگوگی۔۔۔۔

ہاں تو میں کون سا تمہاری اس چھوٹی موٹی کو چھیڑنے جا رہی ہوں ایک سیٹ پر پڑی رہوں گی۔۔۔
پاپ کارن اور پیپسی کے دو کین کے ساتھ۔۔۔ منزہ اسکی بات سنتی کندھے اچکا کر بولی۔۔۔
مطلب تم نہیں سنوگی۔۔۔۔
بلکل نہیں۔۔۔

ٹھیک ہے لیکن آؤگی کیسے واپسی پر نور کو بھی لانا ہے امی کا حکم ہے۔۔۔۔ احکم نے مسکراہٹ
دبا کر اس سے پوچھا منزہ نور کا نام سنتے ہی جھٹکے سے اتر کر جانے لگی جب احکم نے تیزی سے
اسکی کلائی پکڑی۔۔۔

باہا با!! اوئے روکو تو یار ویلے تمہیں نور پسند نہیں ہے؟

مجھے کوئی بھی نہیں پسند۔۔۔ حکم کی بات پر منزہ دانت پیس کر بولتی جھٹکے سے اپنا ہاتھ آزاد کرواتی " اچھے گھر کی طرف بڑھ گئی جب کے حکم اسے جاتا دیکھ کر گہری سانس لیتا ہیلمٹ پہنتا بائیک سٹارٹ کر کے زن سے لے گیا۔۔۔

ہونہ نور لنگور اس کا تو گلا دبا دوں گی کسی دن اوپر سے وہ نازک پری میک اپ کا پلندہ پتہ نہیں " حکم کو کیا پسند آگیا اس میں۔۔۔۔۔ منزہ کمرے میں آتی آٹنے کے سامنے کھڑی ہو کر بڑبڑاتی خود کو دیکھنے لگی۔۔۔ بڑی بڑی ڈارک براؤن آنکھیں جن میں ہمیشہ شرارت ناچتی رہتی ہے گورا رنگ درمیانے قد کی حامل وہ پیاری لڑکی تھی لیکن اچھے حلیے سے لڑکی سے زیادہ لڑکا دیکھتی تھی۔۔۔ اچھی خاصی پیاری معصوم دلبرا تو لگتی ہوں ایک تو لڑکے بھی نہ اچھی چیز پسند نہیں آتی شو " پیس کے پیچھے بھاگے ہیں بعد میں جب جوتے پڑتے ہیں پھر۔۔۔۔۔ پھر۔۔۔۔۔ ابلے پھر کیا کرتے ہیں کمبخت۔۔۔۔۔ ہاہ!! چھوڑو میں کیا اپنا وقت برباد کر رہی ہوں۔۔۔۔۔ چلو منزہ لمبی تان کر سو جاؤ تمہارا ہیرو تو ہاتھ آنے سے پہلے ہی اجنبی ہو گیا۔۔۔۔۔ خود سے باتیں کرتی وہ بیڈ پر بیٹھتی جو گز اتار کر بیڈ پر گرنے کے اندامیں لیٹتی انگڑائی لیتے آنکھیں موند گئی۔۔۔



گیارہ بجے کا وقت تھا جب مہر منزہ کے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

اففف!! سوتے ہوئے کوئی دیکھ لے انہیں گھڑی کی سوئی بنی ہوتی ہیں وہ بھی تین بج کے

چالس منٹ والی۔۔۔۔

منزہ آپ جلدی اٹھیں۔۔۔ مہر بڑبڑاتی ہوئی جلدی سے اسکے قریب پہنچی۔۔

ہمم۔۔۔۔

کیا ہم اٹھیں ابو کے دور کے کزن آئے ہیں اپنی فیملی کے ساتھ۔۔۔ مہر نے پھر اسے کندھے سے ہلایا۔۔

ہاں تو دور رہیں۔۔۔۔۔ منزہ نے بند آنکھوں کے ساتھ ہی کہا۔۔ اس سے قبل مہر پھر کچھ بولتی "ایکدم کمرے کی کھڑکی بجی۔۔ مہر ڈر کر اچھل پڑی جب کے منزہ جو اٹھنے کا نام نہیں لے رہی تھی جھٹکے سے اٹھتی تکیے کے پاس سے اسکارف اٹھا کر گلے میں ڈالتی کھڑکی کھولے لگی پیچھے ہی مہر حیرانگی سے اپنی بہن کو دیکھنے لگی۔۔

تم؟ مجھے لگا حکم ہے۔۔۔۔۔ منزہ نے جھانک کر ہنزلہ کو دیکھا جو ہاتھ میں جوس تھا مے پی رہا

تھا۔۔

وہ نور آپي کے ساتھ بیٹھے باتیں کر رہے ہیں اس لئے میں آگیا۔۔"

چل بھاگ یہاں سے ہنزلہ کے نچے صبح صبح میرا میٹر مت گھوما۔۔ ہنزلہ کے مسکرا کر بتانے پر "منزہ نے غصے سے اسے کہا۔۔"

منزہ آپی کیا ہو گیا ہے۔۔۔"

تم چپ رہو اور تم کیا کرنے آؤ ہو یہاں شرم نہیں آتی شریف لڑکی کے کمرے کی کھرکی بجاتے " ہوئے۔۔۔۔۔ منزہ کی بات پر جہاں مہر کو جھٹکا لگا وہیں ہنزہ کو ٹھسکا۔۔۔۔۔

ہاں ہاں کھانس کھانس کے گر جاؤ یہیں۔۔۔"

ہا ہا ہا !! لڑکی۔۔۔۔۔ آپ اور لڑکی ہا ہا ہا۔۔۔ کہاں سے۔۔۔ ہنزہ پیٹ پر ہاتھ رکھے اسکا مذاق بنا رہا۔۔۔
تھا منزہ نے غصے سے اپنی چپل لا کر نیچے کھڑے ہنزہ پر پھینکی ہنزہ جلدی سے پیچھے ہوا۔۔۔

نکلو یہاں سے۔۔۔"

اس طرح کرنے سے حقیقت بدل نہیں جائے گی خود کو کبھی دیکھا ہنہ لڑکی۔۔"

روک ذرا نیچے آنے دے تیرا شیر قورمہ بناتی ہوں۔۔۔ ہنزلہ کی بات پر منزہ آستیں چڑھاتی آگ " بگولہ ہوئی۔۔

لوگوں کا ہی بنا سکتی ہیں آپ کیوں کے کچن کا کوئی بھی کام تو آتا نہیں ہے انڈا ہی اُبال لیں تو"
بڑی بات ہے۔۔۔

ہنزہ بھائی چپ ہو جائیں کیوں اپنی موت کو دعوت دے رہے ہیں جائیں یہاں سے اور آپ منزہ"
آپی چلیں ورنہ امی آگئیں تو بہت برا ہو جائے گا۔۔۔

چپ کرو تم۔۔ اور تم۔۔۔۔۔"

ایک منٹ ایک منٹ غصہ کرنے والی کیا بات ہے اس میں اگر میں غلط بول رہا ہوں تو ایک"
انڈا فرائی کر کے دیکھائیں۔۔ ہنزہ نے جلدی سے اسے کہا کہیں واقعی وہ نیچے ہی نہ آجائے۔۔

تم منزہ تیمور کو چیلنج کر رہے ہو۔۔۔۔۔"

بلکل میں منزہ تیمور کو ہی چیلنج کر رہا ہوں۔۔۔۔۔ ہنزہ نے شکر کا سانس لیتے سر اٹھایا میں"
ہلایا۔۔

ٹھیک ہے پھر کل اسی وقت پر گھر آجانا۔۔ چلو مہر۔۔ منزہ گردن اکڑا کر بولتی مہر کو کھڑکی بند کرنے"
کا اشارہ کرتی باتھروم چلی گئی۔۔۔

یہ کیا کیا آپ نے؟ گھر پر ابو کے کزن اپنی فیملی کے ساتھ روکے آئے ہیں۔۔ مہر نے جھک کر"
ہنزہ سے کہا جو سوچ میں پڑ گیا۔۔۔

کوئی بات نہیں کل ہم مدثر کے گھر چلے جائیں گے آنٹی اور مدثر ہی ہوگا۔۔۔ منزہ نے سوچنے کے
بعد آئیڈیا دیا۔۔

نہیں وہاں نہیں آنٹی منزہ آپ کو پسند نہیں کرتیں۔۔

..وہ تو کوئی بھی نہیں کرتی۔۔۔ مہر کی بات پر منزہ بڑبڑایا

کچھ کہا؟

ہاں۔۔۔ سدرہ آنٹی کے گھر چلے جائیں گے بیچاری کچھ کہیں گی بھی نہیں پھر منزہ اور انکی
تھوڑی بہت بنتی بھی ہے ٹھیک ہے اب میں چلتا ہوں بائے۔۔۔ منزہ اسے بولنے ساتھ ہی
ہاتھ ہلاتا چل دیا۔۔۔



!!السلام علیکم

وعلیکم السلام !! ماشاء اللہ تیمور بھائی منزہ تو جوان اور پیاری ہو گئی ہے۔۔۔ حمدان صاحب نے
سرتا پیر اسے گہری نظروں سے دیکھ کر بے ساختہ کہا۔۔

ہمنہ ان کا کیا خیال تھا وقت کا پیا صرف انہیں گھوما رہا ہے۔۔۔ منزہ انکے دیکھنے پر ناگواری سے " بڑبڑائی۔۔

ماشاء اللہ بالکل۔۔۔۔۔ منزہ آؤ چاچو سے ملو۔۔۔۔۔ تیمور صاحب نے خوش گوار لہجے میں کہتے اسے " بلایا۔۔

منزہ ناچاہتے ہوئے بھی سب سے ملی۔۔۔

ارے واہ ڈبل بیٹری۔۔۔۔۔ منزہ انکے بڑے بیٹے کو دیکھ کر بڑبڑائی جو چشمہ لگائے شرافت سے " نظریں جھکائے بیٹھا تھا۔۔۔

منزہ میرے ساتھ آؤ۔۔۔۔۔ مدیحہ بیگم جو کب سے اسے ہی گھور رہیں تھیں ساتھ ڈر رہی تھیں کہیں " اپنی زبان کے جوہر نہ دکھانا شروع کر دے جلدی سے اسے کہتی خود بھی اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔

جی چلیں۔۔۔۔۔ منزہ مسکرا کر انکے پیچھے جانے لگی یہ جانے بغیر کوئی اسے آنکھوں میں شیطانیت " لے دیکھ رہا تھا۔۔۔



چھوڑ مجھے۔۔۔۔۔ چھوڑ دے۔"

اے کیسے چھوڑ دوں نکال میرے پیسے اُدھار کے نام پر دھوکہ دیتا ہے آج تیری ٹانگیں توڑ دوں۔"
گا۔۔۔۔۔ ارسلان نے اپنے ہی دوست) احمد (کو زمین پر گرائے اُس کے دونوں ہاتھوں کو
مضبوطی سے پکڑ کر بولا جو اسکے منہ پر مارنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

دے دو گا مر کیوں رہا ہے۔۔۔۔۔"

اے مریں میرے دشمن چل شاباش نکال پلے میرے پانچ سو روپیے۔۔۔"

کیا ہو رہا ہے یہ کیوں جانوروں کی طرح لڑ رہے ہو؟ اس سے قبل احمد جوابی حملہ کرتا شہیار کی
آواز پر دونوں نے چونک کر اسے دیکھا جو احکم کے ساتھ ابھی آیا تھا۔۔

زیادہ زبان چل رہی ہے۔۔۔"

ارسلان بس کرو۔۔۔۔۔ ارسلان کے تپ کر بولنے پر احکم نے گھورتے ہوئے اسے کہا۔۔ احکم کی"

بات پر ارسلان احمد کو چھوڑتا کھڑا ہوا۔۔۔

کیا ہوا احکم بھائی موڈ خراب ہے۔۔۔۔۔"

میں بتاتا ہوں احکم بھائی کا بریک اپ ہو گیا ہے۔۔۔"

ہیں کب ہوا۔۔۔ کیوں لیکن؟ ارسلان نے حیرت سے پوچھا احمد بھی لڑائی بھولتا ارسلان کے " ساتھ کھڑا احکم کو دیکھنے لگا۔۔۔

میں بتاتا ہوں۔۔۔ "

چپ نیوز چنیل کی پٹی۔۔۔ اور تم لوگوں کو کیا کرنا ہے اس کمینے نے جان بوجھ کر اس دن پنگا لیا " حوریہ کو ساتھ لایا ہوا تھا دکھانے کے لئے کے میں ایک بدمعاش غنڈہ ہوں اور وہ شریف زادی۔۔۔

باہا با!! یہ میں کیا سن رہی ہوں باہا با!! کل ہی تو کوئی ڈیٹ پر گیا تھا اور آج۔۔۔ چچ چچ۔۔۔ اس " سے قبل احکم بات پوری کرتا منزہ کی آواز پر سب نے چونک کر اسے دیکھا جو آج پھر کرکٹ کھیلنے کے لیے سب کو جما کئے ہوئے تھی۔۔۔

ہو گیا تمہارا؟ "

باہا با!! ہاں اب چلو کرکٹ کھیلتے ہیں۔۔۔ احکم کے پوچھنے پر منزہ ہنس کر مقابل آئی " میں نہیں کھیل رہا نہ ہی تم کھیل رہی ہو چلو میرے ساتھ مجھے بات کرنی ہے تم سے۔۔۔۔۔ احکم " نے کہتے ساتھ اسکے ہاتھ سے بلا لے کر شہیار کی جانب اچھال کر آگے بڑھ گیا منزہ اسکے انداز پر گہری سانس لے کر پیچھے جانے لگی۔۔۔



کہو کیا کہنا ہے؟ منزہ اسکے ساتھ چلتی اسکارف ٹھیک کرتے بولی احکم چلتا ہوا اپنی ہیوے بائیک " کے پاس آکر روکا۔۔

گھر پے کون آیا ہے؟ احکم بائیک سے ٹیک لگا تا اسے دیکھ کر پوچھنے لگا جو اسکے سوال پر مسکرا کر " اسکے مقابل آئی تھی۔۔

ابو کے کزن ہیں کیوں؟

نہیں یونہی پوچھ رہا تھا وہ چھ فٹیا پسند نہیں آیا مجھے۔۔۔ احکم نے سنجیدگی سے کہتے سیگریٹ " لبوں میں دباتے لائٹر نکالا جب منزہ نے ہاتھ بڑھا کر لبوں سے دبا سیگریٹ نکال کر دور اچھالا۔۔۔ چھوڑو گے تو نہیں اس لئے کم پیا کرو۔۔ منزہ بولے ساتھ خود بھی اسکے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑی ہوئی۔

ہنزلہ بتا رہا تھا تم کل انڈا فرائی کرنے والی ہو۔۔ احکم نے مسکراتے ہوئے اس سے پوچھا جس " نے فوراً گردن اکڑائی

بلکل سہی سنا ہم سدرہ آنٹی کے گھر جائیں گے ویسے تمہاری کزن چلی گئی۔۔۔

نہیں۔۔۔ احکم نے دوبارہ سیگریٹ نکالے ہوئے کہا منزہ کی آنکھوں میں ناگواری پھیلی۔۔۔

ہمم!! چلو چلتے ہیں۔۔۔

نہیں ابھی گھر جاؤں گا امی کو شاپنگ کرنی ہے ملتے ہیں بعد میں۔۔۔۔۔ احکم نے اچانک یاد آنے پر کہا جس کا موڈ ایکدم ہی خراب ہوا تھا۔۔

ٹھیک ہے بائے۔

سنو! کسی سے لڑنا مت میں یہاں نہیں ہوں۔۔

تمہارا کیا خیال ہے مجھے تمہاری ضرورت پڑے گی؟ منزہ نے اسکی پرپلٹ کر پوچھا احکم نے کندھے اچکائے بائیک پر بیٹھ گیا جب کے منزہ چڑ کر تیزی سے آگے بڑھ گئی۔۔۔



رات کے آٹھ بج رہے تھے ڈائننگ ٹیبل کے گرد بیٹھے سب خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے جب رضیہ بیگم نے پانی کا گھونٹ لیتے خاموشی توڑتے ابراہیم صاحب کو مخاطب کیا۔۔۔

بریا نی کیسی لگی آپ کو۔"

ہم !! بہت مزیدار بنی ہے۔۔۔۔۔ ابراہیم صاحب نے مسکرا کر انہیں بتایا جب کے ان کی بات " سن کر نور مسکرا کر احکم کو دیکھنے لگی جو بریا نی کھا رہا تھا۔۔

نور نے بنائی ہے۔۔۔۔۔"

اچھا! واقعی یہ تم نے بنائی ہے؟ احکم نے چونک کر بے ساختہ اُسے دیکھ کر پوچھا جس کی " مسکراہٹ گہری ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

بلکل میں نے ہی بنائی ہے آپ کو پسند نہیں آئی؟ نور نے مسکراتے لہجے میں دھڑکے دل کے " ساتھ اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

سب دونوں کو ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

میں نے ایسا کب کہا بس یقین نہیں آیا بہت اچھی بنی ہے مجھے نہیں معلوم تھا نور میڈم کو کنگ " بھی کرتی ہیں۔۔۔ احکم مسکراتے ہوئے اسے کہہ رہا تھا جو دل ہی دل میں احکم کے منہ سے اپنی تعریف سن کے پھولے نہیں سمار ہی تھی۔۔۔۔۔

رضیہ بیگم دونوں کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہی تھیں وہ یہی تو چاہتی تھیں۔۔۔۔۔

چلو کھانا کھاؤ باتیں بعد میں کر لینا۔۔۔ ابراہیم صاحب نے سب کو دوبارہ کھانے کی جانب متوجہ "
کروایا احکم مسکرا کر نور کو دیکھتا دوبارہ کھانا کھانے لگا۔۔



خالہ۔۔۔۔ خالہ آپ نے دیکھا احکم مجھ سے کتنا متاثر ہوئے ہیں میں بہت خوش ہوں۔۔۔۔"

بابا ہا!! ہاں بھئی دیکھا ہے ماشاء اللہ۔۔۔"

میں ابھی چائے بناؤں خالہ؟ نور نے چمکتے ہوئے اُن سے پوچھا۔۔۔"

ہاں ضرور بناؤ لیکن احکم سے پوچھ لینا کہیں باہر ہی نہ چلا جائے۔۔۔"

ڈونٹ وری خالہ آج باہر نہیں جائیں گی۔۔۔۔۔ نور نے پُریقین لہجے میں کہتے اُنہیں دیکھ کر "
کمرے سے نکل گئی۔۔۔

نور چائے بنا کر سب کو دیتی احکم کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

!! ٹھک ٹھک ٹھک

یس۔۔ احکم کی دھیمی بھاری آواز پر نور دھڑکے دل کے ساتھ دروازہ کھول کر اندر بڑھی۔۔۔"

احکم جو جانے کی تیاری کر رہا تھا چونک کر اُسے دیکھنے لگا۔۔

کیا ہوا؟

وہ میں آپ کے لئے چائے لائی تھی۔۔۔

تھینک لیکن مجھے ابھی جانا ہے۔۔۔ احکم نے جلدی سے انکار کرتے جیکٹ پہنی۔۔

جانا ضروری ہے مطلب پی کر چٹے جائیں ویسے بھی کل میں چلی جاؤں گی۔۔ نور نے ناگوری
چھپاتے معصومیت سے کہا۔۔

نور مجھے ابھی جانا ہے تمہاری چائے اُدھا رہی۔۔۔ احکام ارسلان کو میسج کرتا اسے بولتا پاس سے
گزار کر باہر جانے لگا نور تیزی سے اسکے پیچھے گئی۔۔۔

پھر وعدہ کریں کل آپ مجھے گھر چھوڑنے جائیں گے راستے میں آئسکریم بھی کھلوائیں گے۔۔۔ نور
کی بات پر احکم نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔۔

ایک منٹ یہاں چائے کی بات ہو رہی تھی پھر یہ آئسکریم کہاں سے آگئی؟

ہاں لیکن۔۔۔۔ اس سے قابل نور کچھ کہتی احکم کا موبائل بجا۔۔

کہ رہا ہوں نہ روک کے رکھ آ رہا ہوں۔۔ احکم نے چبا چبا کے بولے کال ڈسکونیکٹ کی۔۔

آپ چلیں گے نہ؟

آہ اوکے۔۔ اب جاؤں؟ حکم نے گہری سانس لے کر پوچھا۔۔

نور کے سر ہلاتے ہی حکم عجلت میں نکل گیا۔۔۔

پیچھے نور ہونٹ بھیج کر رہ گئی۔۔۔



اہم!! آپ کا نام منزہ ہے؟۔۔۔۔ منزہ جو چھت پر کھڑی حکم کو جاتے دیکھ رہی تھی آواز پر "چونکی۔۔۔"

نہیں میرا نام منزہ ہے ایڈیٹ۔۔۔ منزہ نے جل کر جواب دے کر بڑبڑاتی اسکے پاس سے گزر کر "نیچے اتر گئی۔۔"

بڑا ایٹیٹوڈ ہے ہمنہ۔۔۔۔ انس چڑکراؤ سے جاتے دیکھ کر بولا جو اتر کر اپنے کمرے کی طرف جارہی "تمھی۔۔۔"

کمرے میں آتے ہی موبائل پر حکم کو کال ملائی دو سے تین بار ملانے کے بعد موبائل کو بیڈ پر اُچھالنے خود با تمہروم چلی گئی۔۔۔

بمشکل ایک گھنٹہ ہی گزرا ہوگا جب احکم کی کال آنے لگی۔۔۔ منزہ جو فیسبک پر فنی کلپس دیکھ کر ہنس رہی تھی مسکرا کر کال ریسیو کی۔۔

تم نے کال کی تھی

اسے چھوڑو کہاں ہو اس وقت؟ منزہ نے اسکی بات نظر انداز کرتے پوچھا۔۔۔

شہیار کے گھر کی گلی میں اسے چھوڑو تم سوئی نہیں؟

جھوٹ مت بولو سمجھے اب کس کی شامت آئی ہے

تمہیں میں غنڈہ لگتا ہوں جو لوگوں کو بلاوجہ مارتا پھیروں۔ احکم احمد کو لڑکے کو چھوڑنے کا اشارہ کرتا اپنی ہیوی بائیک کی طرف بڑھا۔۔۔

لگتے تو نہیں لیکن حرکتیں کم نہیں ہیں تمہاری۔۔

ہا!! بد سے برا بدنام ہے یہاں۔۔۔ احکم اسکی بعد پر سر جھٹک کر بولا۔۔

ہا ہا ہا!! اچھا سنو کل سدرہ آئی کے گھر آجانا۔۔۔

کیوں آگ میں ہاتھ ڈال رہی ہو یہ کام تمہارے بس کے نہیں ہیں۔۔ احکم نے مسکراتے ہوئے ارسلان کے قریب آکر پانی کی بوتل پکڑتے ہوئے کہا منزہ اسکی بات پر جلدی سے اٹھ بیٹھی۔۔

تم مجھے چیلنج کر رہے ہو؟

بلکل بھی نہیں میں آنٹی کے کچن پر ترس کھا رہا ہوں۔۔۔۔۔ احکم مسکرا کر پانی پیتا اسے بولا۔۔۔

ویری فنی کل آجانا سمجھے اب گھر جاؤ دو بچنے والے ہیں۔۔۔۔۔

میرا ارادہ نہیں ہے چلو باٹے۔۔۔۔۔ منزہ کی بات پر مسکرا کر بولے احکم نے کال ڈسکنیکٹ کر دی۔
دوسری طرف منزہ مسکراتی ہوئی دوبارہ موبائل میں مصروف ہو گئی۔



تو آپ آہی گئیں مجھے لگا ڈر کر بھاگ جائیں گی۔۔۔۔۔ منزہ جو صبح سے سے رباب کے ساتھ سدرہ
آنٹی کے گھر آیا ہوا تھا۔۔۔۔۔ منزہ کو مہر کے ساتھ آتا دیکھ کر مسکرا کر بولا۔۔۔

ہنہ منزہ بھاگنے والوں میں سے نہیں ہے سمجھے۔۔۔۔۔ السلام علیکم آنٹی کیسی ہیں آپ؟ منزہ
ہنکار بھرتی سدرہ آنٹی سے ملنے لگی۔۔۔

و علیکم السلام! کرن منزہ کو کچن دکھا دو۔۔۔۔۔ سدرہ آنٹی نے مسکراہٹ دباتے اپنی بیٹی سے کہا۔۔۔
چلو منزہ انڈا منتظر ہے تمہارے ہاتھوں سے قتل ہونے کے لئے۔۔۔۔۔ کرن نے طنزیہ مسکراہٹ
سے اسے کہا کرن دوست تھی لیکن وہ منزہ کی حرکتوں سے اس سے چڑتی تھی۔۔۔۔۔

کرن کی بات پر ہنزلہ زور سے ہنسا منزہ نے آگے بڑھ کر اسکے پیٹ پر بیچ مارا۔۔۔

آہ!! مار ڈالا۔۔۔ آنے دیں احکم بھائی کو بتاؤں گا انہیں۔۔۔

ہونہہ ڈرتی نہیں ہوں سمجھے زیادہ بکواس کی تو بھول جاؤ انڈے کی جگہ ڈنڈا کھاؤ گے۔۔۔

منزہ گھورتے ہوئے اسے کہتی کرن کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔ کچن میں آتے ہی کرن نے فرائنگ پین کو چولہے پر رکھتے آئل ڈال کر انڈے رکھ کر سینے پر ہاتھ باندھ کر وہیں کھڑی ہو گئی۔۔۔

تم جاؤ۔۔۔

ٹھیک ہے لیکن انڈے کے علاوہ کسی چیز کو برباد مت کرنا۔۔۔

زیادہ زبان چل رہی ہے تمہاری؟ منزہ نے گھورتے ہوئے اسے دیکھا اس سے قبل کرن کچھ بول کر منزہ کا فیوز ہی اڑا دیتی مہر اور باب اندر آ گئیں۔۔۔

منزہ آپی آپ کر لیں گی؟

ہاں تم سب جاؤ۔۔۔۔۔ منزہ چڑ کر جواب دیتی غور کر برنر کی طرف پلٹی تینوں کے مسکرا کر جاتے ہی منزہ نے گہری سانس لے کر انڈا اٹھایا۔۔۔

ہمم اسے توڑنا ہے چلو منزہ اتنا بھی مشکل نہیں ہے۔۔۔ خود کو تسلی دیتے اس نے زور سے

سلیپ پر انڈا مارتے جلدی سے ہاتھ فرائنگ پین کی طرف لے جا کر انڈا ڈالنا چاہا۔۔۔

اے یہ تو خالی ہے۔۔۔۔۔ منزہ نے حیرت سے اپنے ہاتھ میں انڈے کے کور کو آنکھیں پھاڑ کر "دیکھنے کے بعد دوسرا اٹھانا چاہا تو آنکھیں حیرت سے کچھ اور پھیل گئیں۔۔"

ہیں یہ یہ سب یہاں کیسے نکل گیا۔۔۔۔۔ منزہ نے گھبراتے ہوئے سلیپ پر پھیلے انڈے کا بے رحمی سے قتل کرنے کے بعد گھبرا کر دروازے کی طرف دیکھا۔۔

اففف!! چلو کوئی نہیں بعد میں صاف کر دوں گی۔۔۔۔۔ منزہ خود سے بولتی دوسرا انڈا اٹھا کر اس بار "ہلکے سے مارتی جلدی سے انڈا ڈالے لگی لیکن جیسے ہی آئل کا چھنٹا اسکے ہاتھ پر پڑا منزہ نے چیخ مارتے انڈا اسی میں چھوڑتے تیزی سے پیچھے ہو گئی۔۔۔"

باہا باہا!! قہقہوں کا طوفان تھا جو کچن میں گونجتا تھا منزہ نے گھبرا کر پیچھے دیکھا جہاں ہنزہ رباب "دانش کرن اور مہر کھڑی تھی جب کے احکم نے جلدی سے آگے بڑھ کر برنر بند کیا۔۔۔"



ہا ہا ہا !! کیا کہا تھا لڑکی ہوں ہا ہا ہا !! احکم بھائی سنیں سنیں مجھے کہا میں لڑکی ہوں ہا ہا ہا !! ایک " انڈا نہیں بنا سکیں۔۔۔۔۔ ابھی میں رباب سے کہوں وہ بنا دے۔۔۔۔۔ ہنزلہ زور زور سے ہنستا لگاتار منزہ کا مذاق اڑائے جا رہا تھا کرن اور دانش اسکے ساتھ ہنس رہے تھے جب کے رباب لب دبائے اپنی ہنسی روک رہی تھی۔۔۔

احکم برز بند کرتا اسکے مقابل آیا ضبط سے جو ان سب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

میں نے تمہیں کہا تھا کل یہ کام تمہارے بس کے نہیں ہیں۔۔۔۔۔ رباب اور مہر سلیپ صاف " کردو اور تم چپ کرو اب۔۔۔۔۔ احکم بہت مشکل سے اپنا قہقہہ روکے ان سب کو ہدایت دے رہا تھا۔۔۔

اچھا سوری لیکن اب انہیں مان لینا چاہیے یہ لڑکیوں والے کام نہیں کر سکتیں۔۔۔۔۔

میں نے تم سے کیا کہا ہے سنائی نہیں دیا۔۔۔۔۔ جاؤ۔۔۔۔۔ احکم نے لب دبائے جلدی سے اسے " کہا منزہ اسے گھورنے کے بعد احکم کو ہی دیکھ رہی تھی جب ہنسی ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

ہنس سکتے ہو تم بھی بلکہ ہنسو سب مل کر۔۔۔ منزہ احکم کے پیر پر پیر مارتی کھول کر بولتی جانے " لگی جب نور کو آتے دیکھ کر سلگ کر رہ گئی۔۔۔

السلام علیکم !! حکم چلیں اور تمہارا انڈا بن گیا۔۔۔ نور نے آتے ہی معصوم بٹتے ہوئے منرہ "

سے پوچھا۔ نور کی بات پر کرن ہنسی جب کہ سب نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔۔

نہیں انڈا بنانا دنیا کا سب سے مشکل کام ہے۔۔۔"

واٹ؟ کس نے کہا؟ اومائے گاڈ تمہیں انڈا بنانا نہیں آتا یقین نہیں آ رہا کل میں نے بریانی بنائی۔"

تمہی سب کو اتنی پسند آئی تھی اور احکم نے بھی میری کل اتنی تعریف کی تھی۔۔۔

نور ایکننگ کرتے اسے جان بوجھ کر بتا رہی تھی جب کے منزہ کا بس نہیں چل رہا تھا اسکا منہ نوچ لے۔۔

منزله ----- "

بھاڑ میں جاؤ احکم ابراہیم-----منزہ نے پلٹ کر غصّہ سے کہتے زور سے نور کا کندھا مارتی "باہر نکل گئی ایک دم ہی سب کے چہروں سے مسکراہٹ غائب ہوئی بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ منزہ اور احکم میں لڑائی یا ناراضگی ہوئی ہو شدید غصے میں ہی دونوں ایک دوسرے کو پورے نام سے مخاطب کرتے تھے-----

سوری میری وجہ سے۔۔۔"

تمہاری وجہ سے کچھ نہیں ہوا چلو۔۔۔ احکم کو منزہ کا اس طرح سب کے سامنے بولنا بہت ناگوار"
گزرا تھا۔۔۔

نور خوش ہوتی احکام کے ساتھ باہر نکل گئی۔۔۔



کہاں سے آرہی ہو اور مہر کہاں ہے؟ منزہ کیا ہو گیا؟"

امی پلیز مجھے ابھی بات نہیں کرنی آپ کی لڑکی آجائے گی۔۔۔ منزہ نے پلٹ کر انہیں کہتے اپنے
کمرے کا رخ کیا۔۔۔

لو اب اسے کیا ہو گیا پھر کسی سے لڑ کر آگئی ہوگی۔۔۔ مدیحہ بیگم بڑبڑاتی ہوئیں کچن کی طرف چل
دیں۔۔۔ جب کے منزہ اپنے کمرے میں جاتے ہی موبائل پینٹ کی جیب سے نکال کر بیڈ پر
اُچھالا۔۔۔

سمجھتے کیا ہیں مجھے اور اس بریانی والی نے میرا مذاق بنایا چھوڑوں گی نہیں اسے احکم ابراہیم اپنی " کزن کو لے گھوم رہے ہو کیا سمجھتے ہو میں جل رہی۔۔۔ منزہ بڑبڑاتی باتھروم میں داخل ہوتی ہاتھ دھو کر چہرے پر پانی کے چھپکے مارنے لگی۔۔۔ پھر روک کر شیشے میں خود کو حیرت سے دیکھنے لگی۔۔۔

بیوقوف منزہ تم کیسے رو سکتی ہو وہ بھی اس کے لئے جو دوست ہے۔۔۔۔۔ صرف دوست۔۔۔۔۔ " نہیں۔۔۔۔۔ نہیں تم بہت مضبوط ہو ایسے رونے کا کام کمزوروں کا ہے۔۔۔۔۔ تم۔۔۔۔۔ تم منزہ تیمور ہو کوئی بیوقوف لڑکی نہیں۔۔۔۔۔ وہ نور کے ساتھ جائے یا کسی بھی بلبٹوڑی کے ساتھ تھے بالکل بھی فرق نہیں پڑھتا چاہیے نیور سنا تم نے۔۔۔۔۔ سنا میں نے کیا کہا ہے۔۔۔۔۔ اسٹوڈ۔۔۔۔۔

آنکھوں کو بار بار بیدردی سے رگڑتی وہ خود کو تسلی دیئے کے ساتھ ڈپٹ رہی تھی۔۔۔۔۔ جب باتھروم کا دروازہ بجا۔

منزہ آپی آپ ٹھیک ہیں؟

ہاں میں ٹھیک ہوں سنو میرے کپڑے نکال دو میں نہا رہی ہوں انڈے کی اسمیل آرہی ہے " پتہ نہیں تم لوگ کیسے کر لیتے ہو۔۔۔۔۔ منزہ دو تین گہری لمبی سانس لے کر سمجھل کر بولی

ٹھیک ہے لیکن آپ ٹھیک تو ہیں نہ؟

اے ہاں یار مجھے عادت ہے دوسرے مذاق اڑاتے ہیں یہ تو پھر دوست ہیں کبھی کبھی چلتا " ہے ویلے ہی اس ہنزلہ کے بچے سے میں نے خود چیلنج کیا تھا۔۔۔ اب بھاگو تم بھی یہاں سے۔۔۔۔۔

منزہ آپی آپ بھی نہ۔۔۔۔۔ مہر اسکی ساری بات سن کر مسکراتے ہوئے وارڈروب کی طرف بڑھ گئی۔۔۔



احکم نے جیسے ہی آئسکریم پارلر کے سامنے ہیوی بائیک روکی۔۔۔ نور جلدی سے اتری اففف!! مجھے کبھی کبھی لگتا ہے میں گر جاؤں گی اس پر سے۔۔۔ نور نے سینے پر ہاتھ رکھتے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔۔۔

احکم اسکے انداز پر مسکراتا بائیک سے اتر گیا۔۔۔

چلو۔۔۔۔۔"

جی چلیں۔۔۔۔۔ نور نے کہتے ہی اسکا ہاتھ پکڑا احکم چونکا ایک نظر اسے دیکھا پھر سر جھٹکتا اندر " بڑھنے لگا۔۔۔۔۔

نور خوشی سے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔۔۔۔
دونوں آنسکریم کھانے کے بعد گھر کی جانب روانہ ہو گئے۔۔۔۔۔

تھینک یو احکم۔۔۔۔۔ نور بائیک سے اتر کر اپنے لمبے بالوں کی چٹیا پر ہاتھ پھیرتی شرمیلی مسکراہٹ " سے بولی احکم کی نظر اسکی چوٹیا پر گئی تو اچانک اسے منزہ یاد آئی۔
حافظ۔۔۔۔۔ احکم سر جھٹکتا اسے بولتا زن سے آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔ یور ویلکم۔۔۔۔۔ چلتا ہوں۔ اللہ "



صبح سے شام اور پھر رات ہو گئی منزہ اپنے کمرے میں ہی رہی جب مدیحہ بیگم انیقہ بیگم کے ساتھ اسکے کمرے میں داخل ہوئیں۔۔۔۔۔

کیا بات ہے ہمارے ساتھ بھی کچھ وقت گزارو یہ کیا کمرے میں ہی بیٹھی ہوئی ہو۔۔۔۔۔
نہیں آنٹی ایسی کوئی بات نہیں بیٹھیں۔۔۔۔۔

شکریہ بیٹا۔۔۔ ویسے ہم کل جا رہے تھے لیکن معلوم ہوا مہر کی برتھڈے دو دن بعد ہے اس " لے روک گئے۔۔۔ انیقہ بیگم نے مسکرا کر اسے بتایا جس نے چہرے پر زبردستی مسکراہٹ سجا کر سر ہلایا۔۔

یہاں قریب میں کوئی مارکیٹ ہے تو چلنا میرے ساتھ اب مجھے تو معلوم نہیں کیا چیز پسند ہے " اسے چلوگی نہ۔۔

جی ضرور جب جانا ہو بتا دیجئے گا۔۔ منزہ سر ہلا کر موبائل چیک کرنے لگی جہاں احکم کا نام جگمگا " رہا تھا۔۔

اچھا میں کچھ دیر میں آتی ہوں آپ دونوں باتیں کریں بس آرہی ہوں۔۔۔۔۔ منزہ جلدی سے اپنی " جگہ سے اٹھتی کہتی تیزی سے کمرے سے نکلنے جب کسی سے زور سے ٹکرائی اس سے قبل منزہ زمین بوس ہوتی انس نے اسے کمرے سے تھام کر گرنے سے روکا۔۔۔۔۔

چھوڑو۔۔۔۔۔ منزہ نے تیزی سے خود کو سمجھالے انس کو پیچھے کرتے کھا جانے والی نظروں سے " گھورتی پاس سے گزر کر چھت کی طرف بھاگی۔۔

سمجھتی کیا ہے بہت حسین ہے پتہ نہیں لڑکی ہے بھی یا نہیں۔۔۔۔۔ انس کھول کر سوچتا اسے " جاتے دیکھتا رہا پھر سر جھٹکتا کمرے میں اپنی ماں کے پاس چلا گیا۔۔



ہیلو!! کیا ہے؟ منزہ نے کال ریسو کرتے منہ بنا کر پوچھا۔۔۔

ہاتھ ٹھیک ہے تمہارا۔۔۔ حکم ٹریک پر اپنے دوستوں کے ساتھ آیا تھا۔۔ بائیک سے ٹیک لگا کر فاصلے پر سب کو دیکھتا سیگریٹ پیتا اُس سے پولا۔۔۔

میرے ہاتھ کو کیا ہوا ٹھیک ہے۔۔۔ منزہ نے اپنے سیدھے ہاتھ کی پشت دیکھ کر مسکراتے ہوئے پوچھا آل کا چھینٹا ایسا نہیں پڑا تھا کہ یا تمہارے جل جائے۔۔۔

اچھا مجھے لگا۔۔۔ خیر آئندہ اس طرح بات مت کرنا مجھ سے۔۔۔

ہنہ اور تمہارا بھائی میرا سب کے سامنے مذاق بنائے وہ ٹھیک ہے اور وہ نور مجھ سے بکواس کر رہی تھی یاد رکھنا منزہ اپنا بدلہ لینا بہت اچھے سے جانتی ہے۔۔۔ آئی بڑی بریانی بنانے والی۔۔۔ منزہ نے سلگ کر اسے کہا جو اسکی باتوں سے محظوظ ہوتا ہنس رہا تھا۔۔۔

بریانی واقعی اچھی تھی۔۔۔

ہاں تو کھاؤ اور کھاتے جاؤ میری بلا سے بائے۔۔۔ منزہ نے اسکی بات سنتے ہی چڑ کر کہتے کال " ڈسکنیکٹ کر دی۔۔۔ دوسری طرف احکم اسکے چڑنے پر مسکرا دیا۔۔۔



ہیلو!! گھر آؤ ابھی۔۔۔ منزہ مٹھی میں چٹ دبائے کال پر شہریار سے بولی۔۔۔ " لیکن میں تو ابھی احکم بھائی کے پاس جا رہا ہوں۔۔۔ شہریار نے سر کھجاتے ہوئے جلدی سے کہا۔۔۔ " احکم بھائی کے چمچے پانچ منٹ کے اندر اندر نازل ہو جاؤ ورنہ میں تمہیں تمہارے احکم بھاؤ کے سامنے ہی قتل کر دوں گی۔۔۔

اچھا آ رہا ہوں۔۔۔۔ دھمکیاں مت دیا کریں۔۔۔ شہریار تھوک نگھلتا جلدی سے راضی ہوا جانتا تھا " منزہ کا کوئی بھروسہ بھی نہیں ہے۔۔۔

ہم گڈ بوائے اچھا بیل مت دینا مس کال دے دینا جب آ جاؤ اوکے۔۔۔ منزہ مسکرا کر اسے بولی۔۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔ شہیار نے جلدی سے کہتے کال ڈسکنیکٹ کرتے منزہ کے گھر کی جانب دور " لگادی۔۔



منزہ آپی۔۔۔"

..کہاں رہ گئے تھے اور تھوڑی دیر لگاتے نہ۔۔"

پتہ ہے ٹانگیں ہاتھ سر توڑ دیتیں اب جلدی سے بتائیں کیوں بولایا ہے۔۔۔۔۔ شہیار نے منزہ کی " بات کاٹے جلدی سے کہا جو گھورتے ہوئے کنکھوں سے ارد گرد دیکھتی بند مٹھی اسکے سامنے کرتے دیئے لگی جب انس جو ادھر سے گزر رہا تھا منزہ کو کسی لڑکے کے ساتھ دیکھ کر رک کر دونوں کو دیکھنے لگا۔۔۔

اس میں سامان لکھا ہے مجھے سب چیزیں لادو سمجھے اور ہاں احکم یا اپنے دوسرے بھائی وائی کو " بتایا نہ تو احکم کی بائیک سے کچل کر بھرتا بنا دوں گی تمہارا۔۔۔

استغفر اللہ منزہ آپ اتنی ظالم کیسے ہو سکتی ہیں۔۔۔ شہیار نے جھر جھری لیتے حیرت سے اس " سے پوچھا جو مسکرائی تھی انس نے منزہ اور اسے باتوں میں دیکھ کر سانس کھچتا اندر چلا گیا۔۔۔

میں بہت بری ہوں سب کی سوچوں سے بھی زیادہ خوش اب نکلو۔۔۔

میں نے ایسا کب کہا؟

اچھا مجھے لگا تم بھی یہی کہنے والے ہو گے۔۔۔ منزہ نے اس کے پوچھنے پر کندھے اچکائے۔۔۔

شہیار کے جاتے ہی منزہ وہیں چھل قدمی کرنے لگی۔۔

منزہ آپ اتنی یہاں ہیں۔۔۔ مہر اندر سے آتی اس کے قریب آنے لگی۔۔۔

کیوں کیا ہوا؟

میں تو یہ بتانے آئی ہوں کل میری سالگرہ ہے آپ ابو سے پیسے لیں نہ احکم بھائی اور ہم باہر

چلیں گے بہت مزہ آئے گا۔۔۔ اس سے قبل مہر کی بات پر وہ کوئی جواب دیتی مدیحہ بیگم کی آواز

پر دونوں بری طرح چونک گئیں۔

دماغ چل گیا ہے تمہارا مہمانوں کو تمہاری وجہ سے روکا ہے اور تم ہو کے۔۔۔

امی کیا ضرورت تھی ان لوگوں کو روکنے کی ہم کون سا جانے ہیں مجھے تو انکا وہ ڈبل بیٹری بہت

ہی برا لگ رہا ہے قسم سے۔۔۔ منزہ نے چڑ کر بولنے سر جھٹکا۔۔

بہت بے شرم ہو گئی ہو کیسے زور زور سے بول رہی ہوں اگر کسی نے سن لیا کیا سوچیں گے۔۔۔"

یہی کے واہ دیکھا سنی تھی زبان یہ تربیت دی ہیں تیمور بھائی اور مدیحہ بھابھی نے اپنی لڑکی کی "چچ چچ تو بہ تو بہ۔۔۔۔۔ منزہ آئی براچکا اچکا کر بولتی کانوں کو ہاتھ لگانے لگی مدیحہ بیگم ناچاہتے ہوئے بھی اُسکے انداز پر ہنس دیں۔۔۔"

ان باتوں کا پتہ ہے ابھی کوئی کچن کا کام کہوں گی تو گھر سے غائب ہو جائے گی کام چور۔۔۔"

بابا بابا!! بھئی صاف بات ہے میں کچن کی آگ میں ہاتھ نہیں ڈالتی وہ آپ اپنی اس چھوٹی بیٹی "سے کروائیں۔۔۔ منزہ نے ہنستے ہوئے مہر کی طرف اشارہ کیا۔۔"

وہ تو کر ہی لے گی لیکن تمہارا کیا بے گا۔۔۔ نہ پڑھتی ہو نہ کوئی کام آتا ہے ہمیں ذلیل کرواؤ گی "بس تم۔۔ چلو اب اندر اور خبردار اب کوئی الٹی سیدھی بکواس کی تو۔۔۔۔۔ مدیحہ بیگم ایکدم ہی غصے میں اسے دپٹتیں اندر بڑھ گئیں جب کے منزہ حیرت سے کبھی مدیحہ بیگم کو دیکھتی تو کبھی مہر کو جو کندھے اچکا کر اپنی بہن کو افسوس سے دیکھ رہی تھی۔۔"

لو بھلا بتاؤ سیدھے کام کہاں ہوتے ہیں مجھ سے سب ہی اُلے ہیں۔۔۔"

منزہ آپ کی کبھی تو باتوں کو سنجیدگی سے لیا کریں۔"

بات سن لیتی ہوں سب کی یہ بہت نہیں ہے سنجیدگی کو سر پر چڑھایا تو میری مسکراہٹ برامان " جا لے گی۔۔۔ منزہ نے کندھے اچکا کر کہتے ہوئے کہا جب موبائل واٹس ایپٹ ہوا۔۔۔

اچھا تم چلو میں آتی ہوں۔۔۔۔۔

آپ باہر جا رہی ہیں؟ مہر نے اسکی بات پر جلدی سے پوچھا۔۔۔

نہیں شام میں جاؤں گی اور اس کرن کے بھی جا کر دانت توڑنے ہیں بہت بستیسی نکل رہی " تنہی۔۔۔۔۔ منزہ نے جلتے ہوئے بتاتے سر جھٹکا مہر ہنس کر اندر کی جانب چل دی۔۔۔



اس میں جو جو لکھا ہے سب کچھ لا کر دو۔۔۔۔۔

کیا ہے اس میں۔۔۔۔۔ شہیار سے پرچی پکڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔

پڑھ لو لیکن خیال رہے کسی کو معلوم نہیں ہونا چاہئے ابھی سمجھے۔۔۔۔۔ منزہ نے اتر کر اسے " کہتے چوکھٹ سے ٹیک لگا کر سینے پر ہاتھ باندھے۔۔۔

یہ تو بریانی بنانے کا پیکٹ۔۔۔۔۔

شش!! آہستہ پڑھو بیوقوف پڑوسیوں کے بھی کان ہوتے ہیں ضرورت سے زیادہ ہنہ اب یہ " سب لاکر دو جاؤ کسی کو بھنک نہ پڑے۔۔۔ منزہ نے تیزی سے اپنے لبوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش کروا کر آہستہ سے ادھر ادھر گردن گھوما کر کہا۔۔

باہ!! منزہ آپ! یہ آپ کیا کرنے جا رہی ہیں آپ کو آتی ہے بریانی بنانی؟

نہیں لیکن میری فیورٹ ہے میں اس لئے خود بناؤں گی تم بس یہ سامان لا دو۔۔

اچھا ٹھیک ہے پر اپنا خیال رکھیے گا۔۔۔۔ شہیار آنکھوں میں ترس لئے اسے دیکھتا بیچارگی سے کہ " کر چلا گیا۔

بیوقوف سب کیوں منزہ کو کمزور سمجھتے ہیں میں اپنا خیال رکھ سکتی ہوں۔۔۔۔ ہا!! نور بلبٹوری " میرے دوست کو بریانی کھلا کر ڈورے ڈال رہی ہے پر میں ایسا کبھی نہیں ہونے دوں گی ایسی بریانی بناؤں گی کے انگلیاں چاٹے رہ جائیں گے۔۔۔۔ منزہ اکیلی کھڑی خود کلامی کرتے دونوں ہاتھوں کو آپس میں رگڑتی خوش ہو رہی تھی۔۔



احکم بھائی احکم بھائی۔۔۔ پتہ نہیں منزہ آپ کو کیا ہو گیا ہے شہریار بائیک روکتا اتر کر گھبرائے۔
ہوئے لہجے میں بولتا احکم کو ڈرا گیا۔۔۔

شہریار کی بات پر وہ جو سیگریٹ پیتا فاصلے پر ارسلان وغیرہ کو دیکھ رہا تھا جلدی سے سیدھا ہوا۔۔
کیا ہوا منزہ کو۔۔۔ چلو میرے ساتھ۔۔۔

ارے نہیں احکم بھائی یہ دیکھیں۔۔۔ شہریار نے بوکھلا کر جلدی سے پرچی اسکی طرف بڑھی احکم
نے تعجب سے پکڑ کر کھولی پہلی ہی لائن کو پڑھتے احکم بے ساختہ مسکرا دیا۔۔۔۔
آپ مسکرا رہے ہیں۔۔۔

ہاں اور یقیناً اس نے تمہیں منا بھی کیا ہوگا۔۔۔ احکم اسے لپیٹتا اُس کی جانب بڑھاتے ہوئے
بولا۔۔۔

جی پر مجھے لگا آپ کو بتا دینا چاہئے شاید وہ یہ سب چپ چاپ کرنے والی ہیں۔۔۔
ہم چلو دیکھتے ہیں تم یہ سب خرید کر لے جاؤ ورنہ تمہارا قتل ہونا یقینی ہے۔۔۔ احکم اسے کہتا
مسکرا کر ارسلان وغیرہ کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

کیا ہو رہا ہے؟

احکم بھائی سلیم منگے لے رہا ہے احمد کے بھائی کو کل مارا سالے نے۔۔۔

اسکے گھر والوں کو بتاؤ ورنہ میں خود دیکھتا ہوں سمجھا دینا ایک موقع دے رہے ہیں۔۔۔۔۔ احکم "

جیکٹ کو ہلکے سے جھٹک کر بولتا شہریار کو دور جاتے دیکھتا مسکرا کر موبائل پر منظرہ کو کال کرنے لگا۔۔



ہائے کہیں اس نے احکم کو تو نہیں بتا دیا۔۔۔۔۔ منظرہ نے احکم کی کال آتے دیکھ کر بڑبڑا کر کال " ریسپونڈ کی۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔ "

کہاں ہو؟ "

گھر پر جانے تو ہو مہمانوں کی وجہ سے میری ماں نے سختی سے باہر نکلنے سے منا کیا ہوا ہے نہ " ہی میں نے گول گپیے کھائے اتنے دنوں سے۔۔۔۔۔ منظرہ نے بیزاریت سے کہتے ارد گرد نظر دوڑائی جب کے دوسری طرف احکم نے سیگریٹ کا گہرا کش لیتے پیشانی پر بل ڈالے۔۔۔۔۔

کیوں گئے نہیں وہ لوگ میں نے کہا تمہانہ وہ چھ فٹیا مجھے اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔۔۔ "

لو تم تو ایسے کہ رہے ہو جیسے ڈبل بیٹری مجھے بہت پسند۔۔۔"

بکواس بند رکھو اپنی۔۔۔ بعد میں بات کرتا ہوں بائے۔۔۔ احکم نے اسکی بات کاٹے ہوئے چڑ کر
بولے کال ڈسکونیکٹ کر دی جب کے منزہ منہ کھولے کان سے ہٹا کر موبائل کو دیکھتی رہ
گئی۔۔۔۔



رات کا وقت تھا منزہ کمرے میں گھر والوں کے سو جانے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔ منزہ نے دیوار
گھیر گھڑی میں وقت دیکھا جہاں بارہ بجنے والے تھے۔۔۔۔
اب تک تو سوچکے ہونگے۔۔۔ منزہ اندازہ لگاتے کمرے کا دروازہ آہستہ سے کھولتی جھانک کر ارد گرد
دیکھنے کے بعد باہر نکل کر کچن کی جانب بڑھی۔۔۔

ہر طرف خاموشی تھی منزہ پر جوش طریقے سے کچن میں آتی چھپایا ہوا سامان سلیپ پر رکھنے لگی اس سے قبل وہ موبائل پر ایک بار طریقہ دوبارہ دیکھتی انس کے کچن میں داخل ہونے پر تیزی سے سیدھی ہو گئی یوں کے سارا سامان اسکی پشت کے پیچھے چھپ گیا۔۔۔

کیا لینے آئے ہو؟

پانی پینے آیا تھا کیوں آنا منا ہے؟ انس مسکراتا ہوا اسے ڈھیلے ڈھالے ٹی شرٹ پجامے کے ساتھ اسکارف گلے میں ڈالے دیکھتا قریب آنے لگا جب کے منزہ جو سب کے سونے کا سوچتی شب خوابی کے لباس میں ہی آگئی تھی اُسے دیکھ کر بری طرح چیر گئی۔۔

لے سکتا ہوں؟ انس اسے دیکھتے مسکرا کر پوچھنے لگا وہ سامنے کھڑی اس لا پرواہ لڑکی سے دوستی کرنا چاہ رہا تھا لیکن منزہ کے کندھے اچکا کر پلٹنے کے انداز پر کڑھ کے رہ گیا۔۔

ویسے تم اس وقت کیا بنا رہی ہو۔۔۔۔۔ انس نے سامان دیکھ کر اسکے پیچھے جھانک کر پوچھا۔۔۔

تم سے مطلب پانی پیو اور جاؤ۔۔۔ ہنہ فضول میں فری ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔۔۔ منزہ " اسے کہتی بڑبڑا کر جیسے ہی پلٹی اپنے نزدیک اسے دیکھ کر ایک پل کے گھبرائی اگلے ہی لمحے منزہ نے ناگواری سے اسے دیکھا جو سلیپ پر رکھا سامان دیکھ رہا تھا ہاتھ بڑھا کر پیکٹ اٹھایا منزہ ہنوز اسے ناگواری سے گھور رہی تھی۔۔

ہم بریانی لگتا ہے کسی خاص کے لئے بن رہی ہے ویسے ایک پلیٹ مجھے مل سکتی ہے۔۔۔"

نہیں۔۔۔۔"

سوچ لو"

تم مجھے بلیک میل کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔۔۔۔ منزہ بے تپ کر اسے دیکھا جو آج زیادہ ہی فری ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

نہیں میں صرف دوستی کرنے کو کوشش کر رہا ہوں میں تمہاری اس میں مدد بھی کر دوں گا۔۔۔۔" انس اسے دیکھتے ہوئے بولا اس نے چھپ کر سنی تھیں ماں بیٹیوں کی باتیں۔۔۔

منزہ اسکی بات پر پرسوج انداز میں اسے دیکھ رہی تھی تھی۔۔۔۔

تمہیں آتی ہے بریانی بنوانی؟"

نہیں لیکن دیکھ کر آرام سے بن جاتی ہے۔۔۔۔"

اچھا!!!! ٹھیک ہے پھر میری مدد کرواؤ لیکن کسی کو معلوم نہیں ہونا چاہئے۔۔۔۔ منزہ سوچنے کے بعد انگلی اٹھا کر اسے بولی۔۔۔

ٹھیک ہے پھیلے دوستی؟ انس نے مسکرا کر اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔"

ہا! ٹھیک ہے چلو بتاؤ دیکھ کر کیا کرنا ہے۔۔۔ منزہ نے اسکے ہاتھ کو نظر انداز کرتے اس سے پوچھا "انس اسکے نظر انداز کرنے پر زبردستی چہرے پر مسکراہٹ سجا کر ہاتھ پہلو میں گرا چکا تھا۔۔۔"



ہائے اس پیاز میں تو بہت مرچیں ہیں۔۔۔ ہائے الوکا پر اٹھانا س پیٹا میری آنکھیں اففف

ہا ہا ہا!! تم نے ابھی ایک پیاز نہیں چھیلی اور اتنا تڑپ گئی ہو۔۔۔ ہا!! ویلے مجھے خوبصورت لڑکیوں کا تڑپنا بہت سکون دیتا ہے۔۔۔

کچھ کہا؟ منزہ نے اسکی بڑبڑاہٹ پر ایکدم سر اٹھا کر دیکھا۔۔۔

نہیں کچھ نہیں تم یہ مجھے دو میں کرتا ہوں تم گوش دھو لو۔۔۔ انس نے جلدی سے کندھے اُچکاتے بات پلٹی جب کے اسکے گوش دھونے پر منزہ نے اسے ایسے دیکھا جیسے کوئی انہونی بات کر دی ہو۔۔۔۔

کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟

آچھوڑو سب - مجھے نہیں بنانا کچھ رکھ دو کل امی بنا دیں گی ویسے بھی انکی انگلیوں میں جادو ہے " اور تمہارا بھی شکریہ -- منزہ روانی سے بولے کے ساتھ سارا سامان واپس رکھتی یہ جاوہ جابج کے پیچھے انس ہکا بکا خالی کچن کو دیکھتا رہ گیا --



تم --- منزہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی کھڑکی میں احکم کو دیکھ کر حیران ہوتی تیزی سے " آگے بڑھی جو سکون سے بیٹھا باہر سنسان سڑک کو دیکھ رہا تھا --- منزہ کی آواز پر چونک کر اسے دیکھا -- کہاں سے آرہی ہو؟

کچن سے -- منزہ نے اترا جا رہا سے بتا کر اسکے سامنے بیٹھی --

ہمم!! میں پندرہ منٹ سے یہاں بیٹھا ہوں ---

ایک منٹ تم نے کھڑکی کیسے کھولی --- منزہ نے اچانک ہاتھ اٹھاتے ہوئے پوچھا ---

تم جانتی تھی میں آؤنگا بچپن میں بھی جب کوئی فرمائش کرتی تھی میں یونہی آتا تھا اور تمہیں " معلوم ہوتا تھا میں ضرور آؤنگا۔۔۔ حکم ہلکے سے مسکراتا اسے دیکھ کر بول رہا تھا جو اسکی بات پر مسکرا رہی تھی۔۔۔۔

میں آتی ہوں ہاتھ دھو کر۔۔ منزہ اسکی بات ختم ہونے پر خوشی سے اٹھ کر ہاتھروم کی جانب " بڑھی جب حکم کی آواز پر پلٹی۔۔۔

کپڑے چیلنج کر کے آنا۔۔۔

کیوں؟ منزہ نے ایکدم چونک کر اپنے کپڑوں کو دیکھا۔۔۔

تمہاری پنڈلیاں نظر آرہی ہیں بیوقوف۔۔۔

لوجی میں تو کیپری لائی تھی اور تم ہو کے۔۔۔ منزہ نے دونوں ہاتھ کمر پر رکھتے اسے دیکھا جو اسکی " بات سن کر منزہ کو گھور رہا تھا۔۔۔

اچھا دکھاؤ۔۔۔ حکم کے اچانک کہنے پر منزہ نے شوپنگ بیگ نکال کر اسکے سامنے کیا جس میں " کیپری اور ٹاپ تھا حکم نے پکڑتے ساتھ ہی شاپر باہر پلٹ دیا منزہ کا منہ اور آنکھیں دونوں صدمے سے کھول گئیں۔۔۔

یہ کیا کیا میرے کپڑے تم احکم کے بچے میں تمہارا سر پھوڑ دوں گی۔۔۔ منزہ نے جوش میں کہتے " اس کے سر کے بال پکڑنے چاہے جب احکم نے تیزی سے دونوں کلائیوں کو۔ مضبوطی سے پکڑا۔۔۔

تمیز سے رہو ورنہ تمہیں بھی اسی طرح باہر پھینک دوں گا جو پہنتی ہو کافی ہے یہ فضول آدھے " کپڑے ہرگز نہیں پہنوں گی۔۔ احکم نے گھورتے ہوئے سخت لہجے میں اسے کہا۔۔

جیلز چھوڑو میرا ہاتھ ہنہ اب لا کر دو مجھے اس کے بدلے۔۔۔ "۔۔

مل جائے گا اب جلدی کرو مجھے گھر جانا ہے۔۔ منزہ کے غصے سے کہنے پر احکم نے سکون سے "

اسے جواب دیا۔۔

بہت برے ہو۔۔۔ "۔۔

کوئی شک ہے؟ احکم نے سنجیدگی سے اسے دیکھا منزہ گھورتے ہوئے سر جھٹک کر کپڑے لے کر " بتفروم چلی گئی۔۔

احکم بے اس کے جاتے ہی نظر گھوما کر سائیڈ ٹیبل پر گول گپوں کو دیکھا جو اسکی فرمائش پر دکان والے سے پہلے ہی کہنے کے لئے ارسلان کو بھیج چکا تھا



وہ جورات کو آنے کے بعد دیر سے سویا تھا شہیار کے صبح ہی صبح گھر آنے پر تیزی سے بنا کپڑے
بدلے نیچے بھاگا۔۔۔۔

کیا ہو گیا۔۔

احکم بھائی وہ وہ۔۔۔۔

آگے بھی بول۔۔۔ احکم نے جھنجھلا کر اسے گھورا۔۔

وہ احکم بھائی منزہ آپی اور کرن کی لڑائی ہو رہی ہے دانش اور ہنزہ کو وہ آگے نہیں بڑھنے نہیں
دے رہیں کسی کے قابو میں ہی نہیں آ رہیں۔۔۔۔ سدرہ آنٹی نے کہا آپ کو بلاؤں۔۔۔۔

ہا!! اس لڑکی کو سکون نہیں ہے سوتی کب ہے یہ۔۔۔۔۔ چلو تم بلکہ روکو میں پانچ منٹ میں آتا
ہوں۔۔۔۔ احکم بڑبڑاتا جلدی سے اسکے روکنے کا کہتا کمرے کی جانب بھاگا۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد جیسے ہی احکم شہیار کے ساتھ جانے لگا جب رضیہ بیگم کی آواز پر روکا جو کچن میں
کھڑی دونوں کی باتیں سن چکی تھیں۔۔۔۔

کہاں جا رہے ہو ناشتہ کرو پہلے اٹھتے ہی اس جاہل لڑکی کے لیے بھاگ رہے ہو اور تم اسکے ماں
باپ کو بتاؤ یہاں کسی نے ٹھیکہ نہیں لیا ہوا۔۔۔۔

امی کیا ہو گیا ہے آپ کو کیسی باتیں کر رہی ہیں "

واہ بیٹا اب دوسروں کے لئے اپنی ماں سے زبان چلاؤ گے آخری سال ہے تمہارا دماغ بنا لو "
تمہاری شادی نور سے ہی ہوگی ایک ہفتے بعد انگیجمنٹ ہے بتا دینا۔۔۔ غصے میں وہ سب اسے بتا
کر جا چکی تھیں جبکہ احکم ساکت کھڑا خالی جگہ کو دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔



چھوڑو اسکے بال۔۔۔۔۔"

کیسے چھوڑ دوں آج اسے تو نکلا کر دوں گی مجھ پر ہنس رہی تھی ہاں بہت دانت نکل رہے "
تھے۔۔۔۔۔ اے ردا ادھر دے وہ ڈبہ آج اسے کا کروچ کا باشتہ کرواتی ہوں۔۔۔۔۔

آ۔۔۔ نہیں منزہ پلینز چھوڑ دو پلینز میری جان نکل جائے گی چھوڑ دو مجھے امی بچائیں بھائی بچائیں "
بچاؤ مجھے کوئی پلینز۔۔۔۔۔ کرن کا کروچوں کا سنتے ہی گلا پھاڑ کر چیخنے لگی منزہ کو اسکے چیخنے پر ہنسی
آنے لگی جب کے سدہ بیگم سر پکڑ کر بیٹھ گئی بچپن میں بھی منزہ اور کرن کی اسی طرح
لڑائی ہوتی تھی اور ہمیشہ کی طرح احکم ہی منزہ کو لے کر جاتا تھا جیسے ابھی ہونے والا تھا۔۔۔۔۔

منزہ چھوڑا سے۔۔۔ حکم کی آواز پر منزہ کا ڈبہ کھولتا ہاتھ وہیں رہ گیا۔۔۔

احکم نے تیزی سے آکر منزہ کے بازو پکڑ کر کرن سے دور کیا۔۔۔

آہ! چھوڑو! حکم چھوڑوں گی نہیں اس بھوتنی کو یاد رکھنا جس کو اپنے بھوتے پر لیپا پوتی کر کے "پٹانے کی کوشش کرتی ہے نہ وہ جن پچھلی گلی کی طاہرہ آنٹی کی پلاسٹ کے منہ والی کے پیچھے ہے۔۔۔

منزہ خود کو چھڑوانے کی ناکام کوشش کرتی تیز تیز بولے جا رہی تھی کرن اسکی بات پر بری طرح گھبرا کر چور نظروں سے اپنی ماں اور بھائی کو دیکھنے لگی حکم نے آفت کی پرکالہ کے لبوں پر ہاتھ رکھ کر اپنے ساتھ کھینچ کر باہر لے جا کر اسکا رخ اپنے سامنے کیا۔۔۔

تمیز سے خاموش ہو رہی یا جڑوں ایک۔۔۔۔ حکم نے گھورتے ہوئے ایکدم ہاتھ ہوا میں تمپڑ "مارنے کے انداز میں اٹھایا۔۔۔

اوایم جی! شرم نہیں آئے گی تھپڑ مارتے ہوئے وہ بھی اس کے لئے کرن کی بچی کے لئے
جانے ہو نہ کیسے بد تمیز ہنس رہی تھی۔۔۔ منزہ نے بنا اثر لیے اپنی بات کہتے جانے کے لئے قدم
بڑھا دئے احکم گہری سانس لیتا اسکے پیچھے چلنے لگا۔۔

میرے پیچھے مت آؤ۔۔۔

میں بھی جا رہا ہوں۔۔۔ احکم کہتا ہوا اس سے ایک قدم آگے بڑھا۔۔۔

ٹھیک ہے جاؤ لیکن چابی دو۔۔۔ منزہ نے ایک دم نظر گھوما کر بائیک کو دیکھ کر کہا۔۔۔

میں کچھ نہیں دے رہا جیسے آئی تھی ویسے ہی جاؤ۔۔۔ احکم بولتا ہوا خود بائیک کی جانب جانے لگا
منزہ جلدی سے اسکے پیچھے بھاگی۔۔۔

اپنی دوست کی فکر نہیں ہے تمہیں میں بیچاری دھوپ میں اتنا چل کر گھر جاؤں گی۔۔۔

دوست آئی کیوں تھی پھر ایسے اب جائے خود ویسے بھی دھوپ بھی لینی چاہیے۔۔۔ احکم
مسکراہٹ دبا کر بولتا جلدی سے بائیک پر بیٹھا منزہ اسکی بات نظر انداز کرتی خود بھی جلدی سے
بیٹھی۔۔۔

بعد میں اٹھا لونگی فائدہ اب چلو امی انتظار کر رہی ہونگی میرا۔۔۔ منزہ کی بات سن کر احکم نے سر
جھٹک کر بائیک اسٹارٹ کی اور زن سے لے گیا۔۔۔



شام کا وقت مدیحہ بیگم کچن میں کھڑی چائے کا پانی رکھ رہی تھیں جب منزہ کچن میں داخل " ہوئی۔۔۔

امی آپ بھی چلیں ساتھ میں اکیلے نہیں جا رہی۔۔۔

اکیلی کہاں ہو انیقہ اور انس جا رہے ہیں ساتھ اور پھر تمہیں کب سے لڑکیوں کی طرح ماں کی " ضرورت پڑ گئی ویلے بھی تو گھومتی رہتی ہو۔۔۔ مدیحہ بیگم نے مصروف انداز میں اسے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے مت جائیں یہ طعنے مت دیں۔۔۔ منزہ منہ بناتی کچن سے نکل کر اپنے کمرے کی " طرف بڑھ گئی۔۔۔

ابھی وہ آکر بیٹھی ہی تھی جب دروازہ ٹوک ہوا۔۔۔

کون ہے؟

میں انس ہوں آجاؤں؟ انس کی آواز پر اس نے اسکارف سہی سے لیا۔۔۔

آجاؤ۔۔۔

منزلہ کے اجازت دیتے ہی انس مسکراتا ہوا اندر آیا۔۔۔

ہائے کیا بات ہے چلنا نہیں ہے۔۔۔"

ہاں میں بس آرہی تھی تم لوگ چلو۔۔۔۔۔ منزہ اسے دیکھ کر ایک بار پھر چڑی کل رات کو دوستی " کرنے کے باوجود وہ اسے پسند نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔۔

ہم اوکے ویلے ان میں اچھی لگ رہی ہو۔۔ انس اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے تعریف کرنے لگا۔۔۔

ہا ہا ہا تمھنکس تم پہلے ہو جو میرے کپڑوں کی تعریف کر رہے ہو ورنہ کچھ ہیں جن کا بس نہ چلے وہ " مجھے کھرکی سے چھنک دیں۔۔۔ منزہ ہنستی ہوئی اسے بتا کر آگے بڑھ گئی انس کو اسکی بات سمجھ نہیں آئی اس لیے سر جھٹک کر باہر نکل گیا۔۔۔



السلام علیکم احکم بھائی۔۔۔"

وعلیکم السلام۔۔۔ کہاں سے آرہے ہو۔۔۔ احکم نے احمد کو جواب دیتے پوچھا۔۔۔"

امی کو مارکیٹ لے جا گیا تھا وہاں منزہ آپی کو دیکھا کسی آنٹی اور لڑکے کے ساتھ تھیں۔۔ احمد " نے رازداری سے اسے بتایا احکم کا سیگریٹ پیتا منہ تک جاتا ہاتھ بچ میں ہی رہ گیا

چشمہ پہنا ہوا تھا اس بے؟ احکم نے کش لیتے ہوئے سرسری سا پوچھا۔۔۔ "

جی لیکن آپ کو کیسے پتہ۔۔۔ احمد بے سربلاتے اس سے پوچھا۔ "

گیسٹ ہیں اچھا چلو میں جا رہا ہوں۔۔۔ تم سب بیٹھو۔۔۔ "

احکم بھائی بیسٹ آف لک۔۔۔ "

کس لئے؟ "

انگریز کے لئے ویلے میرے ابو نے کل سختی سے کہ دیا جب تک پیپرز نہیں ہو جاتے گھر سے " قدم باہر مت نکالنا ورنہ گھر سے بے دخل کر دیے جاؤ گے پھر کرتے رہنا غنڈہ گردی ویلے سمجھ نہیں آتا یہ خبریں دیتا کون ہے میرے باپ کو۔۔۔۔ ارسلان احکم کو جواب دے کر بتا رہا تھا احکم مسکراتا ہوا آگے بڑھ گیا۔۔۔

السلام علیکم امی۔۔۔ احکم لاؤنج میں داخل ہوتا با آواز بلند سلام کرتا آگے بڑھا۔۔۔ "

و علیکم السلام !! برخوردار ہم ابھی تمہاری ہی باتیں کر رہے تھے بیٹھو۔۔۔ تیمور صاحب نے مسکرا کر اسے بیٹھنے کو کہا جب کے منزلہ اور باب معنی خیز مسکراہٹ سے اپنے بھائی کو دیکھ رہے تھے۔۔

خیریت

ہاں بھئی بلکل خیریت ہے پڑھائی کیسی جارہی ہے تمہاری؟

الحمد للہ ابو بہت اچھی۔۔۔ تیمور صاحب کے پوچھنے پر اس نے ایک نظر ماں کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔ دوست وغیرہ اپنی جگہ لیکن وہ اپنی پڑھائی کے معاملے میں بہت سنجیدہ تھا۔۔۔

ماشاء اللہ۔۔ حکم بیٹا ہم کچھ بات کرنا چاہتے ہیں تم سے

جی کریں میں سن رہا ہوں۔۔۔ حکم سکون سے صوفے سے ٹیک لگا کر بولا جب اپنے باپ کی بات سن کر جھٹکے سے آگے ہوا۔۔

کیا ہوا تمہیں کوئی اعتراض ہے۔۔۔ تیمور صاحب نے اسکے انداز پر پوچھا۔۔

نہیں ابو ایسی کوئی بات نہیں ہے لیکن اتنی جلدی کیا ہے اور ابھی تو جواب بھی نہیں ہے۔۔

لو اس میں کیا ہے وہ تو ان شام مل جائے گی ہم بات کر چکے ہیں گھر کی ہی بچی ہے اتنے سلیقے " مند پڑھی لکھی دھیمے مزاج کی بولنا ہنسنا بھی اتنا پیارا ہے اور کیا چاہیے ---

جی امی اور بال بھی کتنے پیارے ہیں مٹے --- ہنزلہ نے پر جوش انداز میں اپنی ماں کی بات کاٹی " اسے بھی نور پسند تھی اپنے بھائی کے لئے ---

ہاں بالکل --- احکم اب تم بتاؤ کیا کہتے ہوتا کہ ہم منگنی کی تاریخ رکھ سکیں ---

باہ !! جیسا آپ چاہیں کریں --- احکم گہری سانس لیتا سب کے مسکراتے چہروں کو ایک نظر " دیکھ کر بولتا اٹھ کھڑا ہوا ---

احکم تم خوش ہو؟ تیمور صاحب نے ایک دم پوچھا ---

خوشی کا پتہ نہیں اور جب سب بات کر ہی چکے ہیں تو یہ سوال بے معنی ہو گیا ہے --- احکم " سنجیدگی سے بولتا مٹے مٹے ڈاگ بھرتا کمرے کی طرف بڑھ گیا جب کے سب اسے جاتا دیکھتے رہ گئے ---

میں پھر بات کرتی ہوں نورین سے --- رضیہ بیگم نے گہری سانس لے کر تیمور صاحب سے کہا --- " ٹھیک ہے تم کر لو بات آج ہی ---



بابا بابا۔۔۔۔۔ تم تو بہت ہی فنی ہو۔۔۔ منرہ نے ہنستے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔۔۔۔۔ انس "زبردستی مسکراتے ہوئے اسے دیکھ کر گاڑی سے اتر۔۔۔"

لائیں آنٹی یہ سجاوٹ کا سامان مجھے دے دیں اسے ہم خاموشی سے سجائیں گے۔۔۔ منرہ "شوپنگ بیگ ان سے لیتی یہ جاوہ جا۔۔۔"

انس کتنی زندہ دل لڑکی ہے مجھے پسند آئی ہے یہ۔۔۔ انیقہ بیگم منرہ کو جاتے دیکھ کر اپنے بیٹے سے بولیں۔۔۔

ہمم اچھی ہے۔۔۔ انس اپنی ناگواری چھپاتا مسکرا کر بولا انیقہ بیگم اسکی بات سن کر گہری "مسکراہٹ کے ساتھ اندر بڑھ گئیں۔۔۔"



رات کا وقت تھا منزہ کھانا کھا کر ابھی کمرے میں داخل ہوئی ہی تھی جب کھرکی بچنے کی آواز پر
چونکی۔۔۔

کون ہے؟

ہنزلہ۔۔۔ دوسری طرف بڑے سکون سے بتایا گیا منزہ نے سنتے ہی اپنی چیل ہاتھ میں پکڑ کر
کھرکی کھولی۔۔۔

ایک منٹ کچھ بھی کرنے سے پہلے سوچ لیں دھماکے دار خبر لایا ہوں۔۔۔ ہنزلہ نے اسکا ارادہ
دیکھ کر تیزی سے اپنی بات مکمل کی۔۔۔

ٹھیک ہے پانچ منٹ ہیں صرف تمہارے پاس جلدی سے بتاؤ اور چلتے بنو مجھے کام ہے۔۔۔ منزہ
نے دانت پیس کا ہاتھ پہلو میں گراتے ہوئے اُسے کہا۔۔۔

منزلہ کے مان جانے پر ہنزلہ شکر کا سانس لیتا مسکرا کر اسے قریب آنے کا اشارہ کرنے لگا۔۔۔

ہا! جلدی بولو اب۔۔۔

ہمارے احکم بھائی کی اس ہفتے منگنی ہے نور بھا بھی کے ساتھ۔۔۔۔۔ کل پتہ چل جاتا لیکن
آپ دوست ہیں اس لئے آپ کو پہلے معلوم ہونا چاہیے نہ اس لئے میں آگیا۔۔۔ ہنزلہ خوشی سے
اسے بتا کر مسکرا رہا تھا جو سنتے ہی سن ہو چکی تھی۔۔۔

کیا ہوا؟ کچھ کہیں گی نہیں۔۔۔۔ ہنزلہ نے اسے خاموش دیکھ کر پوچھا جو اسکی آواز پر چونک گئی "تمھی۔۔۔"

ہایاں۔۔۔ احکم میرا مطلب احکم کی مرضی سے ہو رہا ہے؟ منزہ تیزی سے خود کو سمجھالیتی "سرسری انداز میں پوچھنے لگی ہاتھ میں تھامی چپل چھوٹ کر نیچے گر چکی تھی۔۔۔"

لیں۔۔۔ ظاہر ہے پھر ہماری کزن ایک معصوم سی لڑکی ہیں۔۔۔ اچھا میں چلتا ہوں۔۔۔ ہنزلہ "مسکرا کر کتنا تیزی سے واپس چلا گیا جب کے منزہ مٹھیاں بھیجے کتنی ہی دیر کھڑی رہی۔۔۔۔"

احکم۔۔۔ احکم کی مرضی شامل ہے کیا وہ نور کو پسند کرتا ہے۔ ہاں ایسا ہو سکتا ہے وہ۔۔۔۔ وہ "میری طرح تھوڑی ہے لیکن میں منزہ تیمور ہوں وہ مجھ جیسی ہو بھی نہیں سکتی۔۔۔ لیکن وہ اس۔۔۔ اس نور کو پسند کرتا ہے منگنی کر رہا ہے احکم ایسا کیسے کر سکتا ہے۔۔۔۔ خود کلامی کرتی منزہ کھڑکی بند کرتی بیڈ پر گرنے کے انداز میں بیٹھتی سر جھکا گئی۔۔۔"



لگے دن خبر محلے میں سب کو معلوم ہو گئی کے احکم اپنی خالہ زاد سے منگنی کر رہا ہے رضیہ بیگم خود جاکر سب کو انویٹیشن دیئے جارہی تھیں جب کے احکم سب سے انجان پیپرز کی تیاریوں میں مشغول تھا۔۔

آپ کو بہت مبارک ہو۔۔۔۔۔ مدتیہ بیگم نے خوش گوار لہجے میں کہا۔۔

بہت شکریہ یہ منزہ کہاں ہے کہیں باہر گئی ہے؟

ارے نہیں نہیں وہ تو اپنے کمرے میں ہے۔۔۔۔۔ مہر جاکر بلاؤ منزہ سے کہو رضیہ آنٹی آئی

ہیں۔۔۔۔۔ مدتیہ بیگم نے جلدی سے مہر سے کہا

ابھی بلاتی ہوں۔۔۔۔۔ مہر کہتے ہی کمرے کی جانب بڑھی دو بار دروازہ کھٹکھٹانے کے بعد اندر سے لاگ کھولا۔۔

کیا بات ہے؟ منزہ مسکراتی ہوئی اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

رضیہ آنٹی آئی ہیں منزہ آپ اور جانتی ہیں کیوں آئی ہیں۔۔

آہ!! جانتی ہوں میرے دوست کو اپنی پسند مل گئی ہے جس کے ساتھ احکم صاحب جلد شادی کرنے والے ہیں سہی کمانہ؟ منزہ نے ضبط سے مسکرا کر مہر کو دیکھا جو حیران ہونے کے بعد سر کو نفی میں ہلا کر مسکرانے لگی۔۔۔۔۔

بلکل سہی ضرور آپ کو احکم بھائی پہلے ہی خبر دے چکے ہیں اب چلیں آجائیں۔۔۔ مہر کے " مسکراتے ہوئے بتانے پر منزہ کو ایک بار پھر جھٹکا لگا۔۔

ہمم۔۔۔ ہاں چلو۔۔۔ منزہ نے گلے میں آنسوؤں کا گولہ حلق میں اتارتے سر ہلا کر چلنے کو کہا۔۔۔



السلام علیکم احکم بھائی بہت بہت مبارک ہو۔۔۔

وعلیکم السلام! لیکن کس لئے؟ احکم نے تعجب سے ارسلان سے پوچھا۔۔۔۔۔

اہم اہم احکم بھائی اب چھپانے کا فائدہ نہیں ہے سب کو معلوم ہو چکا ہے آپ منگنی کر رہے " ہیں آنٹی کو ابھی منزہ کے گھر بھی جاتے دیکھا ہے۔۔۔ ارسلان کی بات پر وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا وہ کیسے بھول گیا منزہ کو بتانا اب وہ لازمی اس سے ناراض ہوگی۔۔۔

اچھا میں رات کو ملتا ہوں تم سب سے بائے۔۔۔۔۔ احکم کال ڈسکنیکٹ کرتا جلدی سے کمرے " سے نکلا۔۔۔

احکم بھائی کہاں جا رہے ہیں۔۔۔

ہنزہ امی کہاں ہیں؟ حکم نے ابھی پوچھا ہی تھا جب رضیہ بیگم اندر داخل ہوئیں۔۔۔

کیا بات ہے حکم؟

امی آپ کو کس بات کی اتنی جلدی ہے میں کہیں بھاگا جا رہا ہوں جو آپ انویٹیشن دے رہی ہیں

حکم یہ کس طرح سے بات کر رہے ہو مجھ سے تم اور تمہاری رضامندی سے ہی ہو رہا ہے منگنی

ہفتے کو ہے کیا ایک دن پہ پہلے جا کر انوائٹ کرنا اچھی بات ہے۔۔۔ حکم کی بات پر رضیہ بیگم نے سخت لہجے میں کہا حکم گہری سانس لیتا دوبارہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔



منزہ۔۔۔

جی امی۔۔۔۔۔ مدد مجھ بیگم کی آواز پر جلدی سے منہ پے پانی کے چھپکے مارتی وہ بات محروم سے

نکلی۔۔۔

انس بلا رہا ہے سامان لے جاؤ۔۔۔

ٹھیک ہے لیکن آپ کہاں جا رہی ہیں؟ منزہ نے مسکراتے ہوئے ان سے پوچھا۔۔۔

رتخانہ کی طرف جارہی ہوں مہر کے ساتھ۔۔۔"

امی ایک تو آپ کی ان سے دوستی سمجھ نہیں آتی اوپر سے انکا وہ بیٹا مدثر بدتمیز کہیں کا۔۔۔"

بس چپ رہو تمہیں تمیزدار لگتا کون ہے۔۔۔۔۔ مدیحہ بیگم نے ہاتھ اٹھا کر اسے ٹوکے ہوئے کہا "منزہ نے انکی بات پر کندھے اچکائے۔۔۔"

مدیحہ بیگم کے جاتے ہی منزہ کمرے سے نکلی سامنے ہی انس اپنی ماں سے راز و نیاز کر رہا تھا۔۔۔۔۔ چلو۔۔۔۔۔ منزہ اسے کہتی سارا سامان ٹیبل پر رکھ چکی تھی انیقہ بیگم انس کا کندھا تھپتھپاتی کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔۔۔۔۔

اہم! منزہ یہ جو آج آنٹی آئی تھیں تم انکے بیٹے کو جانتی ہو؟ انس نے عجیب انداز میں اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

ہم بچپن کے دوست ہیں وہ میرا بیسٹ فرینڈ ہے حیرت ہے اتنے دن سے یہاں ہو تمہیں معلوم نہیں ہوا۔۔۔۔۔ منزہ نے اسکی بات پر ناگواری سے جواب دیا جب کہ انس جو ربن پکڑے ہوئے تھا اسے توڑ چکا تھا۔۔۔۔۔

مجھے کیسے معلوم ہوتا ہر کسی سے بات کرنا مجھے پسند نہیں ہے ویلے تم خوش ہو؟"

انس کے سوال پر منزہ جو غبارہ پھولانے لگی تھی رکھ کر گرمی سانس لیتی اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

میرا دوست خوش ہے تو میں بھی خوش ہوں مجھے اس کی خوشی بہت عزیز ہے۔۔۔ منزہ کی بات " پر انس زبردستی مسکرایا۔۔۔

اور اگر وہ خوش نہ ہو تو۔۔۔ عجیب چمکتے ہوئے لہجے میں انس نے اسے دیکھا۔۔۔

دیکھو ڈبل بیڑی اگر وہ خوش نہیں ہوتا تو وہ کبھی بلبٹوڑی سے منگنی پر راضی نہیں ہوتا خیر چھوڑو " اور کام پر لگو ہم۔۔۔۔۔ منزہ نے اس بار سلگ کر اسے جواب دے کر سر جھٹکا انس صبر کے گھونٹ بھر کے رہ گیا۔۔۔



مدیحہ بیگم مہر کے ساتھ جیسے ہی لاؤنج میں داخل ہوئیں خوبصورتی سے سجے لاؤنج کو دیکھ کر مہر " اچھل پڑی۔۔۔

ہپی برتھڈے ٹویو "

ہپی برتھڈے ٹویو

ہپی برتھڈے ڈیئر مہر، ہپی برتھڈے ٹویو۔۔۔۔۔

منزہ زور و شور سے بولتی مہر سے گلے لگی۔۔۔ سب لاؤنج میں ہی جماتھے مہر پر جوش انداز میں سب سے ملنے لگی جب رباب کرن کے ساتھ ہنزلہ اور احکم بھی آتے دیکھے۔۔۔ منزہ نے گہری سانس لیتے مدیحہ بیگم کو اشارہ کیا۔۔۔

السلام علیکم!! آنٹی۔۔۔

وعلیکم السلام! آجاؤ بچوں۔۔۔ مدیحہ بیگم سلام کا جواب دیتیں سب کو اندر آنے کا کہتیں انیقہ " بیگم کو بتانے لگیں انس نے ناگوری سے احکم کو دیکھا جو منزہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ احکم نے انس کو دیکھا اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا اس سے ملنے کا۔۔۔ کچھ دیر میں کیک کاٹا گیا۔۔۔

منزہ آپی تھینک یو مجھے بہت خوشی ہوئی سب کو دیکھ کر۔۔۔

اسے کہنے سے اچھا ہے تم مجھے کرو لڑکی میں نے ہی آنٹی سے بات کی تھی ورنہ تمہاری آپی تو کل " سے غائب ہیں اس سے قبل منزہ جواب دیتی ہنزلہ نے آکر اسے کہا۔۔۔

ہماری زندگی پر بہت بڑا احسان کر دیا ہم تو تمہارے اس احسان تلے دب گئے۔۔۔ منزہ ایکٹنگ " کرتی ہنزلہ کو بول کر کرن کے نزدیک گئی۔۔۔

گفت لائی ہو کیا۔۔"

ہاں تمہاری طرح نہیں ہوں میں۔۔۔ کرن نے گھورتے ہوئے اس سے پیچھے ہوئی۔۔"

زیادہ ہی زبان نہیں چلنے لگی ہے خیر مہمان ہو ورنہ تمہارے ان بالوں کو کاٹنے کا ارادہ تھا"

میرا۔۔۔

احکم بھائی۔۔۔ کرن نے اسکی بات پر جلدی سے احکم کو آواز دی جو انہی کی طرف آ رہا تھا کرن

کے احکم بھائی کہنے پر منزہ نے پلٹ کر اُس دشمنِ جاں کو دیکھا۔۔

میں تمہیں کال کرنے والا تھا۔۔۔ احکم نے نزدیک آتے ہی اسے کہا۔۔"

ہاہ!!! لیکن ضرور تم بھول گئے ہو گے تم ہمیشہ ایسا کرتے ہو احکم۔۔۔ منزہ نے گہری سانس

لیتے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

آئندہ کبھی نہیں ہوگا۔۔۔ احکم نے ایک قدم آگے بڑھ کر اسے کہا۔۔۔"

آئندہ کا کسے پتہ تمہاری وہ نور اگر اسے میرا ساتھ پسند نہ آیا۔۔۔"

ہا!! منزہ تیمور ایسی باتیں کر رہی ہے مجھے تو یقین نہیں آ رہا۔۔۔ احکم نے شرارت سے اسے

جواب دیا منزہ نے اسکے کندھے پر چپٹ لگائی۔۔۔

کرنا بھی مت منزہ تیمور جیسی ہے ویسی ہی رہے گی اپنی اس ہونے والی کو بھی سمجھا دینا۔۔۔۔"

منزہ نے ہنستے ہوئے اسے دھمکی دی دونوں ساتھ کھڑے ہنس رہے تھے جب کے انس دور کھڑا
غصے سے دیکھ رہا تھا یہ نہیں تھا منزہ سے اسے محبت ہو گئی تھی وہ صرف
اسے پانا چاہتا تھا۔

کھانا کھا کر جانا بچوں۔۔۔۔۔"

نہیں آنٹی شکریہ مجھے کچھ کام ہے ہنزہ وغیرہ ہیں یہیں۔۔۔۔۔ احکم نے انکی بات پر جلدی سے
کہا اسے دوستوں سے بھی ملنے جانا تھا جب کے منزہ اسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔

چلو ٹھیک ہے پھر آنا۔۔۔۔۔ مدیحہ بیگم نے مسکراتے ہوئے اسے کہا جب کے انس اسکے جانے کا
سن کر شکر کا سانس لیتا منزہ کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

چلتا ہوں ارسلان شہیار وغیرہ انتظار کر رہے ہوں گے۔۔۔۔۔"

ٹھیک ہے لیکن روک جاتے۔۔۔۔۔"

پھر آؤں گا۔۔۔۔۔ منزہ کی بات پر احکم نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا جو سر ہلا کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔"

یہ وہی تمھانہ تمھارا فرینڈ۔۔۔ احکم کے جاتے ہی انس منزہ کے مقابل آیا۔۔۔

بیسٹ فرینڈ ڈبل بیٹری۔۔۔ ویسے تم لے نہیں اُس سے۔۔۔ منزہ نے مسکرا کر اسے جواب دیا جو "خود کو ڈبل بیٹری کہلوانے پر اندر تک جل گیا تھا۔۔۔"

منزہ اسکے تاثرات دیکھتی سر جھٹک کر آگے بڑھ گئی تھی جب کے انس تیزی سے اپنی ماں کے پیچھے گیا تھا۔۔۔

انیقہ بیگم جو کمرے میں داخل ہوئیں تھیں کھٹکے پر چونکی۔۔۔

کیا بات ہے انس۔۔۔

امی وہ۔۔۔۔۔ امی میں منزہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ بم تمھارے سر پر پھٹا تھا۔۔۔



ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ تم سدھر جاؤ سمجھے چلو نکلو اب میرے گھر سے بہت ٹھوس لیا۔۔۔۔۔ منزہ نے زوردار "قہقہہ لگاتے ہنزلہ کے کندھے پر چپٹ لگائی۔۔۔"

سہی ہے جا رہا ہوں لیکن یاد رکھیے گا احکم بھائی کی سنگنی میں آپ سے بدلہ لے لوں گا۔۔۔۔۔

ہم اتنے برے دن نہیں آئے ہیں منزہ تیمور کہ بدلہ لینے کے لئے تمہارا سہی سلامت ہونا شرط" ہے۔۔۔ منزہ نے اسکی بات پر گہری سانس لیتے گردن اکڑا کر کہا منزہ کی بات پر کرن نے منہ بنایا۔۔

احکم بھائی کی شادی ہونے دو پھر دیکھتے ہیں کتنی چلتی ہے اس کی ہر کسی سے پنگا لیتی ہے" جانتی ہے احکام بھائی اسکی سائیڈ لے لیتے ہیں۔۔۔ کرن نے جل کر ردا کو کہتے باہر کا رخ کیا۔۔۔ سب کے جاتے ہی منزہ اپنے کمرے میں جا کر لاک لگا کر چت لیٹ گئی۔۔۔۔ آنکھوں کو موندتے ہی ضبط کیے آنسوں گرتے چلے گئے۔۔۔ احکم۔۔۔۔۔ ہا۔۔۔۔۔"



وہ پڑھی لکھی نہیں ہے انس۔۔۔۔۔"

جانتا ہوں لیکن آج آپ نے ہی تو کہا تھا وہ آپ کو پیاری لگی۔۔۔۔۔ انس نے چشمہ اترتے ہوئے" اپنی ماں کو دیکھا۔۔۔

مجھے تو مہر بھی پیاری لگی ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ رشتہ کر دیا جائے۔۔۔۔۔"

لیکن میں کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔ انس نے بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔ انیقہ بیگم نے ناگوری سے اپنے
بیٹے کو دیکھا۔۔۔

دماغ خراب ہو گیا ہے میں ایسی لڑکی سے تمہاری شادی نہیں کروا سکتی میں تمہارے مزاج کو
بھی بہت اچھے سے جانتی ہوں کس طرح تم اپنے غصے پر قابو پاتے ہو ہم جانے نہیں منزہ وہ لڑکی
نہیں ہے جو دب جائے گی۔۔۔ انیقہ۔ بیگم کی بات پر انس نے ہاتھ مار کر ٹیبل پر رکھے گلاس کو
پھینکا۔۔۔۔

!! انس۔۔۔۔

مجھے وہ چاہیے امی میں اسے خود سدھار لوں گا آپ کل ہی آنٹی سے بات کریں۔۔۔ انیقہ بیگم منہ پر
ہاتھ رکھے انس کو دیکھ رہی تو تمہیں جو غصے سے بولتا دوبارہ بیٹھ گیا تھا انیقہ بیگم کتنے ہی لمحے اس کے
کانپتے ہاتھوں کو دیکھتی رہیں۔۔۔۔



اگلے دن منزہ سو کر اٹھنے کے بعد جلدی جلدی تیار ہو کر مہر کو بتا کر باہر جانے لگی جب سچن کی
طرف جاتیں مدیحہ بیگم نے اسے روکا۔۔۔

منزہ کہاں جا رہی ہو ناشتہ کون کرے گا۔۔۔

امی مجھے بھوک نہیں ہے میں آتی ہوں آدھے گھنٹے تک۔۔۔ منزہ نے بیچاگی سے انہیں کہا اس سے قبل وہ جواب دیتیں انس اس کی طرف آیا۔۔

کہاں جا رہی ہو میں بھی چلوں۔۔۔ انس نے مسکراتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔

میں ردا کی طرف جا رہی ہوں۔۔ امی آجاؤں گی۔۔۔ منزہ اسے جواب دیتی مدیحہ بیگم کو کہتی پلٹ گئی۔۔

انس بیٹا تم بیٹھو ٹیبل پر۔۔۔

جی ضرور ویلے آنٹی یہ ہمیشہ ایسے ہی اٹھ کر چلی جاتی ہے برا مت مانیے گا لیکن لڑکی کو اتنی چھوٹ نہیں دینی چاہیے کون کیسا ہو کسے معلوم۔۔۔ مدیحہ بیگم کو کہتا وہ ڈائننگ ٹیبل کی طرف بڑھ گیا جب کے مدیحہ بیگم نے گھبرا کا سینے پے ہاتھ رکھا۔۔۔

منزہ جتنی بھی مضبوط سی لیکن حقیقت یہی تھی کہ وہ لڑکی تھی کانچ کی مانند۔۔



گھر سے نکلتے ہی منزہ پارک کی طرف جانے لگی جب راستے میں اسے شہریار وغیرہ دیکھے۔۔ حکم ان کے ساتھ نہیں تھا یہ دیکھتے ہی منزہ تیز تیز چلتی آگے بڑھ گئی۔۔۔

آج منزہ سے تمہاری شامت آتے آتے رہ گئی۔۔۔ ارسلان نے ہنستے ہوئے شہریار سے کہا جس " نے سنتے ہی اردگرد نظر دوڑائی تھی۔۔۔

ہا ہا ہا! میں نے ابھی جاتے دیکھا ہے ویسے اتنی خاموشی ہضم نہیں ہو رہی۔۔۔

تمہارا کیا خیال ہے وہ آکر خاطر توازا کرتیں پھر چین ملتا۔۔۔ شہریار بے چڑ کر ارسلان کو جواب دیا " جو ایک بار پر ہنس رہا تھا۔۔۔

مجھے لگتا ہے احکم بھائی کی منگنی کی وجہ سے اپ سیٹ ہوں۔۔۔۔ احمد نے دونوں کو دیکھتے " ہوئے سوچتے ہوئے کہا ارسلان اور شہریار دونوں چونکے۔۔۔

کیوں بے تجھے کیوں لگ رہا ہے ہماری منزہ بہن اپ سیٹ ہونے والی نہیں ہیں رہی احکم " بھائی کی بات تو سب سے زیادہ وہی انکے لئے خوش ہوگی دیکھتا نہیں تھا کیسے احکم بھائی کے رزلٹ ہر کھیل کے ہر میدان میں کامیاب ہونے پر ایسے خوش ہوتی ہے جیسے احکم بھائی نہیں اسے کامیابی ملی ہے اب چھوڑو ان باتوں کو میں جا رہا ہوں رات کو ملتے ہیں۔۔۔ ارسلان کہتے ہوئے جانے لگا ارسلان ردا کا بھائی تھا احکم سے ایک سال چھوٹا۔۔۔

ارسلان کی بات پر دونوں نے سر ہلائے۔۔۔



!! اہم "

السلام علیکم !! آنٹی کیسی ہیں آپ؟ مزہ جو خاموشی سے بیچ پر بیٹھی اپنی ہی سوچوں میں گم " تھی چونک کر خوش گوار لہجے میں انہیں دیکھا جو مسکرا کر جواب دیتیں اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئیں تھیں۔۔۔

بہت دنوں بعد آئی ہو بیٹی۔۔۔"

گھر پر مہمان ٹہرے ہوئے ہیں امی نے خاص تاکید کی تھی مزہ گھر سے مت نکلنا۔۔۔ مزہ نے " کندھے اچکا کر مسکرا کر بتایا وہ اکثر پارک آتی تھی آدھے گھنٹے کے لئے۔۔۔ اچھا طے گئے ہیں۔۔۔۔۔"

ہا ہا ہا !! نہیں کل پرسوں تک جائیں شاید۔۔۔ مزہ انکی بات پر ہنس کر کندھے اچکا کر بولی۔۔۔۔۔" پھر آج یہ پیاری لڑکی یہاں کیسے۔۔۔۔۔"

بہت گھٹن ہو رہی تھی اسلئے کچھ دیر کے لئے آگئی۔۔۔ مزہ نے انکی بات سن کر مسکراتے " ہوئے جواب دیا جو اسے بغور دیکھ رہی تھیں۔۔۔

کیا بات ہے مزہ آج یہ کھلکھلاتی لڑکی اتنی چپ چاپ کیوں ہے؟ بسمہ بیگم نے نرمی سے اسکی " تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھتے چہرہ اپنی طرف کیا۔۔۔

کچھ بھی تو نہیں۔۔۔"

نہیں بتانا چاہتی تو زبردستی نہیں کرونگی لیکن یہ ضرور کہوں گی اگر کوئی ایسی بات جو تمہیں پریشان " کر رہی ہے اسے کہ دو ورنہ یہ بوجھ دل پر قابض ہو جائے گا۔۔۔ بسمہ بیگم نے سنجیدگی سے اسے جواب دیا منزہ نظریں جھکائے سنتی گہری سانس لیے کرا نہیں دیکھنے لگی۔۔۔

آپ کو لگتا ہے مجھ جیسی لڑکی محبت کر سکتی ہے؟ کیا آپ یقین کریں گی؟ منزہ نے ٹھہر ٹھہر کر "پوچھا تو اُسکے سوال پر مُسکرائیں تھیں۔۔۔"

ہاہ!!- ہاں میں یقین کرتی ہوں تم بظاہر جیسی بھی ہو لیکن تمہارا دل بہت گداز ہے۔۔۔۔"

عورت تو ہے ہی خود محبت تم جیسی۔۔۔۔ مجھ جیسی۔۔۔۔ چاہے وہ طوائف ہی کیوں نہ ہو کہیں یہ

دل فتح کرتا ہے تو کہیں رسوا۔۔۔۔ لیکن منزہ محبت زبردستی کی قائل نہیں ہے جہاں زبردستی

آجائے وہاں کبھی محبت نہیں ٹھہرتی۔۔۔۔ اچھا چلو میں چلتی ہوں انشاء اللہ پھر ملاقات ہوگی اپنا

خیال رکھنا مسکراتی رہا کرو یہ بہت قیمتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بسمہ بیگم بات مکمل کرتیں منزہ کا گال

تھپتھپاتیں اٹھ کر چلی گئیں جب کے منزہ مسکرا کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔



احکم کل چلنا ہے منگنی کی شاپنگ کے لیے۔۔۔ رضیہ بیگم اسے کہتیں چلی گئیں۔۔۔ احکم نے " سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھ پھر گرمی سانس لے کر بک بند کرتا موبائل اٹھا کر منزہ کو کال ملانے لگا۔۔۔

ہیلو۔۔۔

ہیلو احکم کیا ہوا؟

پتہ نہیں۔ احکم اٹھ کر بیڈ پر چت لیٹا۔۔۔

سو جاؤ۔۔۔ پڑھ پڑھ کر دماغ چل گیا ہے ہا ہا ہا۔۔۔ منزہ ہنستے ہوئے بیڈ پر لیٹی۔۔۔

کچھ تم بھی پڑھ لیا کرو ہماری ناک ہی کٹواتی رہتی ہو۔۔۔

ناک ہے کیا۔۔۔

اچھا بتاؤں تمہیں۔۔۔ منزہ کے شرارت سے کہنے پر احکم بے مسکرا کر اسے جواب دیا۔۔۔

مجھے چھوڑو اپنی اس نور بلبتوڑی کو بتانا۔۔۔

ہا ہا ہا ہا!! چلو ٹھیک ہے اب یہی رہ گیا تھا۔۔۔ منزہ کے جل کر بولنے پر احکم ہنستے ہوئے کہتے " سر جھٹک کر رہ گیا۔۔۔



منزہ اب تم مجھے خراٹ عورتوں کی طرح طعنے دوگی۔۔"

ہا ہا ہا!!۔ ہاں بالکل میں تمہیں طعنے دیئے کا حق جو رکھتی ہوں۔۔۔ اچھا ایک بات پوچھوں؟"

ہمم۔۔ احکم کے کہنے پر منزہ نے سر جھٹکا"

کچھ نہیں چھوڑو۔"

پوچھ لو یار میں نہیں کھاؤں گا تمہیں۔۔۔۔ احکم نے مسکراہٹ دبا کر شریر لہجے میں کہا۔۔۔"

منزہ اسکی بات پر مسکرا کر رہ گئی۔۔۔۔

یہ خاموشی جو گفتگو کے بیچ ٹھہری ہے"

!! بس یہی ایک بات ساری گفتگو سے گہری ہے



شام کا وقت تھا موسم صبح سے ہی آبرے آلود تھا ایسے میں منزہ چھت پر دیوار سے ٹیک لگا کر

بیٹھی اپنی کتابیں سامنے رکھے ہوئے تھی جب قدموں کی آواز پر سر اٹھا کر آنے والے کو دیکھا۔۔

پڑھائی ہو رہی ہے لیکن یہاں کیوں بیٹھی ہو۔۔۔"

آہ! میں ناکام ہی سہی لیکن اتنا جانتی ہوں تعلیم حاصل کرنے کے لئے جگاہوں کی نہیں محنت اور لگن کی ضرورت ہوتی ہے خیر میں تمہیں کیوں بتا رہی ہوں تم تو قابل انسان ہو ادب و احترام جانے ہو۔۔۔ منزہ نے لحاظ رکھے بغیر ساری بھڑاس انس پر نکال دی جو اپنا غصہ ضبط کرتا دھیرے سے مسکراتا اسکے سامنے بیٹھا تھا۔۔۔

تمہاری اس گفتگو سے مجھے شک ہو رہا ہے۔۔۔۔۔"

اچھا کس چیز کا؟ منزہ نے طنزیہ مسکراہٹ سے اسے دیکھا وہ جانتی تھی اسکی یہ باتیں سب کو ہضم کرنا مشکل ہو جاتی تھیں۔۔۔۔۔

یہی کے ایک ناکام لڑکی کے پیچھے ایک کامیاب لڑکی چھپی ہے۔۔۔۔۔"

باہا باہا!! اچھا شک ہے۔۔۔ چلو میں چلتی ہوں۔۔۔۔۔ ویسے تم لوگ کب جا رہے ہو؟ منزہ اسکی بات ہنسی میں اڑاتی جاتے جاتے روک کر پوچھنے لگی۔۔۔

ابھی نہیں مجھے کچھ چاہیے وہ لے لوں پھر۔۔۔۔۔ انس گہری نظروں سے اُسے دیکھ کر بولا منزہ "اسکی بات پر غور کیے بغیر کندھے اُچکا کر نیچے چلی گئی۔۔۔

تمہاری اکڑ تو میں نکالوں گا منزہ بی بی بہت زبان ہے تمہاری --- کانپتے ہاتھوں کی مٹھیاں "

کھولے وہ خود کلامی کرتا چشمہ اُتار کر فرش کو گھورنے لگا۔



منزہ آپ کیسی لگ رہی ہوں جلدی بتائیں --- مہر کمرے میں داخل ہوتی چک کر بولی منزہ جو "

خاموش کھڑکی کھولے سوچوں میں گم تھی چونک کر اسکی طرف متوجہ ہوئی ---

بہت اچھی لگ رہی ہو --- "

شکریہ --- اور آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئیں ایسا نہ ہو منگنی کی رسم بھی ہو جائے اور کھانا بھی "

کھل جائے --- مہر بولتی ہوئی اسکے نزدیک بڑھی ---

ہا۔ ہاں میں تیار ہونے ہی جا رہی تھی --- منزہ سمجھتی مضبوطی سے بولتی بیڈ پر رکھے پینٹ "

کے ساتھ کرتی کی جانب اشارہ کیا ---

منزہ آپ کی بھائی کی منگنی ہے آج تو ایسے کپڑے مت پہنیں --- میں آپ کو شلوار قمیض "

دیتی ہوں وہی جو امی نے ردا باجی کی بڑی بہن کی منگی پر سلوایا تھا بہت اچھی لگیں گی ---

واقعی اچھی لگوں گی مہر؟ مہر کی روانی میں چلتی زبان منزہ کے سوال پر کی --- "

ایسے کیوں پوچھ رہی ہیں آپ؟ اور لوگوں کی پرواہ کب سے ہونے لگی آپ کو کسی کو اچھی لگیں یا "
 بری مجھے امی اور ابو کو آپ بہت اچھی لگیں گی امی تو لگتا ہے مٹھائیاں ہی نہ بٹوانے لگ جائیں
 بابا یا!!!--

ہمم لیکن میں ٹھیک ہوں اسی میں۔۔۔ منزہ اسکی بات پر سر ہلا کر باتھروم کی طرف جانے لگی "
 جب مہر نے اسکے ہاتھ سے کمرے کھینچے۔۔۔

ضرورت ہے میرے لئے پلیز۔۔۔"

باہ!! اچھا ٹھیک ہے لیکن صرف کپڑے اور کوئی الٹی فرمائش مت کرنا تم جانتی ہو مجھے کوفت "
 ہوتی ہے۔۔۔ منزہ نے گرمی سانس لے کر انگلی اٹھا کر کہا مہر خوشی سے اسکے گلے لگتی وارڈروب کی
 جانب بڑھ گئی جب کہ منزہ مسکراتی ہوئی باتھروم کی طرف۔۔۔



ماشاء اللہ بہت اچھے لگ رہے ہو۔۔۔۔۔ مہمان آنا شروع ہو چکے ہیں بیٹا تم بھی آجاؤ نورین اور "
 مصطفیٰ بھائی بھی پہنچنے والے ہیں۔۔۔ رضیہ بیگم کمرے میں آتیں مسکرا کر واری صدقے
 ہوتیں کہ کمرے سے نکل گئیں حکم انکے جاتے ہی صوفے پر بیٹھ کر سرپشت پے گرا کر
 آنکھیں موند گیا جب موبائل پر کال آنے پر چونکا۔۔۔ حکم نے سیدھے ہوتے ہوئے موبائل نکالا
 جہاں "منزہ کالنگ "جگمگا رہا تھا۔۔۔"

فرصت مل گئی۔۔۔ حکم نے کال ریسیو کرتے ہی اسے کہا جو تیار اپنے کمرے میں آئے کے "
 سامنے کھڑی بالوں میں برش کر رہی تھی۔۔۔۔

یہ تو مجھے تم سے پوچھنا چاہیے تھا۔۔۔ سب خیریت ہے حکم ابراہیم آج کل میری یاد زیادہ نہیں "
 ستا رہی۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔ منزہ اسے کہتی ہنسنے لگی ایک دم مہر کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

مجھے موقع نہیں مل رہا آنے کا تبھی اسے چھوڑو کب تک آرہے ہو اور تیمور انکل آرہے ہیں نہ؟ "
 بالکل سب آرہے ہیں مفت کا کھانا کون چھوڑ سکتا ہے ہا ہا ہا۔۔۔۔ منزہ بات مکمل کرتی دوبارہ "
 ہنسنے لگی حکم کی مسکراہٹ غائب ہوئی۔۔۔۔

بات بات پر کیوں اس طرف ہنس رہی ہو لڑکی۔۔۔۔ چلو پہنچو میں رکھتا ہوں۔۔۔ حکم نے اسے "
 ٹوکے حکم دے کر کال ڈسکنیکٹ کی۔۔۔ دوسری طرف منزہ نے ہونٹ بھنجتے موبائل ہٹایا۔۔۔

منزہ آپنی چلیں ہم جارہے ہیں۔۔۔۔ ویسے بہت اچھی لگ رہی ہیں امی اور ابو! حکم بھٹائی سب "
 سکتے میں ہی نہ آجائیں۔۔۔ مہر نے محبت سے اپنی بہن کو دیکھ کر کہا منزہ اسکی بات سن کر پھیکا سا
 مسکرانے لگی

کسے کہتی دل کا درد ناسور بننے والا ہے۔۔۔

مہر تم لوگ چلو میں آتی ہوں۔"

لیکن۔۔۔"

اف! کہہ رہی ہوں نہ ساتھ ہی تو ہے گھر پھر سب کو ساتھ ہی سرپرائز دوں گی ہم۔۔۔۔۔ منہ"

اسے کہتی باتھروم چلی گئی جب کے مہر گہری سانس لے کر باہر نکل گئی۔۔



احکم بھائی دل میں لڈو گلاب جامن برنی چمچم قلاقندرس گلے کھو۔۔۔"

ابے چپ بے پاگل آدمی۔۔۔۔۔ ارسلان نے ایکدم اسکے سر پے چپٹ لگائی جو بات بھولے

مٹھائیوں کے نام لے رہا تھا۔۔۔

گھور مت بھوکے کھانا بھی لے گا لیکن تو بیکری پے نہیں کھڑا۔۔۔۔۔ شہریار کے خاموشی سے

گھور نے پرتپ کر بولا جب کے احکم چپ کھڑا کبھی انہیں دیکھتا تو کبھی بیرونی گیٹ کو۔۔۔۔۔

کیا بات ہے احکم بھائی اتنے خاموش کیوں ہیں۔ احمد دونوں کی نوک جھونک سے محظوظ ہوتا

اچانک احکم سے بولا کونکہ نور اور اسکے گھروالے آپکے تھے۔۔۔

اس سے قبل وہ جواب دیتا تیمور صاحب کو اپنے گھر والوں کے ساتھ آتے دیکھ کر انکی طرف بڑھا۔۔۔

السلام علیکم!! انکل۔۔۔

وعلیکم السلام!! مبارک ہو بیٹا۔۔۔۔۔ تیمور صاحب بلگیر ہوتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولے۔۔۔

احکم سب سے ملتا متلاشی نظروں سے منزہ کو ڈھونڈ رہا تھا جب اچانک ٹھٹھک گیا۔۔۔ انس کے ماں باپ بھی یہیں تھے لیکن وہ یہاں نہیں تھا۔۔۔

مہر روکو۔۔۔۔۔

جی احکم بھائی۔۔۔۔۔

منزہ کہاں ہے؟ احکم نے سنجیدگی سے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

گھر پر ہیں آتی ہوں گی۔۔۔ مہر مسکرا کر جانے لگی جب احکم نے سپاٹ انداز میں انس کا پوچھا۔۔۔۔۔

وہ باہر کسی کی کال آرہی تھی اسلئے روک گئے۔۔۔ مہر نے کندھے اُچکاتے ہوئے اُسے جواب دیا اس سے قبل وہ باہر جاتا رضیہ بیگم کی آواز پر انکی طرف بڑھ گیا۔



تم یہاں کیا کر رہے ہو گئے نہیں۔۔۔۔۔ منزہ نے حیرانگی سے کمرے کا دروازہ کھولنے سامنے " کھڑے انس کو دیکھ کر ناگواری سے کہا جو اسے شلوار قمیض میں سر تا پیر دیکھ رہا تھا۔۔۔

میں تو بس تمہاری وجہ سے روکا تھا مجھے کچھ بات کرنی ہے تم سے اندر آسکتا ہوں۔۔ انس نے " دوستانہ لہجے میں اس سے پوچھا جو مشکوک نظروں سے اسے دیکھتی اندر آنے کے لئے جگہ دے چکی تھی۔۔

جلدی کو ڈبل بیڑی کیا بات کرنی ہے۔۔ منزہ بولتی ہوئی دوبارہ آئیے کی جانب جانے لگی جب " ایکدم وہ ہوا جسکا منزہ نے کبھی تصور ہی نہیں کیا تھا انس دوبارہ اسکے ڈبل بیڑی کہنے پر غصہ ضبط کرنے کے بجائے تیزی سے کمرے کو لاگ کرتے منزہ کا بازو اپنی گرفت میں لے کر ایک جھٹکے سے اپنی جانب کھینچ چکا تھا منزہ اسکی حرکت پر زور سے اسکے سینے آگئی۔۔۔

پاگل ہو گئے ہو ہوش میں ہو کسے ہاتھ لگا رہے ہو چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔ ایکدم ہی منزہ غصے میں انس " کے سینے پر مارتی غصے سے بولی۔۔۔

میں تو ڈر گیا۔۔۔۔۔ ویلے کمال لگ رہی ہو "

چھوڑو مجھے ڈبل بیڑی۔۔۔۔۔ آآ۔۔۔ دماغ چل گیا ہے تمہارا۔۔۔۔۔ چھوڑو میرے بال۔۔۔۔۔



احکم کیا سوچ رہے ہو پہناؤ۔۔۔۔۔ رضیہ بیگم نے جھک کر آہستہ سے اسے کہا جو بے چین " تھا۔۔۔ رضیہ بیگم کی بات پر چونک کر نور کو انگوٹھی پہنانے لگا۔۔۔۔

تالیوں کی گونج کے ساتھ ہی نور نے شرماتے ہوئے اسے دیکھا جو اسکی طرف متوجہ ہی نہیں تھا۔۔۔

مہر دیکھو منزہ نہیں آئی ابھی تک۔۔۔۔۔ مدیحہ بیگم نے فکر مندی سے اسے کہا۔۔۔۔۔ " فکر مت کریں ہم منزہ آپ کی کولاتے ہیں ابھی۔۔۔۔۔ مہر کے جواب دیئے سے قبل ہی ہنزلہ نے " مسکراتے ہوئے جواب دیئے کے بعد بیرونی گیٹ کی جانب قدم بڑھائے۔۔۔۔۔ کیا بات ہے مدیحہ باجی اتنی فکر مند کیوں ہو رہی ہیں "

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے منزہ ابھی تک آئی نہیں گھر سے یہی فکر ستا رہی ہے دیکھیں " منگنی کی رسم بھی ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ مدیحہ بیگم نے سر جھٹک کر انیقہ بیگم کو جواب دیا۔۔۔۔۔

احکم جواب منزہ کی وجہ سے غصے میں آچکا تھا منزہ کی کال پر اٹھ کر گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کال ریسپونڈ کی لیکن دوسری طرف منزہ کی دل دہلا دیئے والی آوازوں کے سا ہی کل کٹ چکی تھی۔۔۔۔۔

!!!! منزہ ----"

احکم کی آواز اتنی بلند ضرور تھی کہ سب نے گھبرا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

احکم کیا ہوا۔۔۔۔۔ ابراہیم صاحب تیزی سے اسکی طرف بڑھے لیکن احکم کچھ بھی سنے بغیر باہر کی جانب بھاگا تھا ارسلان وغیرہ جلدی سے اسکے پیچھے بھاگے۔۔۔

اب اس لڑکی نے کیا کر دیا۔۔۔۔۔ مدیحہ بیگم سینے پر ہاتھ رکھتیں تیزی سے سب کے پیچھے یا اللہ" جانے لگیں۔۔



احکم تیزی سے گھر میں داخل ہوتا اسکے کمرے کی طرف بھاگا جہاں سے مہر کے چیخنے بلکنے کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔

احکم نے دھاڑ سے دروازہ کھولنے جیسے ہی اندر قدم رکھا اگلا قدم اٹھانے سے قبل ہی سامنے کا منظر دیکھ کر کانپ کر رہ گیا۔۔

منزہ آپی۔۔۔۔۔ ہنزہ بھائی میری منزہ آپی مر گئیں۔۔۔۔۔ مہر تڑپ کر روتی منزہ کے وجود کو چادر" سے ڈھکتی اُسکے سر سے بہتے خون کو اپنے ڈوپٹے سے روکتی ہنزہ سے بول رہی تھی جو اسکی بات پر پلٹا تھا۔۔۔

احکم بھائی۔۔۔۔۔



احکم بھائی۔۔۔۔۔

ہنزلہ کے منہ سے احکم کا نام سنتے ہی مہر نے سر گھوما کر اسے دیکھا جس کی آنکھوں میں بیک وقت تہش اور آنسو آئے تھے۔۔۔۔۔ اس سے قبل شہریار وغیرہ اندر آتے احکم تیزی سے مضبوط قدموں سے دروازے سے باہر نکلا۔۔۔

احکم بھائی کیا ہوا۔۔۔ ارسلان نے گھبراتے ہوئے اسے دیکھا شہریار اور احمد بھی اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔

گاڑی نکالو ہسپتال جانا ہے منہ کا سر پھٹ گیا ہے شاید محترمہ ہیل پہننے کی کوشش کر رہی ہوگی۔۔۔ ہاہ!! جاؤ انکل آنٹی کو وہیں روکو۔۔۔ احکم ضبط سے ہدایت دیتا واپس اندر آیا۔۔۔

مہر کچھ نہیں ہوا وہ ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔ ہنزلہ اسے سمجھاتا سہی سے ڈھکتا نبض دیکھنے لگا جو دھیرے دھیرے چل رہی تھی۔۔۔

ہنزلہ مہر کو پانی دو۔۔۔ ہنگامہ مت کرو مہر میری بات سن رہی ہو۔۔۔ کوئی کچھ پوچھے تو کہنا سر " پھٹ گیا ہے سنا تم دونوں نے۔۔۔۔ حکم لہجے میں سختی لائے دونوں کو حکم دیئے کے ساتھ منزہ کے سر پے ڈوپٹہ باندھ کر اٹھا کر تیزی سے باہر نکل گیا۔۔۔

ہنزلہ نے اسے دیکھا جو حکم کے حکم پے آنسوؤں پوچھتی اٹھ کر باہر کی جانب جانے لگی۔۔۔ " مہر۔۔۔۔ "

ہنزلہ بھائی جب میری آپی اپنے دوست کی بات کو اہمیت دیتی ہیں تو میں کیوں نہیں۔۔۔ ہنزلہ " کے پکارنے پر مہر نے روک کر پلٹ کے اسے روندھی ہوئی آواز میں جواب دیا۔۔۔ ہنزلہ سر ہلا کر رہ گیا۔۔۔۔

احکم کیا ہوا میری بچی کو۔۔۔۔ حکم جیسے ہی باہر آیا مدد کے بیگم نے سینے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا جو " جواب دئے بغیر گاڑی کے کھولے دروازے میں منزہ کو اندر بیٹھا رہا تھا۔۔۔ انس کے والدین بھی وہیں کھڑے تھے

احمد۔۔۔۔ حکم بے ایکدم اسے اشارہ کیا۔۔۔۔ "

جی حکم بھائی۔۔۔۔ "

دلور کو بلواؤ مجھے یہ لوگ کہیں جاتے نظر نہ آئیں بیٹے کا معلوم کرواؤ کہاں ہے وہ "
... خبیث۔۔۔۔ حکم انس کے والدین کی جانب اشارہ کرتا ہدایت دیتا گاڑی میں بیٹھ گیا

انکل آپ یہیں رکیں۔۔۔۔ شہریار نے تیمور صاحب کے ساتھ آگے بڑھنے حمدان صاحب کو روکا۔ "

احکم بھائی نے کہا ہے۔۔۔۔ شہریار نے انکے سوالیہ انداز میں دیکھنے پر کہا۔۔۔۔ حمدان صاحب "
اسے دیکھتے رہنے کے بعد سر ہلا کر رہ گئے۔۔۔۔



یہ کون سا طریقہ ہے رضیہ باجی احکم اس طرح اٹھ کر چلا گیا۔۔۔۔ نورین بیگم نے ناگواری سے اپنی "
بہن کو دیکھا نور خاموش بیٹھی ہاتھ میں پہنی انگوٹھی کو گھوما رہی تھی۔۔۔۔

سنا ہے اس لڑکی کا سر پھٹ گیا ہے ہسپتال لے کر گئے ہیں۔۔۔۔ وہیں کھڑی کسی عورت نے "
آنکھیں گھوما کر کہا۔۔۔۔

ہونہ مر ہی کیوں نہیں جاتی یہ۔۔۔۔۔ نور نے سلگتے ہوئے سوچا۔۔۔۔

ماں باپ نہیں تھے اس کے۔۔۔۔

بس بہت ہو گیا رسم تو ہو چکی ہے سب چلیں کھانا کھالیں۔۔۔ ابراہیم صاحب نے ایک دم ٹوکے "ہوئے کہا۔۔۔ رضیہ بیگم تیوری چڑھائے اپنی بہن اور نور کو لے کر اندر بڑھ گئیں۔۔۔

آپ سب بھی تشریف رکھیں ہمسائے اگر ایک دوسرے کے مشکل وقت میں کام نہیں آسکتے " تو انہیں خوشیوں میں بھی یاد نہیں رکھنا چاہئے۔۔۔ ابراہیم صاحب سنجیدگی سے بولنے پلٹ گئے۔۔۔



گاڑی روکے ہی تیزی سے اترتے منزہ کو ایرجنسی میں لے جایا گیا۔۔۔

تیمور ہماری بچی۔۔۔۔۔ مدیحہ بیگم بیچ پر بیٹھتی ہوئیں روتے ہوئے بولیں۔۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا میرا بیٹا بہت بہادر ہے۔۔۔ تیمور صاحب پرسکون لہجے میں کہتے انکے ساتھ "بیٹھ کر تسلی دیئے گئے احکم ارسلان کو اشارہ کرتا ان سے نظر بچا کر اندر بڑھ گیا۔۔۔

تم ٹھیک ہو؟ ارسلان مہر سے کچھ فاصلے پر بیٹھتا ہوا بولا۔۔۔

منزہ آپ ٹھیک ہو جائیں گی نہ؟ مہر نے گردن موڑ کر اس سے پوچھا۔۔۔

ہاں بالکل انشاء اللہ۔۔۔ تم اور منزلہ جب وہاں گئے تھے تو منزلہ اکیلی تھی۔۔۔ ارسلان نے ایک دم "ہی آہستہ آواز میں سوال کیا۔۔۔

ارسلان بھائی وہ اکیلی تھیں وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔ اس سے قبل وہ جواب دیتی ہنزلہ پانی کی " بوتل پکڑے دونوں کے قریب آکر بولا۔۔۔

ہمم ٹھیک ہے۔۔۔ ارسلان سر ہلاتا بند دروازے کو دیکھنے لگا جب احکم دروازہ کھول کر باہر آتا " تیزی سے بنا کسی کو دیکھے جانے لگا۔۔۔ ارسلان تیزی سے اٹھ کر پیچھے گیا۔۔۔

احکم بھائی ڈاکٹر نے کیا کہا۔۔۔ احکم بھائی۔۔۔ ارسلان اسکے پیچھے جاتا پوچھ رہا تھا جو جواب دے " بغیر گاڑی تک پہنچتا ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولنے اندر بیٹھ گیا تھا۔۔۔ ارسلان بھی جلدی سے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا۔۔۔

کیا ہوا ہے آپ بتا کیوں نہیں رہے۔۔۔ ارسلان نے بیٹھتے ہی الجھ کر پوچھا جو سیکریٹ لبوں " سے لگاٹلائٹر سے جلا کر گہرا کش لیتے سیٹ سے سر ٹیکا کر کش پے کش لے رہا تھا۔۔۔ ارسلان مجھے کچھ دیر اکیلا چھوڑ دو وہ ٹھیک ہے۔۔۔ احکم نے بند آنکھوں کے ساتھ جواب دیا۔۔۔ " جھوٹ اگر ٹھیک ہے تو آپ ایسے کیوں ریکٹ کر رہے ہیں۔۔۔ "

میں ڈر گیا تھا بہت اب ٹھیک ہوں۔۔۔ احکم نے اسکی بات سن کے آنکھیں کھول کے اسے " دیکھ کر جواب دیا ارسلان اسکی سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھ کر گھبرا کر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھنے کے بعد گاڑی سے اتر گیا۔۔۔



مدیحہ چپ ہو جاؤ ابھی۔۔۔"

ڈاکٹر۔۔۔۔۔ تیمور صاحب مدیحہ بیگم کو چپ کروا رہے تھے جو روئے ہی جا رہی تھیں مہر کے ڈاکٹر " کہنے پے جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھ کر انکی طرف بڑھے۔۔۔

ڈاکٹر ہماری بیٹی ٹھیک ہے؟ تیمور صاحب نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔۔۔"

گھبرانے کی بات نہیں ہے وہ ٹھیک ہے اور ہوش میں ہیں۔۔۔ ڈاکٹر نے پیشہ وارنہ مسکراہٹ " سے کہتے انکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

تیرا شکر ہے۔۔۔ ہم مل سکتے ہیں۔۔۔ مدیحہ بیگم نے شکر کرتے بے صبری سے پوچھا۔۔۔ اللہ "

ہم روم میں شفٹ کر دیں پھر مل لیجئے گا۔۔۔ ڈاکٹر بولے ہوئے اگر بڑھ گئے۔۔۔"



احکم گاڑی روکنے ہی اپنے گھر کی طرف جانے کے بجائے منزہ کے گھر میں داخل ہوا۔۔۔

السلام علیکم! سب خیریت ہے مجھے منگنی میں بلانے کا اب خیال آیا۔۔۔ دلاور مسکراتے " ہوئے اس سے بولتا بلگیر ہوا۔۔۔

تمہیں جان کر دکھ ہوگا منگنی کہ لے نہیں کام ہے تم سے چلو ساتھ۔۔۔ حکم مسکرا کر بولتا ایک " نظر پریشانی سے بیٹھے حمدان صاحب اور انیقہ بیگم کو دیکھ کر آگے بڑھ گیا۔۔

بندا کسی کا دل ہی رکھ لیتا ہے یار ویلے منزہ ٹھیک ہے اب؟ دلاور نے روکنے ہوئے " پوچھا۔۔۔ دلاور اسکا دوست تھا جو اب یہاں نہیں رہتے تھے دونوں کے شوق اور مزاج ایک دوسرے سے زیادہ ملتے تھے۔۔

ہم بلکل ٹھیک ہے وہ اسے ہونا بھی چاہیے کیونکہ اسکے ساتھ میں ہوں۔۔۔ حکم نے مسکرا کر " جواب دیا دلاور نے جواباً اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر گرمی نظروں سے اسے دیکھا۔۔

جگر کام بول۔۔۔ دلاور نے مسکرا کر اسے کہا جس نے سپاٹ انداز میں "انس حمدان" کا نام لیا " تھا۔۔۔



حمدان انس کہاں ہے؟ انیقہ بیگم نے اچانک اسکی کمی کو محسوس کرتے ہوئے کہا۔۔۔

میں نے کال کی ہے موبائل بند جا رہا ہے۔۔۔ حمدان صاحب نے پریشانی سے انہیں جواب دیا " انیقہ بیگم انکی بات سن کر ٹھٹھک گئیں۔۔۔

حمدان انس کہاں گیا ہے۔۔۔۔۔ انیقہ بیگم نے ڈرتے ہوئے پوچھا جو ان کے تاثرات دیکھ کر نفی " میں سر ہلانے لگی۔۔

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کچھ بھی الٹا مت سوچو میرا بیٹا اتنا بھی غصے والا نہیں ہے۔۔۔۔۔

ہمارا بیٹا ایسا ہی ہے حمدان۔۔۔۔۔ انیقہ بیگم نے نیچی آواز میں چیختے ہوئے انہیں کہا حمدان " صاحب آگے بڑھ کر انہیں بازو سے پکڑ کر کمرے کی جانب بڑھ گئے۔

احکم شکر ہے بیٹا آگے مزہ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ ابراہیم صاحب جو بیرونی گیٹ کے قریب ہی دونوں " بازو موڑ کر کمر پر لٹکائے ادھر سے ادھر ٹہلتے احکم کا انتظار کر رہے تھے اسے اندر آتے دیکھ کر تیزی سے اسکے نزدیک جا کر بولے۔۔۔۔۔

باہ! ابو وہ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ سب کہاں ہیں۔۔۔۔۔ احکم نے پوچھتے ہوئے لان کو دیکھا چھوٹا سا " خوبصورتی سے سجا لان اس وقت خالی تھا۔۔۔۔۔

سب جا چکے ہیں۔۔۔۔۔ تمہارے سسرال والے بھی۔۔۔۔۔ ابراہیم صاحب اسے بتا کر افسوس سے " اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

امی غصے میں ہونگی۔۔۔۔۔ آہ!! احکم کہتے ہوئے گرمی سانس لیتا اپنی کنپیٹی دبانے لگا۔۔۔۔۔

پریشان مت ہو سیدھا کمرے میں جاؤ میں سمجھا دوں گا اسے۔۔۔ ابراہیم صاحب نے کندھے پر ہاتھ رکھ کے تھپتھپا کر کہا۔۔۔

شکریہ ابو لیکن مجھے ابھی دوبارہ ہسپتال جانا ہے منزہ کو ایک دو گھنٹے بعد ڈسچارج کر دیں گے۔۔۔" چلو ٹھیک ہے فریش ہو جاؤ۔۔۔ احکم کے بتانے پر ابراہیم صاحب اُسے کہتے اندر جانے لگے جب " کے احکم سر ہلاتا گہری سانس لیتا خالی لان کو دیکھتا سوچ میں گم ہو گیا۔۔۔



اللہ تیرا شکر ہے میری بچی ٹھیک ہے۔۔۔ مدیحہ بیگم اسکا ہاتھ چومتیں مسکرا کر بولیں منزہ چپ " لیٹی انہیں دیکھنے لگی۔۔۔

مہر بستر کے کنارے پے بیٹھی منزہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اپنی بہن کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ جب کے تیمور صاحب مدیحہ بیگم کے کندھوں پر ہاتھ رکھے مسکرا کر محبت سے اپنی بیٹی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

میں نے کہا تمہانہ مدیحہ ہماری بیٹی بہت بہادر ہے۔۔۔"

بہادر نہیں آفت ہے پوری ہماری جان نکال دی تھی کس نے کہا تھا اندھوں کی طرح چلنے " کو۔۔ سر ہی پھٹوا لیا۔۔۔ مدیحہ بیگم نے مصنوعی خفگی سے منزہ کو دیکھتے ہوئے کہا مدیحہ بیگم کی بات پر احکم کا ہاتھ ہینڈل پر ہی رہ گیا۔۔۔

احکم بھائی۔۔۔ اندر آئیں۔۔۔ مہر نے ایک دم ہی پلٹ کر احکم کو دیکھا۔۔۔

السلام علیکم!! میں گھر چلا گیا تھا امی ابو مہمانوں کی وجہ سے آنہیں سکے۔۔۔ احکم مسکرا کر بات " کرتا قریب آیا۔۔۔

منزہ اسے دیکھتی آنکھوں کو موندتی کروٹ لینے لگی۔۔۔

احتیاط سے منزہ۔۔۔ مدیحہ بیگم تیزی سے آگے بڑھیں۔۔۔ احکم نے اسکی حرکت پر ناگواری سے " ہونٹ۔ بھینچ لئے۔

میں ڈاکٹر سے بات کر کے آیا ہوں انکل آدھے گھنٹے تک گھر لے جا سکتے ہیں۔۔۔

چلو یہ تو اچھا ہے۔۔۔ احکم کی بات پر تیمور صاحب نے مسکرا کر جواب دیا منزہ ہنوز کروٹ لئے " آنکھوں کو موندے ہوئے تھی۔۔۔ احکم کی آواز پر منزہ کی آنکھ کے کنارے گیلے ہونے لگے۔۔۔

آئی آپ اور مہر گھر جائیں میں اور انکل منزہ کو لے آجائیں گے۔

لیکن میں۔۔۔۔ مہر نے تیزی سے کچھ کہنا چاہا جب تیمور صاحب نے اسے روک دیا۔۔۔

منزہ کو دیکھ کر جھک کر ہاتھ بڑھاتے احکم نے آنکھ کے کنارے کو اپنی پوروں سے چھوا۔۔۔

منزہ نے تیزی سے اسکا ہاتھ جھٹکا۔۔۔

کبھی نہیں منزہ میں کبھی تمہیں کمزور ہوتے نہیں دیکھ سکتا تم نے مجھ سے کہا تھا تم روگی۔
نہیں۔۔۔ احکم نے کہتے اسکے ہاتھ کو تھپتھپایا منزہ نے چونک کر اسکے ہاتھ کی جانب دیکھا جہاں آج
ہی نور کے نام کی انگوٹھی اسکے ہاتھ میں جگمگا رہی تھی۔۔۔

احکم نے اسکی نظروں کے تعاقب میں اپنے ہاتھ کو دیکھا پھر اسے ---

اسے سمجھنا ہوگا۔۔۔ تم تھوڑا آرام کرو پھر چلتے ہیں۔۔۔ احکم کہتے ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

تم اسے پسند کرتے ہو۔۔۔ منزہ نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔

یہ تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتی ہوں منزہ تیمور۔۔۔ احکم کے سختی سے کہنے پر منزہ خاموشی سے لیٹ کر آنکھیں موند گئی۔۔۔



دیکھو نہ میری زندگی۔۔۔۔۔ میری ہنسی میری شوخیاں شرارتیں۔۔۔ میری معصومیت سب زندگی کے بہاؤ کے ساتھ بہتا چلا گیا۔۔۔ کبھی جانا ہی نہیں کانچ سی لڑکی مجھ میں بھی بستی ہے۔۔۔۔۔

امرہ شیخ



گھر پہنچتے ہی منزہ نے اترانے سے قبل احکم کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

احکم بیٹا تمہارا بہت شکریہ تم ہمیشہ مشکل وقت میں ساتھ دیتے ہو۔۔۔ خوش رہو"

ہمیشہ۔۔۔۔۔ تیمور صاحب نے مسکراتے ہوئے بولے شفقت سے سر پے ہاتھ رکھا۔۔۔ احکم چونک کر انکی طرف متوجہ ہوا جب کے منزہ لمبی سانس لیتی اتر کر باہر کھڑی مہر کا ہاتھ تھام کر اندر بڑھنے لگی۔۔۔

انکل کل ملتے ہیں۔۔۔ احکم اسے جاتے دیکھتا نظروں کا زاویہ بدل کر تیمور صاحب سے بولا۔۔۔"

بلکل بیٹا اب گھر جاؤ اتنا خاص دن تھا تمہارے لئے لیکن۔۔۔ اس سے قبل تیمور صاحب اور"

کچھ بولے احکم نے انہیں ٹوک دیا۔۔۔

اب آپ شرمندہ کر رہے ہیں انکل۔۔۔ چلتا ہوں اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو بے جھجھک فون"

کیجئے گا۔۔۔ احکم مسکرا کر بولتا اندر جاتی منزہ کو دیکھ کر تھکے تھکے قدموں سے گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی کھلے گیٹ سے اندر لے گیا۔۔۔

احکم کے جاتے ہی تیمور صاحب بھی سر جھکا کر نڈھال سے اندر چلے۔۔۔

کیسی ہو بیٹی اب۔۔۔۔۔ انیقہ بیگم اسے دیکھتیں ہوئیں مسکرا کر آگے بڑھنے لگیں منزہ انجان بنتی"

تیزی سے اپنے سر پے ہاتھ رکھ کے کراہنے لگی۔۔۔

کیا ہوا منزہ درد ہو رہا ہے۔۔۔ مدیحہ بیگم ایکدم متفکر سی کندھوں سے تھام کر بولیں۔۔۔"

آہ! مجھے آرام کرنا چاہیے امی۔۔۔۔۔ منزہ سر کو ہلکے ہلکے دباتی اپنی ماں سے بولی۔۔۔۔۔"

ٹھیک ہے تم چلو کمرے میں میں ہلدی کا دودھ لاتی ہوں مہر بیٹی بہن کو لے کر جاؤ۔۔۔۔۔ مدیحہ "

بیگم نے نرمی سے اسے بولنے کے ساتھ مہر کو حکم دیا۔۔۔ اس سے قبل مہر آگے بھرتی منزہ نے اسے روک دیا۔۔۔۔۔

میں چلی جاؤں گی۔۔۔ اور امی ابھی کسی چیز کا دل نہیں کر رہا کل پی لونگی پکا۔۔۔۔۔ منزہ بیچاگی سے "

بولتی کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔

انیقہ انس بیٹا کہاں ہے؟ مدیحہ بیگم نے منزہ کے جاتے ہی اچانک اس کا پوچھا تیمور صاحب تیز "

نظروں سے انیقہ بیگم کو دیکھتے گرمی سانس لے کر لمبے لمبے ڈاگ بھرتے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔

مدیحہ باجی اس وقت اسے کال آئی تھی میری ساس کی طبیعت ذرا ناساز ہے تو پوتے کو یاد کر "

رہی ہیں حمدان نے کہا کہ ہم ساتھ ہی کل آجائیں گے لیکن سنا ہی نہیں۔۔۔۔۔ منزہ کا بتایا ہے افسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔ انیقہ بیگم نے مسکرا کر بتاتے شکر کیا تھا کہ وہ جو اپنے بیٹے کی وجہ سے پریشان تھیں حمدان صاحب کے انس کے فون کا بتانے پر پرسکون ہو گئیں تھیں۔۔۔۔۔



کمرے میں آتے ہی منزہ دروازہ بند کرتی دروازے سے پشت ٹکا کر بستر کو دیکھنے لگی۔۔۔ شاید اسکے آنے سے قبل ہی کمرے کو صاف ستھرا کر دیا گیا تھا۔۔۔

"پاگل ہو گئے ہو ہوش میں ہو کسے ہاتھ لگا رہے ہو چھوڑو مجھے"

الحکم۔۔۔ منزہ کی نظروں کے سامنے دوبارہ سے وہی مناظر اور آوازیں گونجنے لگی۔۔۔ کپکپاتے "لبوں آنسوؤں سے لبریز نظریں غم و غصے سے لال ہونے لگیں۔۔۔

"میں تو ڈر گیا۔۔۔ ویسے کمال لگ رہی ہو"

"چھوڑو مجھے ڈبل بیڑی۔۔۔ آآ۔۔۔ دماغ چل گیا ہے تمہارا۔۔۔ چھوڑو میرے بال۔۔۔"

منزہ نے تیزی سے آنکھوں کو سختی سے میچ کر دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ لئے۔۔۔

۔۔۔ منزہ روتے ساتھ تیزی سے دونوں ہاتھ لبوں پر رکھ کر آواز!!!۔۔۔ اللہ!!! آآ۔۔۔ اللہ"

دباتی دروازے کے ساتھ ہی نیچے بیٹھتی چلی گئی۔۔۔ اذیت سی اذیت تھی اس سے قبل وہ

اٹھ کر باہر نکلتی ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا موبائل بجنے لگا۔۔۔ منزہ نے چونک کر موبائل کی جانب

دیکھا۔۔۔

آہ!! تم کیوں کر رہے ہو ایسے احکم میں۔۔۔ میں کسی کے قابل نہیں رہی۔۔۔ منزہ خود سے"

بڑبڑاتی دو تین دفع گہری سانس لیتی آنسوؤں صاف کرتی تیزی سے موبائل کی طرف بڑھی۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔ مضبوطی سے بولتی وہ صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔۔"

سوئی نہیں۔۔۔۔ احکم اپنے بستر پر نیم دراز سرخ آنکھوں کے ساتھ سیگریٹ کے کش لیتے ہوئے " بولا۔۔۔۔

تم نے اس لئے فون کیا ہے۔۔۔۔"

بالکل نہیں میں جانتا ہوں تم سوگی نہیں اور جب تک تم سوگی نہیں تب تک خود کو کمزور کرنے کی کوشش کرتی رہو گی۔۔۔۔ احکم نے سنجیدگی سے اسے کہا جس نے گہری سانس لے کر صوفے کی پشت سے ٹیک لگائی تھی۔۔۔۔

کمزور پڑھنا ہوتا تو خود کو ختم کر چکی ہوتی۔۔۔۔۔ منزہ نے کہتی ہی نفرت سے اپنے وجود کو دیکھا۔۔۔۔"

اے خبردار بکواس مت کرو سمجھی۔۔۔۔ میں ہوں ساتھ۔۔۔۔۔"

احکم نے سیدھے بیٹھتے ہوئے سیگریٹ کے ٹکڑے کو ایش ٹرے میں مسلتے ہوئے روعب سے بولا۔۔۔۔

تم ہو۔۔۔۔۔ منزہ نے آنکھوں کو دوبارہ موندتے ہوئے آہستہ سے کہا آنکھ کے کنارے دوبارہ بھینگے " گئے۔۔۔۔

ہاں منزہ میں ہوں اور ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔ حکم نے دھیرے سے مسکراتے ہوئے کہا " دونوں کی آنکھوں میں آنسوؤں اور لبوں پر مسکراہٹ تھی۔۔

کیسے مرد ہو تم۔۔۔ اس سے قبل وہ بات مکمل کرتی حکم نے غصے سے اسے ٹوکا۔۔۔

پھر بکواس مجھے بھیڑیوں والی خصلت میں شمار مت کرو جنہیں عورت کی عزتوں سے کھیلنا آتا ہے " میں بدمعاش ضرور ہوں لیکن نفس کا غلام نہیں۔۔۔۔ وہ اور مرد ہوتے ہیں جو خود کی مردانگی کسی کو توڑ کر دکھاتے ہیں اب۔۔۔۔

اففف!! غصہ مت کرو میں جانتی ہوں۔۔۔۔۔ منزہ نے ایکدم اسکی بات کاٹی حکم تیوری چڑھا " کر دوبارہ سیگریٹ نکال کر لبوں سے لگا چکا تھا۔۔

اپنا مشغلہ بند کرو مجھے یہاں تک دھواں آرہا ہے۔۔۔۔۔ منزہ نے مسکرا کر موضوع " بدلہ۔۔۔۔۔ دوسری طرح حکم اسکی بات سن کر کھل کر مسکراتا لائیٹر واپس رکھ کے لیٹ گیا۔۔۔

اچھا سنو سونے کی کوشش کرو۔۔۔ حکم نے مسکرا کر اسکے حکم دیا۔۔۔۔

مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں آتا ہوں۔۔۔۔۔ منزہ کی بات پر حکم جلدی سے بولتا تیزی سے اٹھنے لگا جب منزہ " کے ہنسنے کی آواز پر مسکرایا۔۔

Classic Urdu Material

بابا بابا!! میں نہیں ڈرتی سمجھے بابا بابا۔۔۔ منزہ ہنستے ہنستے دوبارہ سوس سوس کرنے لگی۔۔۔ دوسری طرف احکم ہونٹ بھج کر رہ گیا۔۔۔



منزہ بیٹی اٹھ جاؤ میری جان ---- مدیحہ بیگم ہاتھ میں ٹرے تھامے سائیڈ پر رکھ کر پاس بیٹھتیں۔
نرمی سے اسکے بالوں کو سہلانے لگیں منزہ جو گدھے گھوڑے بچ کر سوتی مہر کو عاجز کر کے اٹھتی
تھی مدیحہ بیگم کے بستر پر بیٹھتے ہی بیدار ہو گئی تھی۔

منزہ انیقہ آنٹی جا رہی ہیں مل لو۔۔۔۔۔ مدیحہ بیگم کی بات پر منزہ مٹھیاں بھج کر دوبارہ آنکھیں "موند گئی۔۔۔۔۔"

حافظ بول دیں۔۔۔ منہ نے نیند میں امی پلیز سونے دیں سر چکرا رہا ہے پلیز میری طرف سے اللہ " ہی انہیں بولنے لگا کہ سر تک اوڑھ لیا۔۔۔

زیادہ درد ہے تو بتاؤ ہم ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔۔۔"

نہیں سونا ہے بس۔۔۔۔۔ منزہ انکی بات پر لحاف کے اندر ہی بولی۔۔۔"

ٹھیک ہے پھر میں یہ دودھ واپس لے جاتی ہوں آرام کرو۔۔۔ مدیحہ بیگم سر پے پیار کر کے " بولتیں اٹھ کر کمرے سے نکل گئیں انکے جاتے ہی منزہ اٹھ کر نم آنکھوں سے مسکراتی گہری سانس لے کر سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھا کر احکم کو میسج کرنے لگی۔۔۔



اب تم کہاں جا رہے ہو کل تماشا کافی نہیں تھا۔۔۔۔۔"

رضیہ بیگم احکم کو تیار دیکھ کر ایک ہاتھ میں ہیلمٹ تھامے آتے دیکھ کر ناگواری سے بولیں۔۔۔ میں خالہ کی طرف ہی جا رہا ہوں فکر مت کریں کسی سے بلا وجہ نفرت کرنا ایک ماں کو نہیں چھتا " بلکہ کسی کو بھی نہیں۔۔ احکم سپاٹ لہجے میں کہتا ابراہیم صاحب کو دیکھ کر لاؤنج عبور کر گیا۔۔۔ آہ! میں کیوں کرنے لگی کسی سے نفرت میری بلا سے۔۔۔۔۔"



ہوٹل کے پارکنگ لاٹ میں ہیوی بائیک آکر رکی ہی تھی جب ایک بندوین تیزی سے اسکے قریب آکر رکی احکم نے جیب سے سیگریٹ کے ڈبے سے ایک سیگریٹ نکال کر لبوں سے لگا کر سلگائی جب تک وین سے دو شخص باہر آئے۔۔۔

خبر لگی ہے۔۔۔۔۔ حکم نے ارد گرد نظر دوڑا کر اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

جگر بلکل صبح ہی اسے تمہارے علاقے سے نکلتے دیکھا ہے ہو نہ ہو وہ کل سے وہیں چھپا
تھا۔۔۔۔۔ ابراہیم کی بات پر حکم چونکا۔۔۔۔۔

ایسا کسے ہو سکتا ہے مجھے ابھی بتایا ہے کہ اسکے والدین گھر جا رہے ہیں۔۔۔۔۔ حکم پرسوچ انداز
میں بولا۔۔۔۔۔ ابراہیم نے آگے بڑھ کے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔

انہیں چھوڑو جو تمہیں چاہیے وہ یہیں ہے۔۔۔۔۔ ابراہیم کے کہتے ہی حکم نفرت سے اسکے بارے
میں سوچتا آگے بڑھنے لگا۔۔۔۔۔



منزہ نہا کر باہر نکلی جب کمرے کی کھڑکی کو بجتے سنا۔۔۔۔۔

'چھوڑو۔۔۔۔۔ خدا کا واسطہ ہے۔۔۔۔۔ چھوڑ دو۔۔۔۔۔ امی۔۔۔۔۔'

ٹھک ٹھک !! ایک دم کھڑکی کے بجنے پر منزہ نے زور سے سر جھٹکا۔۔۔۔۔

آگے بڑھ کے ڈریسنگ ٹیبل سے پرفیوم کی شیشی اٹھا کر اسکا رنگلے میں ڈالتی جیسے ہی کھڑکی واکی
حکم کو دیکھ کر پرسکون سانس لی۔

تم۔۔۔۔۔

دس منٹ ہیں تمہارے پاس تیار ہو جاؤ سنا ہے سسرال والے آرہے ہیں۔۔۔ احکم شرارت " سے کھڑکی پے ہتھیلی جماتا اسکے چہرے کو نزدیک سے دیکھنے لگا۔۔۔

نور۔۔۔ سب۔۔۔ سب سے بات کر لی۔۔۔۔۔ منزہ نے حیرت سے اٹک اٹک کر اپنی بات مکمل کی احکم " کی مسکراہٹ پھسکی ہوئی۔۔۔

ہاں۔۔۔ احکم نے کہتے ہی ہاتھ اسکے سامنے کیا جہاں اب انگوٹھی نہیں تھی۔۔۔ منزہ کی آنکھوں " میں آنسو آگئے۔۔۔ ہاتھ بڑھا کر اس نے احکم کا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگا کر آنکھوں پے لگایا۔۔۔ اتنا آسان ہے تمہارے لئے احکم ابراہیم۔۔۔۔۔ روندھی ہوئی آواز میں بولتی منزہ دوبارہ اسے دیکھنے " لگی۔۔۔

نہیں آسان ہو یا مشکل لیکن یہ سب ناممکن نہیں ہے صرف ایک چیز منزہ جس کے پاس " ظرف ہوگا اسکے لئے کچھ بھی ناممکن نہیں۔۔۔۔۔ ہاہ! چلو چلتا ہوں تھوڑی دیر تک آتے ہیں۔۔۔ احکم کہتے ساتھ گہری سانس لے کر مسکرا کر کھڑکی سے اتر کر آگے بڑھ گیا جب کے منزہ کتنے ہی پل وہاں کھڑی اسکے لمس کو محسوس کرتی سسک کر نیچے بیٹھ گئی۔۔۔

کاش یہ سب ایلے نہ ہوتا احکم۔۔۔۔ انس حمدان میں تمہارا وہ حال کروں گی کہ کبھی تم کسی کو "اپنی حوس کا شکار کرنے سے کانپو گے۔۔۔۔ بے دردی سے رگڑ کر آنسوؤں صاف کرتی وہ نفرت سے خود کلامی کرتے اٹھی جب ہمنزلہ کو دیکھ کر گہری سانس کھینچ کر رہ گئی۔۔۔

کیا بات ہے سب آج یہیں سے ملاقات کیوں کرنے آ رہے ہیں۔۔۔"

احکم بھائی نے یہ دیئے کے لئے بھیجا ہے۔۔۔ ہنزلہ مسکرا کر ہاتھ میں پکڑے شاپر کو دیتے " ہونے لولا۔۔۔

منزہ نے پکڑتے ہی کھول کر اندر سے پیکٹ نکلا۔۔۔ لیمن کلر کا خوبصورت سا شلور قمیض۔۔۔ منزہ ... کے چھپاک سے وہ دن گھوم گیا جب احکم نے اسکی کیپری کو کھڑکی سے باہر پھینکا تھا

سر کو جھٹک کر منزہ نے اسی میں چھوٹی سی چٹ نکل کر دیکھی۔۔۔

کوئی غلط مطلب اخذ مت کرنا یہ میں اسی دن لے کر آیا تھا لیکن موقع ہی نہیں ملا دیئے۔"

کا۔۔۔ لڑکی سب سے زیادہ اس لباس میں خوبصورت لگتی ہے منزہ۔۔۔ دقیا نوسی سوچ نہیں ایک مسلمان مرد کی سوچ ہے یہ خود بھٹکا ہوا شخص کبھی دوسرے کو نہیں سمجھائے گا کیونکہ اسے خود سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔۔

منزہ نے پڑھ کر دھوندلی نظروں سے سوٹ کو دیکھا۔۔

میں چلتا ہوں تیار شیار ہو کر جانا ہے کہیں۔۔۔ ہنزلہ خوش گوار لہجے میں بولتا پلٹ گیا۔۔۔"



امی کس کا فون ہے۔۔۔۔ مہر مدیحہ بیگم کو پریشان کھڑا دیکھ کر انکے قریب آکر کدھے پر ہاتھ رکھ کر "پوچھنے لگی۔۔۔"

انیقہ کا فون تھا رو رہی ہے اتنا کہ رہی ہے انس تو وہاں پہنچا ہی نہیں نمبر بھی بند ہے"

اسکا۔۔۔ مدیحہ بیگم کی بات پر تیمور صاحب جو احکم کے گھر والوں کے ساتھ اندر داخل ہوئے تھے تلخی سے مسکرا کر احکم کو دیکھنے لگے جو آبرو اچکا کر ایک نظر انہیں دیکھ کر آگے بڑھا تھا۔۔۔"

رضیہ بیگم خفگی سے اپنے بیٹے کو دیکھ کر آگے بڑھی جو رشتہ توڑ کر منزہ کے لئے یہاں لے آیا تھا۔۔۔"

لکین وہ بھی ٹھان چکی تھیں منزہ کو اپنی بہو کبھی نہیں بننے دیں گیں۔۔۔"



دو گھنٹے پہلے؛

السلام علیکم !! خالہ۔۔۔۔ حکم صوفے سے اٹھ کھڑا ہوتا نورین بیگم سے بولا۔۔۔ نور بھی انکے " پیچھے ہی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

وعلیکم السلام ! خالہ کا خیال آگیا تمہیں۔۔ نورین بیگم نے خفگی سے اسے کہا جو مسکرا کر نور کے " مقابل جا کھڑا ہوا تھا۔۔۔

تمہارا دل توڑنے کا ارادہ نہیں تھا نور میں مجبور نہیں ہوں لیکن اگر خود کے لئے سوچا تو کبھی سر " اٹھا کر نہیں چل سکوں گا سیدھا بندہ ہوں اسلئے سیدھے سیدھے کہوں گا۔۔۔ میں تم سے شادی نہیں کر سکتا۔۔۔ حکم نے سکون سے دونوں ماں بیٹی کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔ نور آنکھیں پھاڑے اسکی بات سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

حکم کی بات پر سب سے پہلے نورین بیگم ہوش میں آئیں۔۔۔

یہ۔۔۔ یہ کیا بول رہے ہو جانے بھی ہو۔۔۔۔ نورین بیگم پوری آنکھیں کھولے اسے دیکھتیں قدم
بڑھا کر احکم کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولیں۔۔۔ نور ہنوز بے یقینی سے احکم کو دیکھ رہی
تھی۔۔۔

جانتا ہوں خالہ لیکن میں فیصلہ کر چکا ہوں اور اب اس سے پیچھے نہیں ہٹوں گا۔۔۔۔ احکم بولتا
ہوا دوبارہ گردن گھوما کر نور کو دیکھتا ایک قدم آگے بڑھ کر اسکے دائیں بائیں کندھے پر ہاتھ رکھ کر
اسے سمجھانے والے انداز میں بولا۔۔۔۔

نور تم اچھی لڑکی ہو تمہیں مجھ سے زیادہ اچھا شخص۔۔۔ اس سے قبل وہ اپنی بات مکمل کرتا نور
نے کندھے پر رکھے اسکے ہاتھوں زور سے ہٹاتے ایک قدم پیچھے لیا احکم نے اسکی حرکت پر ہونٹ
بھنج لے۔۔۔۔

میں جانتی تھی یہ ہوگا مجھے کل ہی معلوم ہو چکا تھا جیسے تم سب چھوڑ چھاڑ کر اس کے گھر گئے
تھے۔۔ امی میں نے کہا تھا آپ سے یہ اپنی اس گھٹیا لڑکی کو۔۔۔۔

نور زبان کو لگام دو۔۔۔۔ نور کی بات سنتے ہی احکم نے غصے سے بیچ میں اسکی بات کاٹ کر
گھورتے ہوئے بولا۔۔۔ نور نے اسکی بات پر ایک قدم پیچھے لیتے اپنی ماں پھر اسے دیکھا۔۔۔۔

کرے وہ مر جائے۔۔۔۔۔ نور نے وہ کبھی خوش نہیں رہے گی نہ تم کبھی اسے پاسکو گے اللہ "نفرت سے چیختے ہوئے کہتے انگلی سے انگوٹھی نکال کر اسکی جانب اچھالی جو احکم کے کندھے سے لگ کر قدموں میں جاگری تھی احکم بے یقینی سے اسکے اس روپ کو دیکھ رہا تھا جو بد دعاؤں پر اتر آئی تھی۔۔۔

تم نے ٹھیک کہا ہے مجھے تم سے زیادہ اچھا شخص مل جائے گا لیکن مجھے افسوس رہے گا کہ "تمہارے نصیب میں ایک ایسی لڑکی ہے جسے کوئی بھی اپنی بہو نہ بنائے خالہ بھی کبھی راضی نہیں ہوں گی۔۔۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔ غصے سے ہانپتی نور دوبارہ تیز تیز بولتی ڈرائنگ روم سے نکل گئی جب کے احکم ہنوز اسی طرف کھڑا رہا۔۔۔۔۔ منزہ کو بچپن سے جانتا تھا اسے کسی کو صفائی نہیں دینی تھی۔۔۔



احکم کے گھر پہنچنے سے قبل ہی یہ بات گھرتک پہنچ چکی تھی۔۔۔۔۔

گہری سانس لے کر احکم نے لاونج میں قدم رکھا سامنے ہی اسکے والدین اور بھائی بہن بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

السلام علیکم! احکم کے سلام کا جواب رضیہ بیگم کے علاوہ سب نے دیا احکم ایک نظر سب پر "ڈالتا اپنی ماں کو دیکھنے لگا جو غصے سے اٹھ کر اسکے نزدیک آئیں تھیں۔۔۔

کہاں سے آرہے ہو۔۔۔۔۔ جواب دو۔۔۔۔۔ رضیہ بیگم نے پوری آنکھیں کھولے ہوئے غصے سے " چیختے ہوئے کہا ابراہیم صاحب صوفے پر سکون سے بیٹھے احکم کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہے تھے۔

آپ کو معلوم تو ہو گیا ہے پھر یہ سب پوچھنے کا کیا مقصد ہے۔۔۔۔۔ احکم نے انہیں دیکھتے ہوئے " آہستہ سے پوچھا۔۔۔

کبھی نہیں کبھی بھی نہیں احکم میں تمہاری شادی ایک بیہودہ لڑکی سے کبھی نہیں ہونے دوں گی " جسے زندگی جینے کا ڈھنگ نہیں ہے میں اپنی نسل برباد نہیں ہونے دے سکتی سنا تم نے تمہاری وجہ سے میری بہن نے تعلق ختم کر لیا اور وہ نور اتنا کچھ سنا گئی صرف تمہاری وجہ سے۔۔۔۔۔ رضیہ بیگم آپے سے باہر آئیں دونوں ہاتھوں - سی اسکے بازو سختی سے پکڑتیں غصے سے بولے لگئیں۔۔۔۔۔ ہنزلہ اور باب گھبرا کر اٹھتے اپنی ماں کے قریب آئے۔۔۔

وہ کیسے باتیں سنا سکتی ہے امی آپ کی بھانجی تو بہت سلیقہ مند بچی ہے نہ۔۔۔۔۔ احکم کے " اچانک طنزیہ لہجے میں بولے پر وہ جو منرہ کو بُرا بھلا کہہ رہی تھیں ایک دم چپ ہو گئیں ابراہیم صاحب بھی صوفے سے اٹھ کھڑے ہوئے تینوں پریشانی سے ماں اور بیٹے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

بتائیں نہ امی وہ تو بہت اچھی لڑکی ہے نہ مانتا ہوں منرہ کو کھانا پکانا لڑکیوں کی طرح شرمانا گھبرانا " نہیں آتا نہ ہی اسے کبھی لڑکیوں کی طرح کا لباس پہننا پسند ہے اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے

امی کے وہ بری ہے وہ سچی ہے وہ سب کر سکتی ہے امی میں جانتا ہوں اسے وہ بہت بہادر ہے
امی وہ بہت اچھی ہے۔۔۔۔۔ حکم نڈھال سا بولتا آگے بڑھ کر اپنے باپ کے مقابل جا کھڑا ہوا
رضیہ بیگم ہنوز اسی طرف کھڑی رہیں۔۔

ابو میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں میں آپ سے کبھی کچھ نہیں مانگوں گا مجھے صرف منہ
چاہیے۔۔۔۔۔۔۔ حکم انہیں بولتا سر جھکا کر انکے جواب کا منتظر تھا ابراہیم صاحب اسے دیکھتے
رہنے کے بعد دھیرے سے مسکرائے ہنزلہ اور باب دونوں حکم کی بات پر معنی خیز نظروں سے
مسکرایٹ چھپا رہے تھے۔۔

احکم اپنے باپ کو نسکراتے دیکھ کر سکون بھرا سانس لے کر انکے گلے لگا تھا وہ مطمئن تھا اب
جانتا تھا اسکی ماں کو وہ راضی کر لیں گے۔۔۔



منہ حکم کا دیا سوٹ پہن کر بستر پر رکھے نیٹ کے ڈوپٹے کو اٹھا کر پھیلا کر نظروں سے اسکی
لمبائی اور چوڑائی دیکھنے لگی۔۔

اس کا تو ایک اور سوٹ بن جائے۔۔۔ منہ بڑبڑاتی ہوئی اسے ایک کندھے پر ڈال کر جیسے ہی
آئیے کے سامنے پلٹنے لگی ڈوپٹہ پھسل کر نیچے قدموں میں گر گیا منہ نے تیزی سے جھک کر
ڈوپٹہ اٹھایا۔۔۔

اس سے قبل وہ ڈوپٹے کا ہی ستیاناس کر دیتی مدیحہ بیگم اندر داخل ہوئیں لیکن سامنے ہی اسے دیکھ کر ٹھٹھک کر روک گئیں۔۔

امی رک کیوں گئیں۔۔ منزہ نے جب انہیں دروازے پر ہی کھڑے دیکھا تو سنجیدگی سے کہا مدیحہ "بیگم چونک کر اندر بڑھتیں ادھر ادھر نظر دوڑاتیں۔۔۔ منزہ تعجب سے انہیں دیکھ کر خود بھی اردگرد دیکھنے لگی۔۔

کیا دیکھ رہی ہیں؟ منزہ نے دیکھنے کے بعد انکی جانب دیکھ کر پوچھا۔۔۔"

اپنے بیٹے کو دیکھ رہی ہوں منزہ نام ہے اس کا کیا تم نے اسے دیکھا ہے پیاری لڑکی؟ مدیحہ بیگم "نے اکھٹے ساتھ اسکے گال پر نرمی سے ہاتھ رکھ کے مسکرا کر پوچھا منزہ کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا۔۔۔ آنکھوں میں نمی لائے اس نے اپنے گال پے رکھے انکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔

پتہ نہیں امی وہ کہاں چلا گیا۔۔۔۔۔ منزہ نے دھیرے سے انہیں کہا اس سے قبل وہ کچھ اور کہتی "مہر جلدی سے اندر داخل ہوئی۔۔۔

امی آئی ہیں آ رہی ہیں۔۔۔۔۔ مہر بولے ہی منزہ کو دیکھ کر اسکے قریب آکر سر تا پیر اسے دیکھنے لگی۔۔

ماشاء اللہ بھٹی ماشاء اللہ آج لگ رہی ہیں نہ منزہ آپی۔۔۔۔۔ موہر شرارت سے بولتی اسکے گلے لگی " منزہ نے آنکھوں کو سختی سے میچ کر آنسوؤں اندر اترے۔۔۔۔۔



کمرے میں رضیہ بیگم اپنی بیٹی رباب کے ساتھ منزہ کے کمرے میں کھڑی کمرے کا جائزہ لے " رہی تھیں سادہ سا کمرہ منزہ کے کمرے میں وہ پہلی بار آئیں تھیں کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی تھی انہیں۔۔۔۔۔

کمرے کی حالت دیکھ کر لگتا ہی نہیں ہے یہ کسی لڑکی کا ہے۔۔۔۔۔ طنزیہ لہجے میں بولتیں وہ منزہ " کو دیکھا جو شرمندہ ہوئے بغیر ہلکے نے مسکرائی تھی۔۔۔۔۔

آئی لڑکیوں والا کمرہ کیسا ہوتا ہے؟۔۔۔۔۔ معصومیت سے پوچھتی وہ اپنے ہی کمرے کو دیکھنے لگی " صف ستھرا کمرہ ہر چیز اپنی جگہ پر تھی۔۔۔۔۔ منزہ کی معصومیت پر رضیہ بیگم نے ضبط کیا جب کے مدیحہ بیگم نے گھبرا کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔ وہ جانتی تھیں کہ وہ لوگ احکم کے لئے آئے ہیں۔۔۔۔۔

عموماً لڑکیاں اپنے آپ کے ساتھ ساتھ اپنے کمرے کو بھی بہت سجا سنوار کر رکھتی ہیں اگر ایسا " نہیں تو کم از کم کتابوں کا ڈھیر ہوتا ہے لیکن یہ تو بالکل ہی خالی کمرہ کچھ عجیب لگتا ہے کیوں مدیحہ ٹھیک کہ رہی ہوں نہ۔۔۔۔۔ رضیہ بیگم جان بوجھ کر کمرے پے تنقید کر رہی تھیں تاکہ منزہ ایسا کوئی جواب دے جسے سامنے رکھ کر رشتے سے انکار کر دیا جائے لیکن منزہ نے جواب دیئے کی

بجائے مسکرا کر لاپرواہ انداز میں کندھے اُچکائے تھے۔۔۔ مدیحہ بیگم نے شکر کا سانس لیا کے منزہ نے بحث نہیں کی۔۔۔

چلیں اب باہر چل کر بیٹھتے ہیں۔۔۔ مدیحہ بیگم نے جلدی سے کہا راضیہ بیگم ایک نظر اسے دیکھ "کر سر کو اشباب میں جمنش دیتیں رباب کو اشارہ کرتیں کمرے سے نکلنے لگیں مدیحہ بیگم مسکرا کر منزہ کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتیں انکے پیچھے چل دیں جب کے مہر منزہ کو پشت سے جھپی ڈالتی اسکا گال کھچ کر خود بھی باہر کی جانب بھاگی۔۔۔ کمرے سے جاتے ہی منزہ نے لمبی سانس لی۔۔۔ آنکھیں دوبارہ چھلکنے کو تیار تھیں۔۔۔ منزہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی کھڑکی کی جانب بڑھتی ہاتھ اٹھا کر دونوں پٹ واکیے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا تو آنکھوں کی پتلیاں اور پھیل گئیں یوں لگا جیسے گزے سال کی فلم نظروں کے سامنے گھومتی چلا دی ہو۔۔۔۔۔

بچپن سے اب تک کا ہر لمحہ ہر منظر کا سفر کچھ ہی وقت میں گزرتا چلا گیا ایک دم ہی وہ رات جس نے اسے بدترین اذیت سے دو چار کیا تھا ایک بار پر سامنے چلنے لگی "چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔ خدا کا واسطہ ہے چھوڑو۔۔۔۔۔"

تم سے شادی کا سوچا تھا لیکن تم تو اس لائیک نہیں ہو۔۔۔۔۔ انس زور سے اسے بستر پر پھینکتا بنا "وقت ضائع کیے اسے اپنے حصار میں لے چکا تھا۔۔۔۔۔"

نہیں۔۔۔۔۔ احکم۔۔۔۔۔ نہیں!!!! چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔ منزہ خود کو چھڑوانے کے چکر میں بری طرح "تڑپ رہی تھی منزہ کے چیخنے پر وہ غصے سے کانپنے لگا ایک ہاتھ سے اسکے منہ کو دباتے وہ اسے بے بس کر چکا تھا۔۔۔۔۔"

منزہ جتنی بھی مضبوط سہی لیکن جسمانی طور پر اس سے مقابلہ نہ کر سکی اس وقت وہ صرف وحشی درندہ بنا ہوا تھا جسے "ڈبل بیڑی" کہنے پر عزت کا خیال تک نا رہا جو اسے اپنی عزت بنانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

اپنی حوس پوری کرتا وہ بری طرف گھبرا کر کھڑکی کھول کر بھاگنے لگا جب منزہ کے کرانے کی آواز پر وحشت سے آنکھیں پھیلائے اسے دیکھتا دور سے آتی قدموں کی آواز پر دروازے کو دیکھنے کے بعد منزہ کے قریب آکر دونوں ہاتھوں سے اسکا سر تھاما وہ جو دھندلی نظروں سے اسے دیکھ کر ہاتھ اٹھانے لگی تھی انس نے پوری قوت سے اسکے سر کو بیڈ کے کنارے پر دے مارا۔۔۔

س سوری تمہارا مرنا ضروری تھا۔۔۔۔۔ اٹک کر بولتا وہ کمینگی سے مسکرا کر کھڑکی سے باہر نکل گیا "اسکے غائب ہوتے ہی کمرے کا دروازہ کھول کر ہنزلہ اور مہر اندر داخل ہوئے۔۔۔۔۔"

آہ! منزہ نے ایکدم گہری سانس لے کر آنکھوں کو بند کر کے کھولا تو منظر بدل گیا۔۔۔۔۔"

احکم سب سے نظر بچاتا تیمور صاحب کو اشارہ کرتا اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔

!!ڈاکٹر"



ڈاکٹر۔۔۔۔۔ احکم انداز داخل ہوتے ہی بولا ڈاکٹر نے سر اٹھا کر پلٹ کر اسے دیکھا۔۔۔"

آپ کون ہیں مریض کے؟ ڈاکٹر نے ماتھے پر بل ڈالے پوچھا جو بستر پر بیہوش پڑی ہوئی منہ کو دیکھ رہا تھا ڈاکٹر کی بات پر نظروں کا زاویہ ان پر مرکوز کیا۔۔۔

میرا اور اسکا رشتہ بہت گہرا ہے ڈاکٹر مجھے اس کی حالت کے مطابق بتائیں زخم زیادہ گہرا تو نہیں ہے۔۔۔۔۔ احکم نم آنکھوں سے ڈاکٹر سے سوال کر رہا تھا جب ڈاکٹر گہری نظروں سے اُسے دیکھنے کے بعد کمرے میں واحد نرس کو باہر جانے کا حکم دے کر ہاتھ میں تھامی رپورٹ کو کونے میں رکھی میز پر رکھ کر اس کے مقابل آئے تھے۔

جسم پے گئے زخم وقت کے ساتھ ٹھیک ہو جاتے ہیں نوجوان اور اس طرح کے کیسز میں ایک یا دو کیس ایسے ہوتے ہیں کہ خوش قسمتی سے بچ جائے ورنہ زیادہ تر تو وحشی درندے معصوموں کی سانسیں نچوڑ لیتے ہیں کہ ہم افسوس کے علاوہ کچھ نہیں کر پاتے۔۔۔۔۔ تمہیں عجیب لگ رہا ہوگا میرے منہ سے یہ باتیں سننا میری بہن کی بچی اسی درندگی کا شکار ہو چکی ہے لیکن یہ خوش قسمت

ہے۔۔۔ ڈاکٹر افسوردگی سے بولے ہوئے مسکرائے احکم دھک دھک ہوتے دل سے انکی باتیں سن رہا تھا جب دروازہ کھول کر تیمور صاحب نے اندر جھانکا دونوں نے چونک کر تیمور صاحب کو دیکھا۔

ڈاکٹر میری بچی۔۔۔ تیمور صاحب نے اتنا ہی کہا جب ڈاکٹر کے سر ہلانے پر اندر داخل ہوئے۔۔۔۔

ڈاکٹر دھیرے دھیرے دونوں کو بتا رہے تھے ڈاکٹر کی بات سنتے ہی تیمور صاحب نے سینے پے ہاتھ رکھ لیا جب کے احکم جبرے بھنچے لہو رنگ ہوتی نظروں سے ڈاکٹر کی بات سن رہا تھا۔۔۔ اس سے قبل وہ سب چھوڑ کر باہر جاتا سسیکیوں کی آواز پر تینوں بری طرح چونک گئے احکم جو دروازے پر جانے والا تھا ٹھٹھک کر روک کے گھوما سامنے ہی منزہ نظریں چھت پر مرکوز کیئے بری طرح سسک رہی تھی۔۔۔ جانے کب منزہ ہوش میں آئی تھی۔۔۔ احکم نے سختی سے آنکھیں میچ لیں۔۔۔

!! ٹھک ٹھک ٹھک !!

دروازے کے بجنے کی آواز پر منظر ہوا میں تحلیل میں ہو گیا گرمی سانس لیتی دونوں ہاتھ سے گال رگڑ کر منزہ کھڑکی کے دنوں پٹ بند کر کے پلٹی جہاں دروازے پر احکم چوکھٹ سے پشت ٹکا کر دونوں

ہاتھ سینے پر باندھے کھڑا تھا منزہ اُسے دیکھ کر مسکرا کر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اسکے مقابل آئی۔۔۔

میرا دوست کہاں گیا محترمہ۔۔۔ احکم مسکرا کر اسے دیکھتا ہاتھ بڑھا کر ڈوپٹے کے پلو کو دوسرے کندھے پر رکھتے ہوئے بولا منزہ نم آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

چپ رہو مجھے معلوم ہے عجوبہ لگ رہی ہوں۔۔۔ منزہ کہتے ہوئے اسکے کندھے پر چپ مارتے " ہوئے ایک دم رک گئی۔۔۔ احکم جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا منزہ کے روک جانے پر خود اسکا ہاتھ اپنی گرفت لے کر اسے دیکھتا رہا۔۔۔

چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔ منزہ اسکی نظروں سے پہلی بار جھجھک کے بولی تھی۔۔۔

جانتی ہو کوئی بھی تمہیں تنگ کرتا تھا تو تم سب سے پہلے بھاگی بھاگی میرے پاس آتی تھی تاکہ " میں اس سے لڑوں لیکن اس بار تمہیں میرا ساتھ دینا ہے منزہ ہمت نہیں ہارنی کبھی بھی نہیں۔۔۔ تم مجھے ہمیشہ اپنے ساتھ پاؤگی یہ وعدہ ہے۔۔۔ احکم ٹھہر ٹھہر کر کہتا اسکے ہاتھ پر دوسرے ہاتھ سے تھپتھپا کر مسکرا رہا تھا۔

کبھی نہیں احکم میں جانتی ہوں تم مجھے کبھی ٹوٹے نہیں دو گے لیکن تم بہت اچھے ہو میں اتنی " اچھی نہیں ہوں۔۔۔ منزہ نے بھگی نظروں سے اسے دیکھ کر آنکھوں کو میچ کر سر جھکایا احکم نے ہونٹ بھنج کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

اتنا میرے لیے دکھ ہے تو ٹھیک ہے تمہیں جان سے مار دیتا ہوں وہ درندہ آزاد ہو جائے گا لیکن " ایک بات ضرور سمجھ لو یہ زندگی تمہارے لیے تحفہ ہے اگر اسی طرح جینا چاہتی ہو تو یہ تحفے کی ناشکری ہے۔۔۔۔ احکم نے اس کی بات سن کر جیکٹ میں رکھا چاقو جو وہ ضرورت کے تحت رکھتا تھا نکال کر اس کی گردن پر رکھتے اس کی جانب جھک کر اس کی نظروں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

اس سے قبل وہ جواباً کچھ کہتی قدموں کی آواز پر دونوں نے چونک کر گردن گھومائی جہاں مہر کے ساتھ رباب آرہی تھی۔۔

السلام علیکم!! اہم اہم ماشاء اللہ احکم بھائی یہ کون ہیں رباب خوش گوار حیرت میں بولتی احکم کو " دیکھنے لگی جس نے مسکراتے ہوئے ایک ہاتھ سے اس کے کندھے پر بازو حائل کیا تھا۔

مجھے لگتا ہے یہ تمہاری خطرناک بھابھی۔۔۔۔ احکم نے اسے آنکھ مارتے ہوئے رباب سے کہا " جس نے حیرت سے اپنے بھائی کو دیکھا تھا۔

آپ کو کیسے معلوم ہوا رشتہ تمہ ہو گیا ہے؟ رباب نے اسے دیکھ کر پوچھا جس کی مسکراہٹ گہری " ہو گئی تھی۔۔۔

جادو سے۔۔۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ چلو اب۔۔۔۔۔ حکم اسے بولتا ہوا ہنس کر چلنے کا اشارہ کرنے لگا مہر " پر جوش انداز میں آگے بڑھ کر منزہ سے گلے لگی۔۔۔۔۔



دو کمرے کے فلیٹ میں چھوٹے سے لاؤنج میں صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے سکون سے بیٹھا وہ سیگریٹ کے کش لے رہا تھا دائیں ہاتھ میں پکڑے موبائل پر ساتھ وہ کسی سے میسج پر بات بھی کر رہا تھا جب پھولی سانسوں کے کوئی ساتھ آکر سامنے بیٹھا حکم نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا جو سیگریٹ لبوں سے لگا چکا تھا۔۔۔۔۔

کچھ بولا۔۔۔۔۔ حکم نے موبائل رکھتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔ " "

نہیں کمینہ کہ رہا ہے میں وہاں تھا ہی نہیں۔۔۔۔۔ ابراہیم نے کہتے ہوئے آگے ہو کر ٹیبل پر رکھے " جگ سے گلاس میں پانی انڈیلا۔۔۔۔۔

ہمم!۔ تمہارا شکریہ ابراہیم اب تم جاؤ جب تک میں اس سے خود نبٹ لوں کب تک زبان نہیں " کھولے گا ایک بار سچ اُگل لے خبیث۔۔۔ حکم نے نفرت سے اسے کہتے کمرے کی جانب قدم بڑھائے۔۔۔

احکم ویلے تو اُسے قانون کے حوالے کیوں نہیں کرتا۔۔۔ ابراہیم نے کب سے مچلتے سوال کو آخر " پوچھ لیا۔۔۔ حکم کے اٹھتے قدم اسکے سوال پر رکے۔۔۔

وہ بھی کر دوں گا لیکن ثبوت کے ساتھ اور ثبوت بھی ایسا کے اسکے بعد کوئی سوال پیدا نہ ہو اور " یہ کام میں خود کروں گا۔۔۔ حکم دانت پر دانت جماتا تیزی سے آگے بڑھ گیا۔۔۔



کن سوچوں میں ڈوبی ہوئی ہو مدیحہ۔۔۔ تیمور صاحب ریوٹ سے آواز ہلکی کرتے گردن گھوما کر " مدیحہ بیگم کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔

باہ! تیمور اتنا جلدی سب کیسے ہوگا مجھے سمجھ نہیں آ رہا رضیہ باجی کا رویہ منزہ کے ساتھ اتنا اچھا " نہیں ہے اور۔۔۔

افوہ! اتنی سی بات پر اتنا پریشان ہونے کی کون سی بات ہے پھر احکم بیٹا جیسا لڑکا خوش " قسمت والوں کو ملتا ہے رہا اتنی جلدی تو احکم چاہتا ہے پھر برسوں سے جانے ہیں ایک دوسرے

کو تم ان سب کو چھوڑو تیاریاں شروع کر دو۔۔۔ تیمور صاحب انہیں سمجھاتے گہری سانس لے کر دوبارہ ٹی وی کی جانب متوجہ ہو گئے۔۔۔

جب کے مدیحہ بیگم سر جھٹک کر اٹھ کر کچن کی جانب بڑھ گئیں۔۔۔



کمرے میں ایک ہی بلب روشن تھا ایسے میں درمیان میں کرسی پر بندھا شخص درد سے کراہ رہا تھا۔۔۔۔ جب دروازہ کھول کر قدم اٹھاتا وہ اسکے نزدیک آیا قدموں کی آواز پر جیسے ہی اس نے آنے والے کو دیکھا پوری آنکھیں پھاڑے لمبے چوڑے احکم کو دیکھ کر بری طرح تڑپ کر رہ گیا۔۔۔

کیوں باندھا ہے مجھے۔۔۔۔ انس نے حلق کے بل چیخ کر اُسے کہا احکم تلخی سے مسکراتا سیگریٹ "لبوں سے نکال کر جھک کر سارا دھواں اس پر چھوڑتا سگریٹ پھینک کر جوتے سے مسل کر دونوں ہتھیلیاں دائیں بائیں رکھ کر اُسے دیکھنے لگا جو اسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔

دل تو چاہ رہا ہے تیرے جسم کا ریشہ ریشہ الگ کر دوں لیکن چل تجھے ایک موقع دیتے ہیں تو تو "اکیلے ہی مزے لے کر بھاگ گیا ساتھ لڑکی کو بھی ختم کر آیا۔۔۔۔۔ چچ۔۔۔ احکم کی بات پر انس کا حلق خشک ہو گیا۔۔۔

اس سے قبل وہ اپنی زبان کو حرکت دیتا کمرے کا دروازہ کھولنے ایک نقاب پوش اندر آیا۔۔۔ حکم نے سیدھے ہوتے پلٹ کر اسے دیکھا جو وہیں روک گیا تھا۔۔۔

احکم قدم اٹھاتا اسکے نزدیک جا کر ہاتھ بڑھا کر اسکے گال پر رکھ کر اُسے دیکھ کر مسکرایا۔۔

جب فیصلہ کر لیا ہے تو پیچھے ہٹ کر کم ہمت ہونے کا ثبوت مت دینا۔۔۔ چلو قصہ ختم کرو میں "اب بیزار ہو چکا ہوں اس کے وجود سے۔۔۔ حکم نرمی سے بولتا ہاتھ سے اپنے سر کے بال ٹھیک کرتے بول کر انس کی جانب گھوما جس کی خوف کے مارے زبان گنگ تھی۔۔۔

ایک نظر احکم کو دیکھ کر گہری سانس لے کر اس نے قدم آگے بڑھائے جب کے احکم نے آگے بڑھ کر کمرے کا دروازہ پورا کھول دیا تھا۔۔۔

کک کون ہو تم۔۔۔ انس خوف سے اس سے پوچھ رہا تھا جو دیوار کے ساتھ رکھی ہاکی اسٹیک ہاتھ "میں تھام کر اسکی طرف گھومی تھی۔۔۔ انس دیکھتے ہی بری طرح خود کو آزاد کروانے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔

مارو۔۔۔ احکم نے اسکے ہاتھوں کو کپکپاتے دیکھ کر روعب سے حکم دیا۔۔۔ "منزہ نے آنسوؤں سے لبریز نظروں سے احکم کو دیکھا پھر اسے دیکھ کر ہاتھ اونچا کرتی پوری قوت سے اسکی ٹانگ پر رسید کیا احکم مسکرایا جب کے انس بلبلا اٹھا۔۔۔

روکو مت منزہ جب تک یہ کتا سب بھونک نہیں دیتا۔۔۔ احکم نے آگے بڑھ کر منزہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اپنے ہونے کا یقین دلایا۔۔۔ انس اپنا درد بھولے اسے دیکھنے لگا منزہ نے احکم کی بات سن کر ایک بار پھر پوری قوت سے اسے مارا خاموشی میں پورے فلیٹ میں اسکی آواز گھونج رہی تھی۔۔۔۔

مجھے چھوڑ دو۔۔ معاف کر دو مجھے منزہ۔۔۔۔۔ آآ۔۔۔۔۔ معاف۔۔۔۔۔ انس درد کی شدت سے رو کر اس سے معافی مانگ رہا تھا جو اس سے بات کرنے کے بجائے لگاتار مارے جا رہی تھی انس کے معافی مانگنے پر احکم بے غصے سے لات مار کر کرسی سمیت اسے الٹ دیا۔۔۔

میری منزہ کوئی کھلونا نہیں ہے سمجھا خبیث اتنا کچھ کرنے کے بعد تیری اتنی مجال اپنی گندی زبان سے اسکا نام لے رہا ہے۔۔۔ احکم غصے سے منزہ کو پیچھے کرتا جھک کر گریبان سے اسے اٹھا کر چہرے پر گلے مار کر اسے چھوڑ کر پھولی سانسوں کے ساتھ لات مار کر منزہ کا ہاتھ تھام کر اسے دیکھنے لگا جو ادھ موٹی حالت میں سر اٹھا کر منزہ کو دیکھ کر اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا احکم تیزی سے منزہ کے سامنے کھڑا ہوا۔۔۔

یہ میری ہے اپنی ناپاک نظریں نیچے رکھ۔۔۔ احکم نے کھولے دماغ کے ساتھ اسے کہا منزہ نے کانپتے ہاتھ سے اسکے بازو پر ہاتھ رکھا احکم نہ ہوتا تو شاید وہ اتنی ہمت نہ دکھا پاتی۔۔۔

ممجھے چھوڑ دو مجھ سے غلطی ہوگئی جو ہوا غصے میں ہو گیا مجھے جانے دو میں مر جاؤں گا"

ورنہ۔۔۔۔۔ انس نے پورے ایک دن بعد نڈھال حالت میں اپنے جرم کا اعتراف کیا یہ جانے بغیر کے کمرے کے باہر پولیس تیسور صاحب کے ساتھ حمدان صاحب کے ساتھ کھڑے سب سن رہے تھے حمدان صاحب سنتے ہی لڑکھڑائے ابراہیم نے تیزی سے انہیں سہارا دیا۔۔۔

مجھے بات کرنی ہے۔۔ حمدان صاحب نے دھیرے سے کہا ابراہیم سر ہلاتا انہیں لے کر اندر بڑھا" انکے پیچھے ہی سب اندر داخل ہوئے احکم نے منزہ کا ہاتھ سختی سے تھام لیا جب کے انس کے پیروں تلے زمین کھسک گئی۔۔۔

!!پاپا"

خبردار! تم جیسا بھیڑیا صفت جانور میرا بیٹا نہیں ہو سکتا یہ کیا کر دیا تو نے۔۔ یہ کیا کر دیا تیری ماں" کہتی رہی حمدان ہمارا بیٹا غصے میں پاگل سا ہو جاتا ہے لیکن میں سمجھتا تھا خود ٹھیک ہو جائے گا غصے پے قابو پا لے گا لیکن میں غلط تھا بالکل غلط اتنا غلیظ ہے تو۔۔ حمدان صاحب بولے بولے نیچے بیٹھ گئے۔۔ انس اپنے باپ کی باتیں سن کر رونے لگا۔۔ احکم منزہ کے ساتھ چلتا ان تک آیا۔

ہمیں اب چلنا چاہیے۔۔۔ ثبوت اور مجرم دونوں آپ کے سامنے ہے۔۔۔۔۔ احکم انہیں کہتا" انسپکٹر سے بولا۔ احکم کے بولے ہی انس چیخنے لگا۔۔

چھوڑ دو پاپا اپنے بیٹے کو بتائیں یہ بدکار لڑکی اپنے یار کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔۔۔ انس ڈر کر پوری " جان لگا کر بول رہا تھا جب تیمور صاحب نے آگے بڑھ کر اسکے گریبان کو پکڑ کر تمپڑ رسید کیا تھا حمدان صاحب سر جھکا کر بیٹھے تھے وہ اگر چاہ بھی سکتے تب بھی کچھ نہیں کر سکتے تھے کیونکہ احکم انس کی ریکارڈنگ کروا رہا تھا۔۔۔۔



فلیٹ سے اتر کر احکم۔ اپنی ہیوی بائیک کی طرف بڑھ رہا تھا منزہ اپنا نقاب اتارے اس سے ایک قدم پیچھے چلتی نظریں جھکا کر اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں۔ دبے دیکھ کر دھیرے سے مسکرائی تھی۔۔۔ بیٹھو! احکم نے ہاتھ چھوڑتے ہوئے بیٹھتے ہوئے اسے کہا جو کوئی بھی جواب دئے اسکے پیچھے بیٹھ گئی تھی۔

احکم! منزہ نے آہستہ سے اسے پکارا۔

ہاں۔۔۔ احکم نے بولے ہی ہیلٹ پہنا۔۔۔ منزہ مسکرائی۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔۔ منزہ نے کہتے ہوئے اسکی پشت پر سر ٹیکایا احکم اپنا ایک ہاتھ پیچھے لے جا کر " اسکا ہاتھ پکڑ آگے لایا۔۔

مضبوطی سے پکڑنا۔۔۔ احکم نے اسکی جانب چہرہ کر کے زور سے کہا منزہ نے دوسرا ہاتھ بھی " اسکے گرد حائل کر کے گرفت مضبوط کرلی۔۔۔



منزہ جلدی آجاؤ بیٹی۔۔۔ منزہ۔۔۔ ارے او منزہ۔۔۔ مدیحہ بیگم راضیہ بیگم اور رباب کے آنے پر " تیزی سے منزہ کے کمرے میں داخل ہوئیں۔۔۔

وہ جو وارڈروب سے اپنے سارے کپڑے نکال کر نیچے بچھائی چادر پر پھینک رہی تھی اپنی ماں کی آواز پر چونک کر سنجیگی سے انہیں دیکھنے لگی جو حیرت سے سکی کاروائی دیکھ رہی تھیں۔۔۔

امی کیا ہوا؟ منزہ نے ہاتھ میں پکڑی ٹی شرٹ نیچے پھینکی۔۔۔۔۔

پہلے مجھے یہ بتاؤ اب یہ کیا کرنے چلی ہو۔۔۔۔۔ مدیحہ بیگم آنکھوں کی پتلیوں کو چھوٹی کرتے ہوئے " پوچھنے لگیں۔۔۔

آہ! شادی ہونے والی ہے اب پرانے کپڑے تھوڑی لے کر جاؤں گی اسلئے مہر کو ان میں سے " جو چاہیے وہ رکھ لے گی باقی کسی ضرورت مند کو دے دے دُعا ہی مل جائیں گی۔۔۔۔۔ منزہ گہری

سانس لے کر بولتی ہوئی دوبار اپنے کام میں لگ گئی مدیحہ بیگم اسکی بات سنتے ہی اداس ہو گئیں
آنکھ کا کنارہ انگلی کی پور سے پوچھتیں قدم اٹھا کر اسکے نزدیک گئیں۔۔۔

یہ جیکٹ کیوں چھوڑ رہی ہو یہ تو تمہاری سب سے پسندیدہ ہے اسے لینے کے لئے ایک دن کا“
واقع یاد نہیں۔۔۔۔ مدیحہ بیگم نے مسکراتے ہوئے جھک کر جیکٹ اٹھا کر پوچھا منزہ نے ایک نظر
انکے ہاتھ میں جیکٹ دیکھ کر نظریں چرائی۔۔۔

جانتی ہوں امی لیکن یہ پرانی ہو چکی ہے اور پھر احکم ہے نہ اسکی جیب پر قبضہ کرنے کا پورا پورا“
ارادہ ہے میرا۔۔۔ منزہ بات کا رخ مذاق میں لے گئی۔۔۔ مدیحہ بیگم نے اسکی بات سن کر ایک
قدم آگے بڑھ کر اسکے کندھے پر چپٹ لگائی۔۔

بے شرم سدھر جاؤ پہلے ہی تمہاری ساس کے مزاج نہیں مل رہے۔۔۔ مدیحہ بیگم نے“
مسکراتے ہوئے اسے بتایا۔۔۔

لو بھلا اس میں بے شرمی والی کون سی بات ہو گئی ہے اب میں ابراہیم انکل سے پیسے مانگوں گی“
انکی بیگم برا نہیں مان جائیں گی اور ویسے بھی میری پیاری امی میں کسی کا حق مارنے تھوڑی جا
رہی ہوں مل کر ایش ویش کریں گے سب رضیہ آنٹی سے دوستی شوستی میں کر ہی لوں گی فکر نہ
کریں۔۔۔ منزہ نیچے بیٹھ کر چادر کو باندھے ہوئے بولے جا رہی تھی جب کے مدیحہ بیگم نم آنکھوں
سے مسکراتی ہوئیں اسکی باتیں سن رہی تھی۔۔۔

ایکدم دروازہ کھول کر مہر اندر داخل ہوئی منزہ نے چپ ہو کر اُسے دیکھا۔۔۔

امی آپ منزہ آپ کو بولانے آئیں تمہیں اور یہیں باتوں میں لگ گئیں جلدی چلیں منزہ آپ کی " ساس نکاح کا جوڑا لائیں ہیں۔۔۔ مہر چمک کر بولتی منزہ کا بازو پکڑ کر اٹھانے لگی جو دھک دھک کرتے دل کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔



ابو مجھے جیل سے نکلوائیں میں مر جاؤں گا یہاں۔۔۔ انس سلاخوں کے تھامے روتے ہوئے " اپنے باپ سے بولا۔۔۔

کس منہ سے بات کر رہے ہو تم ایسی اتنا آسان نہیں ہے سمجھے تم کسی کی عزت برباد کرنے " سے پہلے انجام سوچ لیتے تو یہ نوبت نہ آتی تمہاری وجہ سے میں کسی سے آنکھ ملانے کے قابل نہ رہا ارے مجھے بولتا شادی کا یہ حرکت کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔ حمدان صاحب نے غصے سے اسے سخت آواز میں جھڑکا جو کچھ بھی سننے بغیر صرف روئے جا رہا تھا۔۔۔

مجھ سے غلطی ہو گئی ہے ابو آپ۔۔۔ آپ ایک کام کریں مجھے یہاں سے باہر نکلوا دیں میں منزہ " سے شادی کر لوں گا ہاں یہ ٹھیک۔۔۔ آنکھوں کو بڑی کیے وہ پاگلوں کی طرف بول رہا تھا جب کوئی تیزی سے قریب آکر اسکے گریبان پر جھپٹا حمدان صاحب نے تیزی سے سر گھوما کر اپنے بائیں جانب دیکھا۔۔۔

منزہ کا نام اپنی گندی زبان سے اب لیا تو تیری زبان کھنچ لوں گا تم جیسے مردوں کی وجہ سے کسی " کی بیٹی محفوظ نہیں ہے سالے اپنے نفس کے غلام مرد تو اندر سے کھوکھلا ہے لعنت ہے تجھ پر -- احکم غصے سے چیختے ہوئے بولے ساتھ پوری قوت سے اُسے دھکا دے کر اپنے دوست ابراہیم سے پانی کی بوتل لے کر دو تین گھونٹ پی کر حمدان صاحب کو دیکھ کر لمبے لمبے ڈاگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا ---



او فو! نور اپنا موڈ ٹھیک کرو دفع کرو احکم کو اچھا ہوا جو ہوا وہ تو بہن کی وجہ سے ہم راضی ہو گئے تھے " ورنہ تمہارے ابو تو پہلے ہی نہیں چاہ رہے تھے جس طرح وہ اپنے دوستوں کے ساتھ اس لڑکی کے ساتھ اور لوگوں کے ساتھ بد معاشی کرتا ہے کوئی شریف لڑکی تھوڑی ملنی تھی میرے بھانجے صاحب کو --- یہ دیکھو کتنا پیارا ہے --- نورین بیگم اسکے خلاف بولتی ہوئیں نور کو سمجھاتی دھکان میں داخل ہوتے ساتھ ایک سوٹ دکھاتے ہوئے دوسری طرف متوجہ کرنے لگیں -- نور انکی بات سن کر مسکرا کر انہیں دیکھ کر سوٹ دیکھنے لگی وہ جانتی تھی اسکی ماں بہلانے کے لئے اسے آج مارکیٹ لائیں ہیں ---

نور سر جھٹک کر انکے ساتھ خریداری میں لگ گئی جب انیقہ بیگم کو وہیں گاڑیوں کے درمیان کھڑے دیکھا ---

امی یہ تو وہی ہیں نہ جو منزہ کے گھر آئے ہوئے تھے۔۔۔ نور کی نظر اچانک ان پر پڑی جو کھڑی " کسی سے فون پر بات کرتے ہوئے رونا شروع ہو چکی تھیں۔۔۔ نور کے متوجہ کرواتے ہی نورین بیگم اسے لے کر انکی جانب بڑھیں۔۔۔



شادی کی تیاریاں عروج پر تھیں احکم کے کہنے پر سادگی سے نکاح کے بعد رخصتی اسکے بعد ولیمہ تہہ ہوا تھا اسے اور منزہ دونوں کو ان تقریبوں میں دلچسپی نہیں تھی۔۔۔۔ لیکن منزہ کے لاکھ منہ بنانے کے باوجود گھر پر ہی ڈھولکی کے ساتھ مایوں کی رسم ہو رہی تھی۔۔۔

رات کے آٹھ بج رہے تھے جب گھر میں منزہ کی دوستوں نے رونق لگائی ہوئی تھی۔۔۔۔ مہندی لگا کے رکھنا ڈولی سجا کے رکھنا لینے تجھے ہو منزہ آہے گا تیرا احکم چکنا۔۔۔۔۔"

مہندی۔۔۔۔۔ آؤچ۔۔۔۔۔ شرم نہیں آرہی دلہن بن کر بھی بعض نہیں آرہی ہو جنگلی۔۔۔۔۔ کرن " جو منزہ کے قریب ہی بیٹھی گا رہی تھی "چکنا" کہنے پر منزہ نے اسے اپنا لہنگا اٹھا کر لات ماری۔۔۔۔۔

خبردار کرن کی بچی احکم کہاں سے چکنا ہے ہاں تمہارا وہ چھچھو ندرا چکنا ہونے کے ساتھ ٹکلا بھی " ہے یہ بکو اس سے سنانا جا کر اور بس بہت ہو گیا میں تھک گئی ہوں۔۔۔۔۔ مہر یار کھانا دو انہیں ورنہ یہ ایسے نہیں جانے والی چریلیں۔۔۔۔۔ منزہ نے پھولوں کا ٹیکا ٹھیک کرتے ہوئے گھور کر اسے

بولے کے بعد مہر سے کہا جو اپنی ہنسی ضبط کر رہی تھی۔۔۔۔۔ کرن رداشنا صائمہ۔۔۔ جو اسکی محلے کی دوستیں کمرے میں ہی بیٹھیں تمہیں اسے دیکھ کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں جب کے کرن تمللا کراٹھ کھڑی ہوئی۔۔

تمہیں تو احکم ہی ٹھیک کرے گا بدتمیز۔۔۔۔۔ کرن کھول کر بولتی ہوئی باہر نکلنے لگی جب منزہ نے "مسکراتے ہوئے اُسے کہا۔۔

میری دُعا ہے تمہیں بھی احکم جیسا ہی لے چلو اب کٹ لو سب۔۔۔۔۔ منزہ کہتے ساتھ اٹھ کر "ڈوپٹہ اُتارتی بستر پر بیٹھ کر موبائل پر احکم کو میسج کرنے لگی۔۔۔

دوسری طرف احکم جو اپنے گھر والوں کے سامنے سر جھکا کر کھڑا تھا سر اٹھا کر باری باری سب کو دیکھنے لگا۔۔

رضیہ بیگم نے آگے بڑھ کر ایک دم زور سے اس کے گال پر تمچڑ رسید کیا۔۔

اتنے بڑے ہو گئے ہو کے خود سے فیصلے کرنے گئے ہو؟ اگر نورین انیقہ کو یہاں لا کر سچائی نہ "بتائیں تو ہمارے ساتھ ہمارا اپنا بیٹا اتنا بڑا دھوکہ کرنے چلا تھا ارے میں تو جانتی تھی جس طرح جانے خود ہی کوئی تعلق ہوگا۔۔ کے اس لڑکی کے لچھن رہے ہیں ایسا تو ہونا ہی تھا اللہ

امی بس بس کریں بہت ہو چکا آپ اسکے بارے میں کچھ نہیں کہیں گی آپ سے اس ذلیل کی " ماں نے غلط بیانی کی ہے اور میری خالہ اس میں برابر کی حصّے دار ہیں۔۔۔ رضیہ بیگم غصّے سے چیخ چیخ کر بول رہی تھیں جب احکم نے ہاتھ اٹھا کر سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ انہیں کہا۔۔۔ رضیہ بیگم نے اسکی بات سن کر دوبارہ تھپڑ مارنا چاہا جب ابراہیم صاحب نے تیزی سے انکا ہاتھ بچ میں ہی روک دیا رضیہ بیگم نے آنکھیں پھیلائے حیرت سے اپنے شوہر کو دیکھا۔۔۔

جوان بیٹے پر ہاتھ اٹھانا آپ کو زیب نہیں دیتا یہ بات آرام سے بھی ہو سکتی ہے میرے بیٹے " نے کسی کی بچی کا پردہ رکھنا چاہا جسے چاک کرنے والوں کے ساتھ تم شامل مت ہو منہ بچی کو بچپن سے دیکھتے آرہے ہیں رضیہ یوں تم تہمت لگا کر گنگار مت ہو۔۔۔ ابراہیم صاحب پُرسکون لہجے میں کہتے ہوئے انکا ہاتھ چھوڑ کر احکم کی جانب پلٹے۔۔۔

تم مجھے تو بتا سکتے تھے۔۔۔، ابراہیم صاحب نے نرمی سے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا جس کی پلکیں " نم تھیں۔۔۔

میں نہیں چاہتا تھا میں ایسا ہرگز نہیں چاہتا تھا اس کا قصور نہیں ہے ابو لیکن اب یہ بات " سب کو معلوم ہو جائے گی یہ لوگ منہ کا جینا حرام کر دیں گے ابو آپ امی کو سمجھائیں ورنہ میں اسے یہاں سے لے جاؤں گا ورنہ اسے جان سے مار کر خود جیل چلا جاؤں گا۔۔۔ احکم اپنے باپ کا

ہاتھ تھامتے ہوئے بول رہا تھا جب کے اسکی بات سن کر رضیہ بیگم کے ساتھ اسکے بھائی بہن بھی گھبرا گئے احکم کا یہ روپ انکے لیے نیا تھا۔۔

تم جو مرضی کو احکم اس لڑکی کے ساتھ جو ہوا یہ ہمارا قصور نہیں ہے اب جب اسکے ماں باپ " اسے بہو بنانا چاہتے ہیں تو تم کیوں ان لوگوں کو دھمکا رہے ہو۔۔۔ رضیہ بیگم نے بے بسی سے اپنے سر پھرے اور ضدی بیٹے سے کہا جو انکی بات پر سب کو ایک نظر دیکھ کر تیزی سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔

احکم روک جاؤ۔۔۔ رضیہ بیگم ایک دم بے چین ہو کر زور سے بولیں۔۔۔

جانے دیں اسے اور ابھی کوئی ایسا قدم مت اٹھائیے گا کے بعد میں پچھتاوے کے علاوہ کچھ نہ " رہے۔۔۔ ابراہیم صاحب انہیں بولنے ہوئے کنپٹی دباتے ہوئے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔۔۔ ہنزلہ بیٹا۔۔۔ رضیہ بیگم اسکی طرف پلٹیں جو نفی میں سر ہلاتا رباب کے کندھے پر بازو پھیلا کر " اندر بڑھ گیا۔۔۔

یہ کیسی آزمائش میں گھیر گئی ہوں میں۔۔۔ رضیہ بیگم بڑبڑاتے ہوئے وہیں صوفے پر آہ! یا اللہ " بیٹھ گئیں۔



رات کے تین بجے کا وقت تھا جب گھر کی بیل لگا تار بجتی گئی۔۔۔

خیر کون آگیا ہے اتنی رات کو۔۔۔ مدیحہ بیگم ہڑبڑا کر جاگنے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے اٹھ بیٹھیں اللہ "

میں دیکھتا ہوں۔۔۔۔۔ تیمور صاحب اٹھ کر کمرے سے نکلے مددگار بیگم بھی ڈوپٹہ اور ہتھیں اُن کے پیچھے گئیں۔

جب کے دوسری طرف منزہ بھی غصے میں کمرے سے لاونج میں آئی تھی۔۔۔

تیمور صاحب کے دروازہ کھولے ہی رضیہ بیگم زار و قطار روتے ہوئے رباب کے ساتھ اندر داخل ہوئیں مدتحہ بیگم اور منزہ دونوں نے گھبرا کر اپنے سینے پر ہاتھ رکھ لیا۔۔

تیمور بھائی ابراہیم کو فون آیا کسی کا وہ ہنزلہ کے ساتھ گئے ہیں میں پوچھ بھی رہی تھی لیکن باہر " نکل گئے احکم بھی رات سے گھر نہیں آیا میرا بیٹا ناراض ہو کر گیا تھا۔۔۔۔ رضیہ بیگم کی بات پر منزہ لڑکھڑاتے ہوئے کمرے کی طرف بھاگی۔۔۔

رضیہ باجی یہ پانی پیش تیمور فون کر رہے ہیں ان شاء اللہ جلد معلوم ہو جائے گا۔۔۔ مددیکہ بیگم"

پانی کا گلاس انکے ہاتھ میں تھماتے ہوئے تسلی دیئے لگیں، رضیہ بیگم نے چند چھوٹے چھوٹے

گھونٹ لئے۔۔۔

دوسری طرف منزہ احکم کے نمبر پر کال کرنے کے بعد ملیج کر رہی تھی جو ہسپتال کے بستر پر آنکھیں موندے لیٹا تھا پاس ہی شہریار اور ارسلان ڈاکٹر کے ساتھ بات کر رہے تھے احکم کا موبائل سائلنٹ موڈ پر شہریار کے پاس تھا جب کمرے کا دروازہ کھول کر ابراہیم صاحب اور ہنزہ اندر داخل ہوئے سامنے ہی احکم کو دیکھ کر تیزی سے اسکے قریب گئے جو سر اور بازو پر پٹی لپیٹے آنکھیں موندے اُن سب کی باتوں سے اب بیزار ہو رہا تھا۔۔۔

ڈاکٹر میرا بیٹا ٹھیک تو ہے نہ؟ ابراہیم صاحب نے بے چینی سے رخ اُن کی طرف کر کے پوچھا۔۔۔
اس سے قبل ڈاکٹر جواب دیتے ایکدم ارسلان بول پڑا۔۔۔

گاڑی نے مار دیا میرے بھائی کو اچھے خاصے بائیک پر ہی جا رہے تھے لیکن میرے کہنے پر روڈ کراس کرنے لگے جب کسی اندھے بے رحم نے مار دیا۔۔۔۔۔ ارسلان بولنے کے ساتھ سر جھکا کر سوسوں کرنے لگا۔۔۔ احکم نے ہی یہ جھوٹ کہنے کو ان سب سے کہا تھا ورنہ اگر اسکے باپ کو معلوم ہو جاتا کہ منزہ نے جن پر گول گپے کا پانی پھینکا تھا وہی اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر اچانک اس پر حملہ آور ہوئے تھے تو ایک بار پھر منزہ سب کی نظروں میں بُری بن جاتی۔۔۔
ارسلان کی بات پر تیمور صاحب نے گہری سانس لی جب کہ ہنزہ ان کو مشکوک نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔



منزہ تنگ آکر دوبار لاونج میں آتی رضیہ بیگم کے سامنے جا کھڑی ہوئی ایکدم اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا اسکے ماں باپ دونوں وہاں نہیں تھے جب کے رضیہ بیگم کے پاس کھڑی رہا نظر اب نظریں جھکائے کھڑی تھی۔۔۔

آنٹی۔۔۔۔ امی کہاں ہیں؟ حکم کا معلوم ہوا؟ منزہ نے ارد گرد نظر دوڑا کر پریشانی سے پوچھا۔۔۔۔

اس سے قبل وہ دوبارہ اُن سے کچھ کہتی رونے کی آواز پر گھبرا کر اپنی ماں کے کمرے میں داخل ہونے لگی لیکن اندر سے آتی آواز پر چوکھٹ پر ہی روک گئی۔۔۔

یہ کیا ہو گیا ہماری بیٹی کے ساتھ اتنا کچھ ہو گیا تیمور اور میں کیسی ماں ہوں۔۔۔ میں اچھی یا اللہ

۔۔۔۔ زار و قطار ہچکیوں سے ماں نہیں ہوں تیمور میں اپنی بیٹی کی حفاظت نہیں کر سکی۔۔۔ یا اللہ

روتی ہوئی وہ خود کو کوس رہی تھیں منزہ سپاٹ چہرے کے ساتھ پلٹ کر قدم قدم چلتی لاونج میں بیٹھی رضیہ بیگم کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔۔

حکم ایسا نہیں کر سکتا آنٹی۔۔۔۔ منزہ کی آہستہ آواز پر رضیہ بیگم نے آنسوؤں سے لبریز نظریں اٹھا

کر اُسکے یقین کو دیکھا۔۔۔

ہا۔۔۔ ہاں میرا بیٹا واقعی ایسا نہیں کر سکتا تم سہی کہ رہی ہو وہ کبھی بھی ایسا نہیں کرتا وہ اپنی " ماں کی طرح دل میں کسی کے لئے بلا وجہ کی نفرت نہیں لے کر پھرتا یہ تو ہم جیسے رکھتے ہیں۔۔۔ رضیہ بیگم غائب دماغی سے اُسے کہتیں اپنی جگہ سے اٹھیں۔۔۔

منزہ انکی بات سن کر روتے ہوئے مسکرائی
رضیہ بیگم نے اُسے دیکھا۔۔۔

کو ناراض نہیں کرنا چاہتی اس پروردگار نے میں تم جیسی ہو نہیں چاہتی منزہ لیکن میں اپنے اللہ " کو راضی میرے بیٹے کو تمہارے لئے چنا ہے ایسا فیصلہ کرنا ناممکن سا لگتا ہے لیکن جہاں اللہ کرنے کی بات آجائے وہاں یہ سب بے معنی ہے۔۔۔ دیکھو میں نے جذبات میں تمہاری ماں کا مجھ سے ناراض ہو گیا تو میں اپنے بیٹے کو کھونہ دل دکھایا اور میرا بیٹا ہسپتال میں زخمی ہے کہیں اللہ دوں۔۔۔ رضیہ بیگم نے منزہ کے دونوں ہاتھ تھام کر روتے ہوئے کہا منزہ کا دماغ ہسپتال "میں ہی اٹک گیا۔۔۔"

کون سے ہسپتال آنٹی احکم کس ہسپتال میں ہے۔۔۔۔۔ منزہ ایکدم دھڑکنے دل کے ساتھ " پوچھنے لگی جب رباب کے موبائل پر ہنزہ کا میسج آیا۔۔۔

امی۔۔۔ ہنزلہ کہ رہا ہے وہ لوگ احکم بھائی کو لے کر پہنچنے والے ہیں۔۔۔ باب نے جلدی " سے انہیں بتایا تیمور صاحب بھی مدیحہ بیگم کو لے کر کمرے سے نکلے جو منزہ کو ہی دیکھ رہی تھیں۔۔۔

منزہ نے انہیں دیکھا تو مسکرائی۔۔۔

امی ہنزلہ کا میسج آیا ہے وہ لوگ گھر آرہے ہیں ویلے آپ کے داماد کو چین نہیں ہے کل شادی " ہے اور ہڈیاں تڑوا دیں ہا! اب بتائیں زخمی دولہا کیسا لگے گا۔۔۔ منزہ ماحول کی افسردگی زائل کرنے کے لئے شرارت سے کہتی انکے نزدیک آئی۔۔۔ مدیحہ بیگم نے ہستے ہوئے اسکے گال پر ہلکے سے چپٹ لگا کر اپنے گلے سے لگایا۔۔۔۔۔

منزہ کی مسکراہٹ ایکدم غائب ہوئی آنکھوں کو میچ کر اس نے دونوں ہاتھوں سے انکے گرد حصار کر لیا۔۔۔



شام کا وقت تھا ایسے میں احکم کاٹن کا شلوار قمیض پہنے نکھرا نکھرا سا وہیں کرسی پر اپنے دوستوں اور بھائی کے ساتھ بیٹھا تھا جب موبائل پر بپ ہوئی۔۔۔

احکم نے پٹی بندھے ہاتھ سے موبائل جیب سے نکال کر دیکھا جب کے سر پر گہرا زخم نہ ہونے کی وجہ سے ماتھے کے ایک طرف ثنی پلاسٹ لگایا ہوا تھا۔۔۔

منزلہ "کا نام دیکھ کر اس نے واٹس ایپ کھولا۔۔"

احکم دہن بننے کا آئیڈیا کس کا ہے اف جانے ہو میں کبھی دہن نہیں بنی ہوں بیٹھے بیٹھے میری " کمر کی قبر بننے لگی ہے۔۔۔۔۔ منزہ کا میسج پڑھ کر احکم اپنا مقہ ضبط کرتے اُسے جواب لکھنے لگا جو بیوٹیشن کو تپا چکی تھی۔۔۔

میڈم یہ آپ کے سسرال کے ساتھ میرا بھی حکم ہے تمیز سے بیٹھ کر تیار ہو تنگ مت کرو ورنہ " ایسا نہ ہو پارلر سے ہی نکال دیں اور دوسری بات ہر لڑکی پہلی بار ہی دلہن بنتی ہے۔۔۔ حکم کے میسج بھیجنے پر وہ جو آنکھوں پر آئی شیڈ لگوا رہی تھی منزہ کے روکنے پر صبر کے گھونٹ بھرتی پیچھے ہوئی۔۔

ہاتھ لگا کر تو دکھائیں پیسے دئے ہیں کوئی مفت میں تھوڑی بیٹھی ہوں اور یہ پہلی بار کا بہت " معلوم ہے تمہیں فلمے ڈرامے نہیں دیکھتے کتنی بار دلہنوں کی طرح سجتی ہیں اپنی اصل شادی میں بھی ایسا لگتا ہے جیسے کسی ڈرامے کی شوٹنگ ہو۔۔۔ منہ نہ لکھ کر جواب بھیج کے کرسی سے ٹیک لگا کر آنکھیں موندی جب مہر نے ہاتھ سے موبائل کھینچ کر اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔

میرا موبائل۔۔۔۔۔ منزہ نے گھبرا کر آنکھیں کھول کر تیزی سے ارد گرد نیچے دیکھنا شروع کیا۔۔۔۔۔

اففف! منزہ آپنی میرے پاس ہے آپ کا موبائل جلدی سے تیار ہوں بہت وقت ہو چکا

ہے۔۔۔۔۔ مہر اپنا ماتھا پیٹتی بول کر جلدی سے وہاں سے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

بہت ہلکے لینے لگے ہیں سب مجھے خیر بعد میں بتاتی ہوں اسے تو۔۔۔ آپ کھڑی کیوں ہیں جلدی

کریں آکر۔۔۔۔۔ منزہ منہ بنا کر سامنے کھڑی لڑکی سے بولی جو اسے گھورتے ہوئے دوبارہ کام میں لگ گئی تھی۔۔۔۔۔



منزہ دلہن بنی گھونگھٹ کیئے اپنے کمرے میں بیٹھی تھی جب برات آنے کا سنتے ہی اسکا دل دھک دھک کرنے لگا۔۔۔۔۔

گھونگھٹ اٹھا کر اس نے کمرے میں نظر دوڑائی۔۔۔۔۔ باہر سے لوگوں کی آوازیں آرہی

تھیں۔۔۔۔۔ ایکدم اسے اپنے کمرے میں تنہا ہونے پر گھبراہٹ ہونے لگی۔۔۔۔۔

اس سے قبل وہ باہر نکلتی کمرے کا دروازہ کھول کر اسکی دوستیں اور مہر اندر داخل ہوئیں۔۔۔۔۔

چلو بھئی آفت۔۔۔۔۔ کرن اُسے دیکھنے کے بعد آنکھیں گھوما کر بولی منزہ نے آگے بڑھ کر اسکے بال

خراب کیے۔۔۔۔۔

جنگلی ہو پوری۔۔۔"

اوائے خبردار اب کچھ کہا تو بھوکی نکالی جاؤگی اس گھر سے۔۔ منزہ نے اسکے کہنے پر گردن اکڑا کر کہا " جس پر سب ہنستی ہوئی منزہ کو باہر لے گئیں۔۔

نکاح کی رسومات کے بعد کھانا کھول گیا۔۔۔۔

احکم بھائی دل میں۔۔۔۔ اس سے قبل شہیار اپنی بات جاری رکھتا ارسلان نے تیزی سے اُسے " ٹوکا۔۔۔

بھائی چپ رہ تو ہم سمجھ گئے۔۔۔"

بابا بابا!! احکم نے ابراہیم کے ہاتھ پے ہاتھ مارا ابراہیم آج اسکی شادی میں شریک تھا احکم " اپنے دوست کا احسان مند تھا جس نے انس کو کڈنیپ کرنے میں اُسکی مدد کی تھی۔۔۔

رضیہ بہت مبارک ہو تمہیں لیکن یہ اچانک تم نے اپنے بیٹے کا رشتہ یہاں کیوں کر دیا تم جانتی " نہیں ہو یہ لڑکی کم مردمانی زیادہ ہے آئے ہائے میرے مدثر کو کتنی بار مار چکی ہے۔۔۔۔ ریحانہ بیگم ناگواری سے رضیہ بیگم کو آہستہ سے بول رہی تھیں جب ہنزلہ کو قریب آتے دیکھ کر چپ ہوئیں۔۔۔

امی ابو کہ رہے ہیں اب چلنے کی کریں۔۔۔۔۔ ہنزلہ ایک نظر ریحانہ بیگم کو مسکرا کر دیکھتا اپنی ماں " سے بولا۔۔

رضیہ بیگم نے اسکی بات سن کر ریحانہ بیگم کو دیکھا پھر ہنزلہ کو۔۔۔

ہاں چلو۔۔۔۔۔ اچھا ریحانہ اپنے بیٹے کا جب رشتہ کرو تو دعوت نامہ لازمی دینا میں بھی تمہاری نیک " بہو کو دیکھنے آؤں گی۔۔۔ رضیہ بیگم مسکرا کر طنزیہ لہجے میں بولتیں ہنزلہ کے ساتھ آگے بڑھ گئیں۔۔



منزہ سب سے مل کر احکم کے بازو کو کہنی سے تھامے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر چلنے لگی جو ایک نظر اسے دیکھنے کے بعد کنکھیوں سے اسکے سچے سنورے روپ کو دیکھے جا رہا تھا۔۔ زندگی میں پہلی دفعہ منزہ تیمور لڑکیوں کی طرف سچی تھی چونکہ گھر ساتھ ہی تھا اسلئے دونوں سب کے ساتھ چلتے ہوئے گھر میں داخل ہوئے تھے دونوں کا استقبال بہت شاندار طریقے سے ہوا۔۔۔

ہا ہا ہا!! احکم دونوں کا ناچنا تو دیکھو۔۔۔۔۔ منزہ ہاتھ لبوں پر رکھے ہنستے ہوئے احکم کی جانب جھٹکی " اُسے شہریار اور ارسلان کی طرف متوجہ کرواتے ہوئے بولی احکم نے منزہ کی بات سن کر اسے دیکھا جو بالکل نزدیک کھڑی تھی۔۔۔ احکم اسے دیکھے جا رہا تھا جو مسکراتے ہوئے ان سب کو بھنگڑے ڈالتا دیکھ رہی تھی۔۔۔

اچانک کسی کے کندھے پر ہاتھ رکھنے سے وہ چونکا۔۔۔

رضیہ بیگم دونوں کو اندر آنے کا اشارہ کر رہی تھیں احکم مسکرا کر سر جھٹک کر مضبوطی سے منزہ کا ہاتھ تھام کر چلنے لگا منزہ نے چونک کر اسکے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیکھا پھر شرمیلی مسکراہٹ کے ساتھ قدم بڑھانے لگی دونوں کو اندر لا کر صوفے پر بٹھایا چند رسموں کے بعد ہی منزہ کو گرمی اور لباس اور زیورات کی وجہ سے گھبراہٹ ہونے لگی۔۔

احکم جو ساتھ ہی بیٹھا تھا اٹھ کر جانے لگا جب بے ساختہ منزہ نے اسکا آستیں پکڑا احکم نے چونک کر اسے دیکھا جب کے منزہ کے اس طرح کرنے پر سب دوست ہونگ کرنے لگے۔۔

منزہ ایکدم شرمائی گئی احکم مسکراتے ہوئے اسکی طرف جھکا۔۔

فرمائیں۔۔۔۔۔"

تنگ مت کرو۔۔۔۔۔ احکم کے محبت بھرے انداز سے پوچھنے پر منزہ نظر جھکا کر بولی۔۔۔۔۔ احکم "حیرت سے اُس کے شرمانے کو دہکتا رہ گیا۔۔۔۔۔"

تھوڑی دیر میں منزہ نے رباب سے کہا جس کے بعد اسے احکم کے کمرے میں لے جایا گیا جب کے احکم اپنے دوستوں کے ساتھ گیٹ کے پاس ہی کھڑا ہنسی مذاق کر رہا تھا جب جیب میں رکھا اسکا موبائل بجنے لگا۔۔۔۔۔

احکم نے چونک کر موبائل نکال کر انسپکٹر حیدر کی کال دیکھ کر تعجب سے ان سب سے فیصلے پر آیا۔۔۔

السلام علیکم! انسپکٹر صاحب۔۔۔"



کمرے میں آتے ہی منزہ گھوم کر جائزہ لیتی مسکرا کر گلابوں سے بچے دل کو دیکھنے لگی جس میں ویلکم لکھا ہوا تھا بیڈ کے چاروں طرف گلاب اور موتیے کی لڑیوں کے ساتھ نیٹ کے سفید پردے لٹکے ہوئے تھے جب کے جانبا خوشبو والی موم بتیاں رکھی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔ منزہ ایک ایک چیز کو بہت چاہت سے دیکھ رہی تھی کمرے میں اے سی کی ٹھنڈک کی وجہ سے وہ پُرسکون کھڑی تھی جب دروازہ کھولنے کی آواز پر پلٹی۔۔۔

احکم دروازے پر سنجیدگی سے کھڑا کمرے کو دیکھ رہا تھا منزہ مسکرا کر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اسکے مقابل آئی۔۔۔

احکم نے ایک نظر اُسے دیکھا پھر پلٹ کر دروازہ لاک کر کے اُسکی جانب رخ کیا۔۔۔

کیا ہوا؟ منزہ نے اسکی خاموشی دیکھ کر پوچھا۔۔۔"

باہ! انسپکٹر کا فون آیا تھا انس نے حوالہ میں اپنے ساتھ والے مجرم کو غصے میں اسی کے بلیڈ سے قتل کرنے کے بعد خود کو بھی ختم کر دیا۔۔۔۔۔ حکم نے اسے بتا کر ایک قدم آگے بڑھ کر منزہ کو اپنے گلے لگا یا منزہ نے گہری سانس لے کر اسکے سینے میں چہرہ چھپا کر آنکھوں کو موند لیا۔۔۔ وہ پاگل تھا منزہ۔۔۔۔۔ حکم نے دھیرے سے کہتے ہوئے نظریں جھکا کر سینے سے لگی منزہ کو دیکھا جس نے اُسکی بات سن کر سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

اور تم دیوانے۔۔۔۔۔ منزہ نے شرارت سے کہتے ہوئے اسکی ناک دبا کر دوڑ لگانا چاہی لیکن لہنگے میں ہی الجھ کر گرنے لگی حکم نے تیزی سے اُسے گرنے سے روکا۔۔۔



منزہ۔۔۔۔۔ ایک بات بتاؤ۔۔۔۔۔ منزہ۔۔۔۔۔ سن رہی ہو یا نہیں۔۔۔۔۔ منزہ شبِ خوابی کے لباس میں بالوں کو کھولے جو ناکھوانے کی وجہ سے کندھوں سے نیچے آنے لگے تھے ٹیبل کے پاس نیچے بیٹھی پھولوں کی پتیوں کو توڑ رہی تھی حکم کی آواز پر چونک کر اسے دیکھنے لگی جو اُسی کی گود میں سر رکھے اُسے سوچوں میں گم دیکھ رہا تھا۔۔۔

ہمم سن رہی ہوں۔۔۔۔۔ منزہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

کبھی محبت کی ہے؟ حکم کے سوال پر وہ ملے بھر کے لے سن رہ گئی۔۔۔۔۔

پہلے تم بتاؤ۔۔۔۔۔ منزہ نے اپنے تیز دھڑکے دل کو قابو کرتے ہوئے نظر پڑا کر پوچھا۔۔۔ حکم "اسکے سوال پر اٹھ کر اسی کے انداز میں ساتھ بیٹھا۔۔۔"

باہ! کبھی کی ہی نہیں میں اس جذبے سے انجان تھا۔۔۔ حکم اتنا بول کر چپ ہوا منزہ نے اسکے "تھا" پر چونک کر اُسے دیکھا دونوں ایک دوسرے کے نزدیک قالین پر بیٹھے تھے کمرے میں "صرف موم بتیوں کی روشنیاں تھیں دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے جب منزہ نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔

تھا مطلب؟"

تھا مطلب منزہ حکم یہ تب تک "تھا" ہے میں بدلہ جب تمہیں خون میں بیہوش پایا۔۔۔ تمہیں "کچھ ہو جانے کا خوف ایک رات سکون سے سونے نہیں دے رہا تھا۔۔۔ میں بس اتنا جانتا ہوں جو ہوا اُس میں تمہارا قصور نہیں ہے میں تمہیں بچپن سے جانتا ہوں۔۔۔ حکم نے آہستگی سے مسکراتے ہوئے اسکے گال پر ہاتھ رکھا منزہ آنکھوں میں نمی لائے حکم کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر مسکرانے لگی۔۔۔"

اہم۔۔۔ ویسے بریانی مجھے پسند ہے۔۔۔ حکم نے اچانک گلا کھنکھا کر آنکھیں گھومائیں۔۔۔

منزہ اسکی بات پر سوچ میں پڑ گئی۔۔۔۔۔ اچانک اُسے نور یاد آئی۔۔۔۔۔

میں سیکھ جاؤں گی یوٹیوب سے ورنہ رضیہ امی ہیں نہ۔۔۔ منزہ نے گردن اکڑا کر اُسے جواب دیا۔
جو "رضیہ امی" کہنے پر حیرت سے اسے دیکھ کر رہ گیا تھا منزہ اپنی بات مکمل کر کے اٹھ کر بستر کی
طرف بڑھ گئی



اگلے چند دن ولیمے اور دعوتوں سے احکم اور منزہ دونوں ہی بیزار ہونے کے ساتھ تھک چکے
تھے۔۔ ایک ہفتہ دونوں کو اسی میں گزر گیا آج جا کر دعوتوں سے انکی جان چھوٹی تھی۔۔۔

احکم جلدی سے اٹھو ورنہ میں جا رہی ہوں رضیہ امی کے ساتھ۔۔۔ منزہ ڈوپٹے کو سہی سے "
سیٹ کرتے ہوئے احکم سے کہ کے اپنے کام میں لگن ہو گئی
ڈوپٹہ سہی سے لینا اسے رباب اور احکم سکھاتے رہے تھے۔۔۔

منزہ کی بات پر احکم نے موندی موندی آنکھوں سے اُسے دیکھا جس کے ماتھے پر بل آئے ہوئے
تھے۔۔۔

احکم مسکراتے ہوئے اٹھ کر اسکے پیچھے آکر کھڑا ہوا پھر کندھوں سے تھام کر اسکا رخ اپنی جانب کر
کے ڈوپٹہ سیٹ کرنے لگا منزہ جو کچھ کہنے والی تھی مسکرا کر لاڈ
سے اُسکی گردن کے گرد اپنے ہاتھ باندھ کر مسکراتے ہوئے احکم کو دیکھنے لگی۔۔۔

اب بتاؤ یہ ساس بھوکی سواری کس جنگ پے جا رہی ہے۔۔۔ احکم اسکی کمر کے گرد دونوں بازو
حمائل کر کے پوچھنے لگا۔۔۔

رضیہ امی کل سے مجھے کھانا بنانا سیکھا رہی ہیں ہائے ایک بار مجھے بریانی آجائے پھر دیکھنا روز
نہیں بلکہ ایک دن چھوڑ کر ایک دن بریانی۔۔۔ کیسا۔۔۔ منزہ نے پرجوش انداز میں احکم سے کہا
جس نے اسکی معصومیت پے گہری مسکراہٹ کے ساتھ اُسے اپنے حصار میں لے لیا تھا۔۔۔



ہیومی بائیک کے پاس کھڑا وہ سیگریٹ کے کش لیتا اپنے دوستوں کے ساتھ کھڑا تھا جب منزہ ہاتھ
میں جھاڑو پکڑے باہر آئی۔۔۔

السلام علیکم بھا بھی۔۔۔ شہریار اور ارسلان دونوں نے اسے تیزی سے آتے دیکھ کر سلام کیا
حافظ تم دونوں چلو نکلو گھر سے۔۔۔ منزہ نے کہتے ساتھ جھاڑو باری باری و علیکم السلام اور اللہ
دونوں کے سامنے کیا۔

منزہ۔۔۔۔ احکم نے اسے ٹوکا جو دونوں کو چھوڑ کر احکم کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔۔۔
کیا ہے؟

... یہی سوال میرا ہے۔۔۔ یہ کیا کر رہی ہو

ہا ہا ہا۔۔۔ حکم بھائی ہماری بھابھی اس طرح کرتی ہوئیں محلے کی خالہ لگ رہی ہیں۔۔۔۔ شہریاں " نے ہنستے ہوئے حکم سے کہتے ہی گھبرا کر باہر کی طرف دوڑ لگا دی۔۔۔

ہاہ!! حکم وہ مجھے خالہ کہہ کر چلا گیا اب دوبارہ آیا نہ میں اسکا سر پھاڑ دوں اور تم اب یہاں کس خوشی میں کھڑے ہو۔۔۔ منزہ نے جھاڑو زمین پر پھینک کر دانت پستے ہوئے کہتے ارسلان کو دیکھ کر بھڑاس نکالی حکم کے جانے کا اشارہ کرتے ہی ارسلان گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

منزہ نے منہ بنا کر اسے دیکھا پھر حکم کو دیکھ کر ہاتھ بڑھا کے اسکے لبوں سے دبا سیگریٹ نکال کر دور اُچھالا۔۔۔

کم پیا کرو۔۔۔۔۔ منزہ بول کر جھک کر جھاڑو اٹھا کر جانے لگی حکم نے مسکرا کر اُسے دیکھا جو اُسکی " وجہ سے گھر کے ہر کام کو کرنے کی کوشش میں بگاڑ دیتی تھی لیکن وہ جانتا تھا اسکی منزہ تیمور سب سیکھ جائے گی اور وہ ہمیشہ اسکے ساتھ تھا۔۔۔

یہی سب سوچتا وہ اندر بڑھ گیا جہاں منزہ صوفے کی پشت پر سر گرائے آنکھیں موندھے ہوئے تھی۔۔۔

حکم ارد گرد دیکھتا جھک کر اسکے ماتھے پر بوسہ دے کر اسی کے ساتھ بیٹھ گیا۔

حکم نیند آرہی ہے۔۔۔۔۔ منزہ نے اسکے کندھے پر سر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

چلو کمرے میں یہاں کیوں بیٹھی ہو۔۔۔ حکم نے اُسے دیکھ کر کہا جس نے کندھے سے سر اٹھا " کمرے سے دیکھا تھا۔۔۔

لیکن میرے پیروں میں بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔

ہا! میں ہوں نا آجاؤ۔۔۔۔۔ منزہ کے آنکھیں پٹیٹا کر کہنے پر حکم گہری سانس لے کر مسکراتے " ہوئے کھڑا ہوا منزہ اُسے کھڑا ہوتا دیکھ کر خود بھی مسکرا کر تیزی سے کھڑی ہوئی۔۔۔ حکم اسکی پھرتی دیکھ کر گھورتے ہوئے اسے کندھے پر ڈال کر کمرے کی طرف جانے لگا جب کے منزہ صدمے میں چلی گئی وہ جو سمجھ رہی تھی فلموں کی طرح حکم نرمی سے گود میں اٹھائے گا لیکن وہ کیوں بھول گئی حکم ابراہیم سیدھے کام کم ہی کرتا ہے۔۔۔

کمرے میں پہنچتے ہی حکم نے اسے بستر پر پھینکا۔۔۔

خوش؟ حکم نے اُسے چھوڑتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے پوچھا منزہ نے پاس رکھا " تکیہ اٹھا کر اُس کی طرف اُچھالا۔۔۔

جب کے کمرے کے باہر سے گزرتے ہنزلہ اور باب اندر سے دونوں کی نوک جھونک سے محظوظ ہوتے مسکرا کر آگے بڑھ گئے۔۔۔۔

ختم شد